

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, November 4, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا تَخَافُ مِنْ قَوْمٍ خِانَةٍ فَانْصِرْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْزِزُونَ ﴿٥٩﴾ وَأَعِدُّوا
لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ
وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا نَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ
شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٦٠﴾ [سورة انفال آیات ۵۸-۶۰]

[ترجمہ: اگر تمہیں کسی قوم سے بد عہدی کا اندیشہ ہو ان کا عہد ان کے منہ پر مار اللہ تعالیٰ بد عہدوں کو پسند نہیں کرتا کافر یہ نہ سمجھیں کہ مسلمان بھاگ نکلے وہ تمہیں شکست نہیں دے سکتے تمہیں چاہئے کہ ہر ممکن قوت پیدا کرو جو تمہاری استطاعت میں ہو گھوڑے پالو جنس قوت کے طور پر اتنی قوت پیدا کرو کہ جو دشمنان اسلام ہیں اور اللہ اور اللہ کے رسول کے دشمن ہیں وہ تمہارے رعب کے مارے دم نہ مار سکیں اور ڈرتے رہیں ایک اور گروہ ہے جس کو تم نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے تمہاری قوت، سطوت اور تمہاری جوتیاری ہے اس سے وہ بھی لرزتے رہیں اللہ کی راہ میں تم جتنا خرچ کرو گے تمہیں بھرپور ملے گا مال غنیمت کی شکل میں اس میں کمی نہیں ہوگی۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, November 4, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا تَخَافُ مِنْ قَوْمٍ خِانَةٍ فَانْصِرْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْزِزُونَ ﴿٥٩﴾ وَأَعِدُوا
لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ
وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا نَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ
شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٦٠﴾ [سورة انفال آیات ۵۸-۶۰]

[ترجمہ: اگر تمہیں کسی قوم سے بد عہدی کا اندیشہ ہو ان کا عہد ان کے منہ پر مار اللہ تعالیٰ بد عہدوں کو پسند نہیں کرتا کافر یہ نہ سمجھیں کہ مسلمان بھاگ نکلے وہ تمہیں شکست نہیں دے سکتے تمہیں چاہئے کہ ہر ممکن قوت پیدا کرو جو تمہاری استطاعت میں ہو گھوڑے پالو جنس قوت کے طور پر اتنی قوت پیدا کرو کہ جو دشمنان اسلام ہیں اور اللہ اور اللہ کے رسول کے دشمن ہیں وہ تمہارے رعب کے مارے دم نہ مار سکیں اور ڈرتے رہیں ایک اور گروہ ہے جس کو تم نہیں جانتے اللہ ان کو جانتا ہے تمہاری قوت، سطوت اور تمہاری جوتیاری ہے اس سے وہ بھی لرزتے رہیں اللہ کی راہ میں تم جتنا خرچ کرو گے تمہیں بھرپور ملے گا مال غنیمت کی شکل میں اس میں کمی نہیں ہوگی۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : وقفہ سوالات۔

جناب منظور احمد گچکی : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں آپ کے سامنے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ جو لسٹ ہمارے سامنے ہے نشستوں کی ترتیب کی، میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح طریقے سے نہیں ہے۔ وہ یہ کہ پارلیمنٹ میں ہمیشہ آپ کی دائیں جانب ٹریڈری نچ ہوتے ہیں اور بائیں جانب اپوزیشن ہوتی ہے اور اپوزیشن کی پیچھے جو ہیں وہ ہمیشہ فرنٹ پر ہوتی ہیں لیکن یہاں جتنے منسٹر ہمارے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ایسے لگتا ہے کہ کوئی اپوزیشن ہے ہی نہیں یہ لسٹ Indicate ایسے طریقے سے کرتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت اپوزیشن کا کوئی کمرہ یعنی اس وقت سینٹ کی اپوزیشن کے لئے کوئی کمرہ نہیں ہے اور نہ کوئی سٹینو گرافر، نہ کوئی ٹاپسٹ، نہ کوئی دوسرا ہے، ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ ہم ہر روز کسی نہ کسی کے آفس جاتے ہیں اور کبھی کوئی تحریک الٹا، کبھی کوئی دوسری چیز، تو میری گزارش یہ ہے کہ پارلیمانی پریکٹس کے تحت کم از کم اپوزیشن کو ایک کمرہ دیا جائے۔ تیسری بات یہ ہے کہ نشستوں کی ترتیب صحیح نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا، آپ چیئرمین آجائیں وہاں یہ مسئلہ ڈسکس کر لیں گے۔ وقفہ سوالات عالم علی لالی کا صاحب۔

ELECTRIFICATION OF VILLAGES

1. *Mian Alam Ali Laleka: Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the names of Villages in District Rawalpindi, if any approved for electrification during the current financial year indicating also the authority which recommended electrification of these villages; and.

(b) the time by which village Kotli Sattian and Dharnoian will be electrified?

جناب چیئرمین : جواب موصول نہیں ہوا۔

جام محمد یوسف : جناب یہ ابھی کچھ دیر پہلے مجھے جواب بھیجا گیا تھا لیکن میں نے ان پر سختی کی کہ مجھے جلد سے جلد۔

جناب چیئرمین : نہیں آپ کو تو جب بھی دے دیں لیکن ایوان کو اس کا جواب وقت پر پہنچنا چاہیے۔

جام محمد یوسف : یہ اصل میں مجھے آج ہی ملا ہے۔

جناب چیئرمین : اگر آگیا ہے تو پڑھ دیں۔

جام محمد یوسف : اس میں یہ ہے۔

Village Kotli Sattian is not on the approved list, however, Dharnoian of Tehsil Murree is on the approved list and will be electrified during the current financial year.

اس کی electrification current year. میں کی جائے گی۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی کوئی ضمنی سوال نہیں، سوال نمبر 2۔

RECRUITMENT IN WAPDA

2. *Mir Sohrab Khan Khosa: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that inspite of ban on fresh recruitment the WAPDA has recruited about 3000 Assistant Engineers, if so, its reasons ?

Jam Muhammad Yousuf: 336 Junior Engineers were recruited by WAPDA during the period from 7-8-1990 to 30-9-1991. The recruitment was made in violation of ban imposed by the Government.

سید فصیح اقبال : جناب میں وزیر موصوف سے یہ درخواست کروں گا کہ نئی بھرتیوں پر پابندی کے باوجود جو تین سونائب انجینئر لگائے گئے ہیں وہ کس علاقے سے لگائے گئے ہیں اور کس اتھارٹی کی بنا پر لگائے گئے ہیں اور کیا اس میں صوبے وار کوٹے کی حیثیت برقرار رکھی گئی ہے یا نہیں۔

جام محمد یوسف : جناب والا! یہ violation ہوئی ہے۔ پہلے کابینہ کا فیصلہ تھا کہ تمام recruitment ban ہونے چاہئیں لیکن اس کے باوجود بھی یہ violation ہوا ہے۔ ہم نے ایک انکوائری ٹیم بٹھائی ہے جو اس پر مزید تحقیقات کرے گی کہ کیوں رولز کو اس طرح violate کیا گیا ہے لیکن کچھ ایسے رولز بھی ہیں جو واپڈا کہہ رہی ہے کہ ہم نے اپنی پاور سے appointment کی ہیں۔ وہ legalities میں بات کرتے ہیں لیکن

حقیقت یہ ہے کہ فیڈرل حکومت اس پرائیکشن لے رہی ہے کہ کیوں اس طرح ہوا ہے اور اس کی وجہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: دوسرا وہ پوچھ رہے تھے کہ اس بھرتی میں کیا بلوچستان کا کوٹہ برقرار رکھا گیا ہے کہ نہیں۔

جام محمد یوسف: جناب یہ شاید بلحاظ کوٹہ نہ ہو جو درخواستیں پیش کی گئی تھیں ان میں سے جن لوگوں کو انٹرویو کے لئے کال کیا گیا اگر اس میں بلوچستان بھی ہو گا تو میں فائنل آؤٹ کر کے بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، سید فصیح اقبال۔

سید فصیح اقبال: ضمنی سوال، منسٹر صاحب کے بیان سے یہ پتہ چلا کہ کچھ تقرریاں ہوئی ہیں اور وہ ناجائز ہوئی ہیں اور اس کی اتھارٹی کا آپ کو نوٹس لینا چاہئے کیونکہ یہ ملک میں بہت بڑا سیریس مسئلہ ہے۔ 336 انجینئر بھرتی ہوئے ہیں اور منسٹری کو علم نہ ہو تو واپڈا کیا حکومت کے قانون سے باہر ہے؟

جام محمد یوسف: میں categorically کہنا چاہتا ہوں کہ یہ میری تقرری سے پہلے ہوئی ہیں۔ میں نے seriously اس کا نوٹس لیا ہے اور میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسی کوئی بدعنوانی میرے دور میں وائر اینڈ پاور کے اندر نہیں ہوگی۔

سید اشتیاق اظہر: میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف کو یہ عرض کرنا چاہتا تھا، کے ای ایس سی میں گریڈ ایک سے پانچ کی جو اجازت دی گئی ہے اس کے تحت بھی کوئی اپوائنٹ منٹ نہیں کیا گیا۔ اس کی کیا وجہ ہے یہ تو انجینئر کا معاملہ ہے جو غیر قانونی طور پر بھرتی ہوئے ہیں۔ گریڈ ایک سے پانچ تک کی جو اجازت ہے اس کے تحت بھی کے ای ایس سی میں اپوائنٹ منٹ نہیں ہوئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جام محمد یوسف: ایسے کوئی اپوائنٹ منٹ ایک سے لے کر پانچ گریڈ تک نہیں ہوئے ہیں۔ میں نے کچھ رپورٹیں موصول کی ہیں اور میں نے ایم ڈی کو آرڈر دیا ہے اگر کوئی اپوائنٹ ہوئے ہیں تو مجھے ان لوگوں کی فورالسٹ دی جائے کہ کتنے اپوائنٹ ہوئے ہیں۔

سید اشتیاق اظہر: میرا اپوائنٹ تو یہ ہے کہ ایک سے پانچ تک کی اجازت ہے۔
جام محمد یوسف: نہیں۔

سید اشتیاق اظہر: کابینہ نے اعلان کیا تھا۔

Jam Muhammad Yousuf: There is a ban absolutely.

جناب چیئرمین: بہر حال وہ کہہ رہے ہیں کہ بین ہے اس پر آپ مزید دیکھ لیں۔ جی گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن میں جو 170 انجینئر بھرتی کئے گئے ہیں یا شاید اس سے زیادہ ان میں سے 140 سے زیادہ خاص طور پر کراچی سے لئے گئے ہیں جب کہ کوئٹہ ملحوظ رکھنا چاہئے تھا۔ کیا وزیر موصوف اس سلسلے میں انکوائری کریں گے اور پھر اس ہاؤس کو مطلع کریں گے۔

جام محمد یوسف: یہ جو کے ای ایس سی کا مسئلہ ہے یہ تقریباً دو تین سال پہلے کا مسئلہ ہے۔ جو انٹرویو ہو چکے تھے اور اس کے تحت شاید وہ اپوائنٹ کئے گئے ہیں اگر illegally ہو گا تو میں یقین سے کہتا ہوں اس طرح کا کوئی غلط اقدام۔
جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! بین کے ٹائم کی بات کر رہا ہوں اس وقت اپوائنٹ منٹ لیٹر دیئے گئے ہیں۔

جام محمد یوسف: کے ای ایس سی اور واپڈا میں بڑا فرق ہے اس میں پبلک شیئرز ہولڈر بھی ہیں اور کارپوریشن بھی ہیں وہ اپنے تحت جو اپوائنٹ.....

جناب چیئرمین: آپ کا کہنا یہ ہے کہ کے ای ایس سی ایک کمپنی ہے جس پر بین کا رول جو ہے وہ اپلائی نہیں کرتا لیکن واپڈا پر کرتا ہے یہ جواب ہوا۔ That is his answer.
جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! نہیں۔

جناب چیئرمین: بہر حال وہ آپ کا جھگڑا ہے۔ بوستان علی ہوتی صاحب سوال کا جواب دے دیا ہے یہ تو بعد میں جھگڑا کریں۔
جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! غلط جواب ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جب غلط جواب آئے اس کی درستگی کا بھی رولز کے تحت ایک طریقہ ہوتا ہے وہ اختیار کر لیں۔ جی بوستان علی ہوتی صاحب۔

جناب بوستان علی ہوتی : سر میں وزیر موصوف سے یہ پوچھوں گا جو انہوں نے اپنے جواب میں ایڈمنٹ کیا ہے کہ 336 انجینئرز غیر قانونی بھرتی ہوئے ہیں۔ میری معلومات کے مطابق اس میں سے 300 کے قریب سابق چیئرمین واپڈا زاہد علی اکبر صاحب کے آرڈر ہیں کیا یہ صحیح ہے۔ انہوں نے اپنے ان کے ہیں۔

جام محمد یوسف : واپڈا کے بارے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ violate ہوئے ہیں جس طرح سوال raise ہوا ہے violation ہوئی ہے۔

جناب بوستان علی ہوتی : میرا سوال الگ ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ زاہد اکبر کے آرڈر سے تین سو ہوئے ہیں۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کیا یہ صحیح ہے۔

جام محمد یوسف : وہ چیئرمین ہے اور اسی کے دور کے اندر ہوئے ہیں اسی پر تو initiative ہم لے رہے ہیں اور میں یہ بھی وضاحت کرتا چلوں کہ اگر ان انجینئرز کو نکالنے کی ضرورت پڑی کیونکہ یہ اپوائنٹ منٹ پبلک سروس کمیشن کے بغیر ہوئی ہیں اگر ہم نے سمجھا کہ یہ غیر ضروری ہیں تو ان کو نکالا بھی جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جناب عالم علی لالیکا صاحب۔

میاں عالم علی لالیکا : جناب چیئرمین بادی النظر میں ایسا نظر آتا ہے کہ چیئرمین واپڈا کا اقدام آمرانہ ہے۔ جام یوسف علی صاحب نے اس پر جو اقدام اٹھایا ہے وہ بڑا قابل تحسین ہے۔ آج کے اخبار میں میں نے پڑھا ہے کہ ایس ایم ظفر صاحب.....

جناب چیئرمین : عدالت کی کارروائی.....

میاں عالم علی لالیکا : عدالت کی کارروائی میں نہیں I have a

genuine question. اس میں یہ ہے کہ انہوں نے ہائی کورٹ میں یہ موقف اختیار کیا ہے کہ واپڈا فیڈرل گورنمنٹ کے purview سے باہر ہے اور ایس ایم ظفر صاحب اس کو plead کر رہے ہیں تو کیا وزیر صاحب is fully prepared to look into this aspect of the pleading about the contention that Mr. S. M. Zafar has taken in the High Court.

Mr. Chairman : I think, let the High Court decide that question. I don't think the Minister should be asked to answer that question.

ڈاکٹر محمد ریحان : وزیر موصوف صاحب نے فرمایا کہ یہ violations ہو گئی ہیں اور قواعد و قانون کے خلاف ہو گئی ہیں اگر ایسی بات ہے تو میرے خیال میں ان کو فوری طور پر اس معاملے میں قدم اٹھانا چاہئے۔ ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ یقین دہانی کرائیں کہ کب تک اس معاملے میں قدم اٹھائیں گے۔ یہ جو غلطیاں ہوئی ہیں irregularities اس پر کب تک اقدام اٹھائیں گے۔

Jam Muhammad Yousuf: We have already taken the steps and I assure the House that we will look into it as on urgent basis.

جناب چیئرمین : اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب سوال نمبر 3۔

RENOVATION WORK BY WAPDA

***3. Akhunzada Behrawar Saeed:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that most of the population of Sarai Gudai, Haripur Hazara, has been provided with pipe to pipe electricity connections; and

(b) the time by which renovation will be done in the said area and the adjacent vicinity will be given electricity connections ?

Jam Muhammad Yousuf: (a) Yes.

(b) the work is pending due to dispute/stay order and the case is under process in the court of Law by the opponent of the local people. Therefore it is not possible to give a specific time by which renovation can be undertaken.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری سوال؟ کوئی نہیں اگلا سوال نمبر 4۔

SURVEY FOR ELECTRIFICATION

***4. Akhunzada Behrawar Saeed:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the WAPDA authorities conducted survey during the year 1988-89, for electrification of the areas of Saeedabad, Primary School No. 2, including adjacent areas, Parvaizabad and other Mohallahs of Kot

Najibullah Town, Haripur Hazara, if so, action taken by the authorities on the said survey report and the time by which electricity will be provided to the said areas ?

Jam Muhammad Yousuf: Yes, the areas mentioned in the question were surveyed and some work was carried out. The balance work is pending due to dispute/stay order and the case is under process in the court of law by the opponent of locals. The adjacent areas such as Pervaizabad and other Mohallahs of Kot Najibullah Town, Haripur Hazara is a separate work and has not been included in the work order. The request of Raja Sikandar Zaman, Senior Minister NWFP for Electrification on deposit has been received, cost has been estimated and the demand notice issued.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری کوئی نہیں۔ سوال نمبر 5-

Mr. Hasan A. Shaikh on point of order.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, the Member who has to ask the question should get up first and then say Question No. such and such.

Mr. Chairman: I agree with you. He should get up and say.....

Akhunzada Behrawar Saeed his (Mr. Hasan A. Shaikh's) point of order is accepted. This is a correct observation.

REPLACEMENT OF PIPE TO PIPE CONNECTIONS RENOVATION PLAN

***5. Akhunzada Behrawar Saeed:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which pipe to pipe electric connections provided to Mohallah Choudhrian near Railway Crossing, Tarnol, Federal Capital Area, will be replaced by electric poles and also the time by which the remaining adjacent localities will be provided electricity ?

Jam Muhammad Yousuf: For the replacement of pipe to pipe connections renovation plan is being processed and implementation of the work will be done during the current financial year.

So far as the provision of electricity to the remaining adjacent un-electrified localities is concerned, the area falls under the jurisdiction of

Deputy Commissioner Islamabad who provides approval for villages and the finances. No such approval for un-electrified localities have yet been received by WAPDA from the Deputy Commissioner Islamabad.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری کوئی نہیں سوال نمبر 6۔

INSTALLATION OF A NEW TRANSFORMER

*6. **Qazi Hussain Ahmed:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the transformer installed in Street No. 67, Sector G-8/1, Islamabad remains out of order generally, if so, the steps taken by the Government to install an other transformer of higher capacity?

Jam Muhammad Yousuf: No. It is not a fact that transformer installed in Street No. 67, Sector G-8/1, Islamabad remains out of order. The inhabitants of Kachi Abadi of G-8/1 Islamabad were getting illegal connections due to which the transformer was over loaded which caused interruption in electricity supply. The illegal connections have been disconnected. The transformer installed is of appropriate capacity of 200 KVA. Therefore there is no need for installing a transformer of higher capacity.

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری۔

سید اقبال حیدر : جناب چیئرمین! یہ جو جواب جناب وزیر موصوف نے دیا ہے اس میں جس شکایت کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کو انہوں نے تسلیم بھی کر لیا ہے کہ اوور لوڈنگ ہوتی ہے۔ ٹرانسفارمر جو ہے وہ وہاں پر کام نہیں کر رہا۔ یہ main issue ہے اس کی وجہ وزیر صاحب نے یہ بتائی ہے کہ illegal connection لئے گئے ہیں جن کو وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ختم کر دیئے ہیں لیکن ہماری اطلاعات کے مطابق ابھی مجھے سینٹ میں اندر آنے سے پہلے بریف کیا گیا ہے۔ وہاں پر ابھی بھی ٹرانسفارمر کام نہیں کر رہا illegal connection جاری ہیں اور ان کا مسئلہ جو ہے کہ بجلی کی فراہمی کا تعطل رہتا ہے وہ ابھی تک برقرار ہے اور سردیوں میں جب یہ حال ہے تو گرمیوں میں کیا صورت حال ہو گی۔

جام محمد یوسف : 200 کے وی کے بارے میں جو کہا گیا ہے کہ وہ ٹرانسفارمر اپنی

capacity پر کام نہیں کر رہا اور ہمیشہ fault میں رہتا ہے۔ میں نے آج صبح چیئرمین ایریا بورڈ کو بلایا تھا اور اسے کہا تھا کہ I don't want these sorts of mishaps. لیکن اس نے مجھے کہا کہ یہ نہیں ہو گا۔ میں جناب ممبر کو بھی یہ واضح کرنا چاہتا ہوں اگر کوئی مشکلات ہیں تو میں آپ کے توسط سے اس کی اجازت لوں گا اور اس کی مزید تحقیقات کراؤں گا اگر اس طرح ہے تو انشاء اللہ آئندہ نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، آپ ایک دو دن اور دیکھ لیں اگر آپ کی شکایت بدستور جاری رہتی ہے تو پھر وزیر صاحب سے رجوع کیا جائے۔ جی، حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد: کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ اگر کہیں جل گیا ہو تو اس کی تنصیب کے لئے اہل محلہ سے کتنی رقم درکار ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کہاں پر رقم چاہئے ہوتی ہے؟

حافظ حسین احمد: اہل محلہ سے، جہاں کا ٹرانسفارمر جل گیا ہوتا ہے۔ میں

پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی جگہ کا ٹرانسفارمر جل گیا ہو تو وہاں کے اہل محلہ سے کتنی رقم درکار ہوتی ہے کہ نیا ٹرانسفارمر لگا دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی جناب جام یوسف صاحب۔

جام محمد یوسف: جناب اس کے اپنے ریٹ ہوں گے۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد: میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اگر کسی جگہ کا ٹرانسفارمر جل گیا

ہو۔

جام محمد یوسف: تو ہم اس کو replace کر دیتے ہیں۔

حافظ حسین احمد: اس replacement کے لئے طریقہ کار کیا ہے۔ اسے کیسے

تنصیب کیا جاتا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو پیسے اہل محلہ سے لئے جاتے ہیں کیا یہ محلہ والے لیتے ہیں یا یہ خورد برد ہو جاتے ہیں۔ یارولز کے تحت کوئی ایسی شرط ہے کہ اتنے پیسے اکٹھے کئے جائیں تو پھر ٹرانسفارمر تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

جام محمد یوسف : جناب چیئرمین! میں معزز رکن سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کے علم میں کوئی ایسی بات ہے تو وہ میرے علم میں لائیں میں انشاء اللہ ضرور ایکشن لوں گا۔
حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین، میں اس ہاؤس میں نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ کوئٹہ کے محلہ سریاب میں جو کہ میرا حلقہ انتخاب رہا ہے، وہاں پر ایک ٹرانسفارمر جل گیا تھا اسکی تبدیلی کیلئے وہاں کے واپڈا کے آفیسرز اور چیف انجینئر کو کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ اس کے پانچ ہزار روپے دیں گے تو پھر ہم 25 کے وی کا ٹرانسفارمر لگا دیں گے۔

جناب چیئرمین : اگر آپ اپنی شکایت کو لکھ کر وزیر صاحب کو دیں گے تو شاید وزیر صاحب آپ کی شکایت کو رفع کر دیں گے۔
حافظ حسین احمد : اگر وہ یقین دہانی کر دیں تو میں لکھ کر دینے کو تیار ہوں۔
جناب چیئرمین : جی، بالکل۔

جام محمد یوسف : وہ ہمیں لکھ کر دیں۔ اگر متعلقہ افراد مجرم ہوئے تو ہم ان کو سزا دینے کے لئے تیار ہیں۔ قواعد کے تحت ان کو سزا دیں گے۔

Jam Karraruddin: Sir, will the honourable Minister inform the House whether he has taken any actions against those officers who have given illegal connections.

Jam Muhammad Yousuf: Sir, the question 7 relates.

جناب چیئرمین : نہیں جی، یہ ابھی ضمنی سوال، سوال نمبر 6 پر بھی پوچھ رہے ہیں کہ جن لوگوں نے غلط اور غیر قانونی طور پر بجلی کے کنکشن دیئے ہیں، ان کے خلاف کیا کوئی کارروائی کی جا رہی ہے۔

جام محمد یوسف : Sir as a whole, یہ provincial matters

ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ سوال نمبر 6 کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ واپڈا نے جو illegal connections جیسے کہ آپ فرما رہے ہیں کہ سیکڑی ایٹ ون اسلام آباد میں دیئے ہیں اور ٹرانسفارمر کا مسئلہ overloading کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ یہ اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

جام محمد یوسف : اس پر تو وہ initiative لے چکے ہیں اور اس پر انکو باری بھی بٹھائی ہوئی ہے اور متعلقہ افراد کو بٹھا بھی دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : آخری ضمنی سوال۔

جناب منظور احمد گچکی : میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ ہائیڈل سکیمیں جو ہیں جیسے کہ ناردرن ایریا میں ہیں کیا اس قسم کی کوئی سکیم بلوچستان کے لئے بھی ہے یا نہیں ہے۔ کیونکہ پچھلی حکومت میں ہمیں یقین دلایا گیا تھا کہ ہنگامہ کے مقام پر ہنگول ندی پر اس قسم کی ایک سکیم ہے۔ میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس قسم کی کوئی سکیم ہے یا نہیں ہے۔ میرانی ڈیم کی کیا پوزیشن ہے۔

جناب چیئرمین : آپ کا یہ ضمنی سوال متعلقہ نہیں ہے۔ یہاں جی ایٹ ون کی بات ہو رہی ہے اور آپ بلوچستان کی بات کر رہے ہیں، کوئی تعلق تو نہیں بنتا، بہر حال وزیر صاحب کی مرضی ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب! میں میرانی ڈیم کے بارے میں کہوں گا کہ فی الحال کچھ نہیں ہوا۔

جام محمد یوسف : سٹڈی تو ہو رہی ہے لیکن ابھی تک اپروول کی شکل میں کوئی چیز سامنے نہیں آئی۔

Mr. Hasan A. Shaikh : This has not yet been put to the House, Question No. 7; the hydel schemes are in respect of question No. 7, it is not yet put to the House.

Mr. Chairman : So, we go to the next question, Question No. 7, Raja Muhammad Afzal Khan Sahib.

POWER GENERATING UNITS IN THE COUNTRY

***7. Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the number of Power generating units working in the country, indicating also the generating capability of each unit; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to install new small Hydel Power Projects, is so where ?

Jam Muhammad Yousuf: (a) the number of power generating units working in the country indicating also the generating capability of each unit is given in the attached statement for WAPDA and KESC (Annexure-I).

(b) there is a lot of potential for developing Hydro Electric Power on small streams in the Northern Area of Pakistan. So far 47 schemes having an aggregate installed capacity of 12,112 KW are in operation (Annexure-II). Another 29 schemes with a total capacity of 19,096 KW are under construction (Annexure-III) and 27 mini and small schemes having a total capacity of 26,720 KW are in planning stage (Annexure-IV).

Northern Areas PWD is generally looking after this development. Under a Presidential directive WAPDA is currently implementing development of 10,000 KW hydel potential in Gilgit Area. Under Prime Minister's directive WAPDA has undertaken feasibility of 6 small hydel schemes (Annexure-V) for rural electrification in the Northern Areas.

For an orderly and systematic development of small hydel schemes WAPDA is now proposing comprehensive planning of hydro power resources on tributary of Indus river in Northern Areas to meet the needs of the local population for which a PC-II is under preparation.

Annex-I

GENERATING CAPABILITY OF HYDEL AND THERMAL POWER STATIONS

WAPDA		(All figures in MW)			
Serial No.	Generating Stations	Generating Capability			
		Units	MW/Unit	Total MW	
1	2		3	4	5
HYDEL :					
1.	Tarbela	10	175.0		1750.0
2.	Mangla	8	100.0		800.0
3.	Warsak	6	40.0		240.0
4.	Rasul	2	11.0		22.0

1	2	3	4	5
5.	Dargai	4	5.0	20.0
6.	Malakand	2	5.0	10.0
	Malakand	3	3.2	9.6
7.	Nandipur	3	4.6	13.8
8.	Shadiwal	2	6.8	13.5
9.	Chichoki	3	4.4	13.2
10.	K. Garhi	4	1.0	4.0
11.	Renala	5	0.2	1.1
12.	Chitral	4	0.25	1.0
Total Hydel :		56		2898.2
THERMAL :				
13.	Jamshoro	1	250.0	250.0
	Jamshoro	3	210.0	630.0
14.	Guddu	2	110.0	220.0
	Guddu	2	210.0	420.0
	Guddu	2	97.0	194.0
15.	Kot Addu	2	100.0	200.0
		2	75.0	150.0
		4	85.0	340.0
		2	100.0	200.0
16.	Multan	4	65.0	260.0
17.	SPS F/abad	2	66.0	132.0
18.	GTPS F/abad	8	25.0	200.0
19.	Sukkur	4	12.5	50.0
20.	Quetta	2	7.5	15.0
	Quetta	1	7.1	7.1
	Quetta	1	9.0	9.0
	Quetta	1	18.0	18.0
	Quetta	1	28.0	28.0
21.	Kotri	2	15.0	30.0
	Kotri	4	25.0	100.0
22.	Shahdara	2	13.0	26.0
	Shahdara	4	14.8	59.0
23.	Mesco	2	10.0	20.0
Total Thermal		62		3958.1
Total System		118		6856.3

Annex-I

S. No.	Generating Stations	Generating Capability		
		Units	MW/Unit	Total
K.E.S.C. :				
1.	Bin qasim Power Station.	4	200 MW each	800 MW
2.	Korangi Turbine Power Station.	2	120 MW each	240 MW
3.	Korangi Turbine Power Station.	2	55 MW each	110 MW
4.	West Wharf.	2	25 MW each	50 MW
5.	Gas Turbine	7	20 MW each	140 MW
Total :				1340 MW

Annex-II

HYDEL SCHEMES IN NORTHERN AREAS

SMALL SCHEMES

EXISTING HYDEL STATIONS

S. No.	Name of Scheme	Capacity
1	2	3
		KW
1.	Gilgit Phase-I	400
2.	Gilgit Phase-II	360
3.	Gilgit Phase-III	350
4.	Gilgit Phase-IV	250
5.	Dormoshko-V (Glt)	250
6.	Juglote	135
7.	Singal	125

1	3	3
8.	Sher Qila	135
9.	Nomal	135
10.	Naltar	100
11.	Chalt	150
12.	Hassan Abad Phase-I (Hunza)	200
13.	Minapin	125
14.	Sumayar	125
15.	Chatorkhand	100
16.	Hasan Abad Phase-II	500
17.	Stage Phase-II	250
18.	Danyore	500
19.	Khyber	500
20.	Gupis	750
21.	Budalas	750
22.	Singal Phase-II	250
23.	Kargah Phase-II	1250
24.	Chilas	200
25.	Astore	270
26.	Thore	125
27.	Tangir	200
28.	Darel	250
29.	Parishing	250
30.	Rattu	200
31.	Gorlkot	250
32.	Lous Astore	1250
33.	Skardu Phase-I	400
34.	Skardu Phase-II	800
35.	Chaplu	135
36.	Parkhuta (Mehdiabad)	135
37.	Sirmik	125
38.	Shigar	135
39.	Kachura Phase-I	260
40.	Tolti	250
41.	Olding	125
42.	Hoshopi	100
43.	Stak	200
44.	Mendi	200
45.	Kiris	200
46.	Thaly	200
47.	Kachura Phase-II	250

Annex-III

HYDEL SCHEMES IN NORTHERN AREAS

SMALL SCHEMES

UNDER CONSTRUCTION HYDEL STATIONS

S. No.	Name of Scheme	Capacity
		KW
1.	1 MW H/Project at Jalalabad	1250
2.	1 MW H/Project at Nazbar (Yasin)	1250
3.	H/P Ishkoman	1250
4.	H/Project at Singla Ph-II	1250
5.	H/Scheme at Juglote	1250
6.	H/Scheme at Misgar	200
7.	1 MW H/Scheme Nagar	1250
8.	1 MW H/Scheme Phandar	2250
9.	1.5 MW H/Project Thack	2000
10.	1 MW H/Project at Bunner	1250
11.	1 MW H/Project Ph-II Darel	1250
12.	Shankarghar H/Project	250
13.	H/Scheme Gudia	800
14.	H/Scheme at Harcho	300
15.	H/Scheme at Manthoka	250
16.	H/Project Kayo	125
17.	Hydel Project Gharbuchung	200
18.	H/Project Gondus	200
19.	1 MW H/Project at Kharko Dogani	1000
20.	1.5 MW H/Project Baggond	1500
21.	1.5 MW H/Project Dumsum	1500
22.	1 MW H/Project Basho	1000
23.	500 KVA H/Project Harpo	2500
24.	H/Project Nimslo	250
25.	Hydel Project Turnic	1000
26.	H/Project Pion	1000
27.	H/Project Shiriting	1000
28.	H/Project Shigar Ph-II	1000
29.	Hydel Project Gole	500

HYDEL SCHEMES IN NORTHERN AREAS

SMALL SCHEMES

IDENTIFIED FOR FUTURE CONSTRUCTION

Planning Stage

Sr. No.	Name of Scheme	Capacity
1.	750 KVA H/Scheme Darmadar (Ghizer)	750
2.	5 MW H/Project Hanzal (Gilgit)	6250
3.	Cost. of 250 KVA H/Scheme Ph-II Sumayat	250
4.	Cost. of 500 KVA H/Scheme Pissen (Nagar)	500
5.	Cost. of 1250 KVA H/S Sher Qilla Ph-II	1250
6.	200 KVA H/S Bargo (Gilgit)	200
7.	Const. of 500 KVA H/S at Haramosa Gilgit.	500
8.	H/P Gupis Ph-II (Ghizer)	2000
9.	Juglote Gha	500
10.	Tangir Ph-II (Diamir/Chilas)	1000
11.	Const. of 800 KVA H/S Bulashber (Astora)	800
12.	Tangir Ph-II	2000
13.	Gorikot	500
14.	Khinar	500
15.	Babuser	500
16.	Khandbary (Darel)	500
17.	Thore Hodoro	500
18.	Mir Mahile Astora	150
19.	2 MW H/S at Kachura	2500
20.	1 MW H/S at Mehdiabad	1000
21.	H/Project Gowari	4000
22.	Satpara Dam Project	4000
23.	Const. of H/S at Tolli, Ph-II Kharmonq	250
24.	Const. of H/S Baraid Shigar	500
25.	Const. of 500 KVA H/S Ganji	500
26.	800 KVA H/S at Hussainabad Khaplu	500
27.	Const. of 1 MW H/S at Hargosal (Kharmonq)	1000

RURAL ELECTRIFICATION IN NORTHERN AREAS

SMALL SCHEMES

PLANNING OF FEASIBILITY

Sr. No.	Name of Scheme	Capacity KW
1.	Nomal	1000
2.	Darmardar	500
3.	Tangir Ph. II	1000
4.	Ghowari	2000
5.	Mehdiabad	1000
6.	Kachura Ph. I	1000

جناب چیئرمین بجھکی صاحب، آپ اب سوال پوچھ لیں کیونکہ آپ کا سوال سات نمبر کے بارے میں تھا۔

جناب منظور احمد گچکی : میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ جب ملک کے دوسرے حصوں میں ہائیڈل سے بجلی حاصل کرنے کے لئے ڈیم بنائے جاتے ہیں تو کیا میرانی ڈیم اور ہنگولاج کے مقام پر انگول ندی میں اس قسم کی کوئی سکیم ہے یا نہیں ہے۔

جام محمد یوسف : ہنگول ندی کے بارے میں واپڈا اور نسپا NASPA کی سٹڈی ہو رہی ہے۔ اس پر مزید تحقیقات ہو رہی ہیں کہ کیا یہ programme feasible ہے یا نہیں ہے میرانی ڈیم کے لئے ECNEC میں ابھی تک یہ سکیم نہیں پہنچی ہے۔ NASPA نے ہمیں request کی تھی کہ اس کے لئے مزید رقم

دی جائے تاکہ اس پر more studies کی جائیں۔

So it is upto this stage.

جناب چیئرمین : شکریہ۔

حافظ حسین احمد : وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ سکیم تو ہے یہ اس فہرست میں موجود نہیں ہے۔ ایسا کیوں ہے۔

جناب چیئرمین : یہ کون سی فہرست ہے۔

حافظ حسین احمد : یہ جو انہوں نے دی ہے۔ یعنی اس پر کام ہو رہا ہے لیکن اس میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : جام صاحب وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جو لسٹ آپ نے فراہم کی ہے، اس میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ Number of power generating units working in the country. یہ ابھی کام نہیں کر رہا ہو گا۔ یہ تو ابھی زیر تعمیر ہو گا۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا، یہ یہاں پر موجود ہے کہ Identified for future construction.

جام محمد یوسف : future construction کا مطلب یہ ہے کہ سٹڈی ہو رہی ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : لیکن فہرست میں یہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : future construction کہاں پر لکھا ہوا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : یہ صفحہ نمبر 9 پر دیکھیں۔

جناب چیئرمین : جی، اس میں بھی نہیں ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : حالانکہ وہ کہہ رہے ہیں بن سکتا ہے کے بارے میں feasibility بنا چکے ہیں یا بنا رہے ہیں۔

Jam Muhammad Yousuf: Sir, feasibility means a different thing and the proposed project is different.

جناب چیئرمین : یعنی feasibility کے بعد اگر آپ محسوس کریں کہ ٹھیک

ہے تو پھر اس میں آئے گا۔ وزیر صاحب یہ کہہ رہے ہیں جناب عبدالرحیم صاحب۔
جناب عبدالرحیم خان : کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ بھاشا پران کی کوئی ہائیڈل سکیم ہے۔

Jam Muhammad Yousaf: It is under the consideration of the Federal Government.

اس پر ہے جی۔ It is a long project اس پر مزید study کی جا رہی ہے تقریباً 15/10 سالوں میں اس پروگرام کو مرتب کیا جائے گا۔
 because it is a huge project.

جناب چیئرمین : جناب عبدالرحیم صاحب۔
جناب عبدالرحیم خان : شاہ رگ اور دکھی میں پاور پراجیکٹ کی جو سکیم ہے وہ اب کس اسٹیج پر ہے۔

جناب چیئرمین : کون سی سکیم؟
جناب عبدالرحیم خان : شاہ رگ اور دکھی۔ دکھی ضلع لورالائی میں ہے اور شاہ رگ ضلع ہسی میں ہے۔

جناب چیئرمین : شاہ رگ اور دکھی۔ جی۔۔۔ جی آپ کو کوئی پتہ ہے جی۔

Jam Muhammad Yousuf: Sir there is no project.

جناب چیئرمین : کوئی ایسا پراجیکٹ نہیں ہے۔ جی، اور کون صاحب ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔ جی شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل : کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ واٹر اکارڈ کے بعد صوبوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے صوبوں میں سال پراجیکٹ بنا سکیں۔ اور کوئی ایسی سکیم ان کے علم میں ہے۔

جام محمد یوسف : یہ جناب صوبائی مسئلہ ہے۔ اس اکارڈ کے تحت صوبے خود ان چیزوں کو دیکھ کر پراجیکٹس بنا سکتے ہیں کہ آیا یہ ان کے مفاد میں ہیں یا نہیں ہیں۔ ایسے پراجیکٹس وہ خود اپنے بجٹ کو دیکھ کر بنا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ ڈاکٹر ریحان صاحب۔
ڈاکٹر محمد ریحان : میں وزیر صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا واپڈا یا

حکومت کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے کہ مختلف صوبوں میں جو اس وقت ہائیڈل پراجیکٹ یا تھرمل پراجیکٹس ہیں، ان کو متعلقہ صوبوں کے حوالے کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین : یعنی جو سنٹر کے کنٹرول میں ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان : یعنی جو سنٹر کے کنٹرول میں ہیں یا واپڈا کے کنٹرول میں ہیں، کیا ان کو صوبوں کے حوالے کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

جام محمد یوسف : جی، فی الحال ایسی کوئی تجویز نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : سید احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ : جناب چیئرمین! میرانی ڈیم کے سلسلے میں جو وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ اس پراجیکٹ کو approved نہیں کیا۔ میری اطلاع کے مطابق down payment نہیں ہوئی ہیں USSR کی اس آرگنائزیشن کو جنہوں نے یہ ڈیم بنانا ہے؟ وزیر صاحب اس کی وضاحت کریں۔

جام محمد یوسف : جناب 50 کروڑ روپے down payment رشین والوں نے مانگا

تھا لیکن فی الحال ہم اس سٹیج پر پہنچے ہی نہیں ہیں کیونکہ It has not been approved in the ECNEC. اور جو understanding between the both countries ہوئی ہیں

وہ شرائط کچھ ایسی ہیں جن کو ہم meet نہیں کر سکتے ہیں۔ They are demanding fifty

crore rupees I have even talked with the Minister.

گیا تھا اس کی وضاحت یہ ہے کہ یہ جب ECNEC میں پہنچے اس کی details اور cost

پتہ چلے کہ کتنی ہے تب we can move into it, and we are trying our best that

it should be moved in the ECNEC.

Mr. Chairman: Thank you.

سید احسان شاہ : سر کیا یہ بات درست ہے کہ انہوں نے کچھ رقم down

payment کر دی ہے؟

جناب چیئرمین : جی وہ کہہ رہے ہیں ناں کی ہے لیکن negotiate ہو رہا ہے۔

وہ رقم ابھی نہیں دینی کیونکہ بہت ساری ابھی چیزیں negotiate ہونی ہیں۔

Jam Muhammad Yousuf: How we can give such huge amount.

جب وہ approve ہی نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: ابھی ECNEC سے approve نہیں ہوا، negotiate بھی ہو رہا ہے۔ اس وقت ابھی انہوں نے نہیں دی ہے۔ جی فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے اسی میرانی ڈیم کے متعلق پوچھوں گا کہ واپڈانے اسے feasible قرار نہیں دیا۔ انہوں نے کوئی دس سال میں سات studies کرائی ہیں۔ اس پہ دواڑھائی کروڑ روپے بھی خرچ ہوئے وہ ہو چکے، اب یہ وزیر صاحب کے پاس counter proposal ہے کہ ٹیوب ویل لگائے جائیں تو اس کی وضاحت کی جائے کہ کون سی فری سیٹلٹی ٹیوب ویل یا ہائیڈل کی کرار ہے ہیں؟

Jam Muhammad Yousuf: Sir, I think the member is irrelevant because کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ وہاں ٹیوب ویل لگائے جا رہے ہیں اور اس proposal کو drop کیا جا رہا ہے۔

Syed Fasieh Iqbal: Sir, it is not irrelevant.

Mr. Chairman: It is relevant.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بہر حال کہہ رہے ہیں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔
ڈاکٹر محمد رحمان: آخری ضمنی سوال۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ورسک ہائیڈل جنریشن پچھلے سال یا پچھلے دو تین سالوں میں کتنی بار وہاں پر جنریشن interrupt ہوئی ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟
جناب چیئرمین: اس سوال کا اس سے کیا تعلق ہے؟ علیحدہ سوال پوچھ لیں۔ جی بوستان علی ہوتی صاحب۔

جناب بوستان علی ہوتی: جناب وزیر صاحب کیا بتائیں گے کہ کراچی میں اٹامک انرجی کمیشن کا جو بجلی پیدا کرتا ہے اس کی capacity کیا ہے کیونکہ لسٹ میں نہیں دی گئی؟
جام محمد یوسف: جناب اس کی capacity 135 تک ہے اور میگا واٹ 75/80 تک

ہیں۔

جناب چیئر مین : اگلا سوال نمبر 8 راجہ محمد افضل خان صاحب۔

TERMS AND CONDITIONS TO APPOINT KHUDAM-UL-HUJJAJ

*8. **Raja Muhammad Afzal Khan** (on his behalf): Will the Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs be pleased to state :

(a) the number of Khudam-ul-Hujjaj sent to Saudi Arabia this year indicating also the terms and conditions of their appointment; and

(b) whether a person can be appointed more than once for the above position ?

Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazi: (a) This year, 208 Khudam-ul-Hujjaj have been sent to Saudi Arabia. A list containing their names and terms and conditions of appointment is enclosed (Annex-I).

(b) Generally, a person once deputed as Khadim in Saudi Arabia is not sent again. However, keeping in view his previous extraordinary efforts and out-standing performance a Khadim can be deputed again.

جناب چیئر مین : کوئی ضمنی سوال نہیں اگلا سوال نمبر 9 راجہ محمد افضل خان صاحب۔

BENEFITS GIVEN TO PLAYERS

*9. **Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state :

(a) the allowances and other facilities given to a hockey player for a match played inside Pakistan and abroad separately; and

(b) the allowances and other facilities given to a test cricketer for a test match/one day match played with Paksitan or abroad, separately in each case ?

Mr. Muhammad Ajmal Khan Khattak: (a) The allowances and facilities to the players are fixed by Pakistan Hockey Federation and

are provided from within their integral financial resources without any liability on the part of the Government. Presently following allowances and facilities are being provided:—

Inside Pakistan

- a. Laundry allowance of Rs. 150 per day.
- b. Free boarding and lodging.
- c. Free Uniform.
- d. Free sports kit including sticks and balls.
- e. Free medical facilities.
- f. Free internal travel.
- g. Time spent in camps training and matches treated on duty.

Abroad

- a. Daily allowance of US\$ 20 per day.
- b. Free boarding and lodging.
- c. Free Uniform.
- d. Free sports kit including sticks and balls.
- e. Free medical facilities.
- f. Free civil dress.
- g. Free international travel.
- h. Time spent on tour abroad treated on duty.

(b) The allowances and facilities to the players are fixed by Board of Control for Cricket in Pakistan (BCCP) and are provided from within their integral financial resources without any liability on the part of the Government. Presently following allowances and facilities are being provided:—

Number of matches played	Players fee per match (at home and abroad)	Tour Fee per match for tours abroad.
	Rs.	
1—20	13,000	50% of match fee
21—35	17,000	55% —do—
36—49	21,000	60% —do—
50 and above	25,000	75% —do—

Number of matches played	Players fee per month (at home and abroad)	Tour Fee per match for tours abroad
--------------------------	--	-------------------------------------

One Day International Matches

1—35	7,000	50% of match fee
36—65	9,000	55% —do—
66—99	11,000	60% —do—
100 and above	13,000	75% —do—

- Free accommodation.
- Free breakfast and meals allowances (varies from country to country).
- Free transport local.
- Free International Travel.
- Free internal travel/local as well as abroad.
- Time spent in Camps training and matches both at home and abroad is treated on duty.

Mr. Chairman: Any supplementary ?

سید فصیح اقبال : جی ہاں ضمنی سوال۔ جناب یہ ہاکی فیڈریشن جو شرائط مقرر کرتی ہے۔ کیا یہ حکومت پاکستان کے مقرر کردہ ہیں یا ہاکی فیڈریشن سے؟ نیز یہ بھی وزیر موصوف بتائیں کہ یہ ہاکی فیڈریشن جو کہ اس ملک میں ایک سفید ہاتھی بن کے رہ گیا ہے سپورٹ فیڈریشن میں، ان کے مسائل حکومت کس حد تک handle کرتی ہے یا وہ ایک autonomous body کے طور پر help کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین : جناب انور سیف اللہ خان صاحب۔

Mr. Anwar Saifullah Khan: Sir, if the honourable Senator repeats his question, I will be able to respond.

جناب چیئرمین : سوال ان کا یہ ہے کہ یہ جو الاؤنس fix کئے جاتے ہیں یہ حکومت پاکستان fix کرتی ہے یا ہاکی فیڈریشن fix کرتی ہے؟

جناب انور سیف اللہ خان : جناب! ہاکی فیڈریشن autonomous body ہے حکومت پاکستان ضرور ان کی امداد کرتی ہے۔

But it is an autonomous body. They themselves fix their allowances.

Mr. Chairman: Thank you. Yes Jam Karrar Sahib.

Jam Karraruddin: Sir, I would like to know from the honourable Minister the financial resources of the Pakistan Hockey Federation?

جناب چیئرمین: یہ resources یہ ہوتے ہیں کہ گورنمنٹ سے گرانٹ بھی ملتی ہے وہ خود بھی generate کرتے ہیں سپانسر شپس لیتے ہیں ایڈورٹائزمنٹس لیتے ہیں donations لیتے ہیں یہ ساری ان کی resources ہوتی ہیں۔

Mr. Anwar Saifullah Khan: And the Government also Sir, allocate funds.

جناب چیئرمین: گورنمنٹ بھی ان کو دیتی ہے۔ جی فصیح اقبال صاحب۔
سید فصیح اقبال: جناب انہوں نے جواب تو فوری طور پر دیا مگر ان کے دیئے ہوئے جواب سے contradict کرتا ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ کھلاڑی کو دیئے گئے الاؤنس اور مراعات پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کی جانب سے مقرر کئے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے فیڈرل گورنمنٹ مقرر کرتی ہے۔ آپ فرما رہے ہیں ہاکی فیڈریشن والے کرتے ہیں۔
جناب چیئرمین: وہ یہ فرما رہے ہیں کہ ہاکی کے ہاکی فیڈریشن فلکس کرتے ہیں اور کرکٹ کے کنٹرول بورڈ جو ہے وہ کرتا ہے.....

سید فصیح اقبال: نہیں جی میں سپورٹس بورڈ کہہ رہا ہوں۔
جناب چیئرمین: سپورٹس بورڈ نہیں کرتا۔ یہ کیسے کرتا ہے.....
سید فصیح اقبال: بغیر حکومت کی ذمہ داری کے اپنے مالی وسائل سے مہیا کئے جاتے ہیں.....

جناب چیئرمین: نہیں۔ یہ کرکٹ بورڈ کی بات ہو رہی ہے؟ یہ صحیح ہے ناں؟
سید فصیح اقبال: نہیں، یہ اسی سے inter linked ہے۔

Mr. Chairman: "The allowances and facilities to the players are fixed by the Pakistan Hockey Federation and are provided from within their integral financial resources without any liability on the part of the Government. Presently following allowances and facilities are being provided:—"

یعنی یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے وہ خود ہی فلکس کرتے ہیں اور اپنی resources سے دیتے ہیں۔ جی جناب۔

ایک معزز رکن: جناب چیئرمین! ہر وزیر کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود جواب

دے.....

جناب چیئرمین: نہیں جی وہ خود ہی دے رہے ہیں۔

فاضل معزز رکن: لیکن اس کی جگہ آپ دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں تو وضاحت کر رہا ہوں جو چیز واضح نہیں ہوتی وضاحت کر دیتا

ہوں۔ جی جناب۔

جام کرار الدین: جناب کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ بی سی ڈی میں پیسوں کا ذکر نہیں ہے۔ لائڈری الاؤنس ہے۔ 150 روپے فی دن ہے۔

what about free boarding and lodging, free uniform and free sports kit.

ان کے متعلق کوئی رقم نہیں ہے کہ کتنا دے رہے ہیں؟

جناب انور سیف اللہ خان: جناب یہاں پر details دی ہوئی ہیں۔

All the details are given in the reply of the Ministry.

Jam Karraruddin: But the amount is not shown against each i.e. b.c. and d.

جناب چیئرمین: Free boarding and lodging کا ہوتا ہے جہاں ان کو رکھا جائے جو کرایہ ہو گا وہ دیں گے۔ فری یونیفارم کا یہ ہوتا ہے جتنا خرچ آگے گا وہ دیں گے چاہے دس روپے آتا ہے یا دو سو روپیہ آتا ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان: درزیوں کے ریٹ بڑھ رہے ہیں۔ How can we given him a categorical response.

جناب چیئرمین: فری میڈیکل کی سہولت جو خرچہ ڈاکٹر کا آئے گا وہ دیں گے free internal travel جو جہاز کا خرچہ آئے گا وہ دیں گے۔ جی ہجکی صاحب۔

جناب منظور احمد ہجکی: جناب میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹیسٹ کرکٹ کے کھلاڑیوں کو جو اندر یا باہر اخراجات دیئے جاتے ہیں کیا فٹ بال کی کوئی ٹیم باہر بھیجی گئی ہے اور کیا اس کو بھی اسی ریشہ سے اخراجات دیئے جاتے ہیں؟

جناب انور سیف اللہ خان: جناب وہ فیڈریشن خود فیصلہ کرتی ہے۔
 جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 10۔

ADVISORY COMMITTEE FOR THE DEPTT. OF ARCHIVES

*10. Syed Abdullah Shah (on his behalf): Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state whether it is a fact that an Advisory Committee has been constituted in pursuance of the Government of Pakistan, Education Division, Notification No. F.8-5/74-AD (Arch) dated 10-6-1974 if so, the names, qualifications and places of domicile of the Members of the said Committee?

Sh. Rashid Ahmed: Yes, the Advisory Committee was constituted through the said notification for selection and purchase of archival material for Dep'tt. of Archives which was then under the administrative control of Education Ministry. The names, qualifications and place of domicile of the members of the said Committee are given below:—

S. No.	Name	Qualification	Domicile
1.	Dr. A. H. Dani (Chairman).	Ph. D.	NWFP
2.	Pir Husamuddin Rushdi.	A prominent historian and scholar of oriental languages.	Sindh
3.	Dr. Riaz-ul-Islam.	Ph. D.	Sindh (U)
4.	Mr. Fidaullah Sehrai.	M.A. (History)	NWFP
5.	Deputy Education Advisor (M/o Education)	Office Member	
6.	Deputy Financial Advisor (M/o Education)	"	
7.	Director of Archaeology.	"	
8.	Director of Libraries.	"	
9.	Director of Archives.	"	
10.	Deputy Director, Dep'tt. of Archives.	"	

Mr. Chairman: Any supplementary.

سید فصیح اقبال: جناب اس میں پوچھا گیا ہے کہ مختلف صوبوں کے لوگ بھی اس
 میں ممبر ہیں۔ اس میں بلوچستان کا کوئی نہیں ہے جبکہ وہاں پر بھی
 Archives Dep'tt.

ہے تو کیا اس کو بھی شمولیت دی جائیگی آخر وہاں بھی نوادرات ہیں؟
شیخ رشید احمد: اچھی تجویز ہے اس کو دیکھ لیں گے مہربانی۔
جناب چیئرمین: جی جناب سوال نمبر 11 سید عبداللہ شاہ صاحب۔

WATER-LOGGING AND SALINITY IN SINDH AND PUNJAB

*11. **Syed Abdullah Shah**: (On his behalf) Will the Minister for Water and Power be pleased to state the steps taken by the Government during the last five years to control water-lodgging and salinity in Sindh and Punjab Provinces ?

Jam Muhammad Yousuf:

Punjab Province:

During the last five years (1985-86 to 1989-90 WAPDA has completed seven Reclamation Schemes in Punjab Provinces at a cost of Rs. 1088 million to reduce waterlogging & salinity from an area of 764,000 acres. Under these schemes 967 drainage tubewells were installed to pump out the saline effluent thereby lowering the watertable and 613 Km of surface drains were constructed to dispose off the saline effluent. (Details in Annex-I).

Eleven drainage projects currently being implemented are in various stages of completion at an estimated cost of Rs. 9769 million to protect an area of 6.058 million acres. Under these projects 12566 tuberwells would be installed and 2514 Km of surface drains constructed. Underground pipe drainage would be provided to an area of 133,400 acres. (Details in Annex-II).

Sindh Province:

Eight (8) drainage schemes were completed in Sindh Province at a cost of Rs. 4932 million to protect an area of 3.188 million acres from waterlogging and salinity. Under these schemes 2532 tube wells were installed, 4460 Km of surface drains constructed and underground pipe drainage provided to an area of 34,000 acres (details in Annex-III).

Four drainage projects are under implementation in Sindh at a cost of Rs. 9732 million to protect an area of 2.761 million acres from the twin menace of water-logging and salinity. Under the on-going schemes 2335 tubewells are planned to be installed alongwith construction/remodelling of 3356 Km of surface drains. Also an area of 55000 acres would be provided with underground pipe drainage facilities (details in Annex-IV).

Annex-I

DRAINAGE PROJECTS COMPLETED DURING LAST FIVE YEARS
(1985-86 TO 1989-90)

PUNJAB

Sr. No.	Name of Project	Project Cost (Rs. in Million)	Project Area (Million acres)	Tubewells (Nos.)	Drains (K.M.)
1.	SCARP-V Lower Rechna Khairwala	311.0	0.333	48	200
2.	SCARP-VII CBDC (Pandoki Unit)	211.0	0.196	101	134
3.	Fordwah Sadiqia Unit-II	155.0	0.111	30	177
4.	Tubewell Replacement Phase-II	242.0	—	672	—
5.	Kheri Reclamation Scheme	16.0	0.005	—	24
6.	AWL along TSMB Link	119.0	0.089	76	30
7.	Gojra Khewra Phase-I	34.0	0.030	40	48
Total:		1088.0	0.764	967	613

Annex-II**ON-GOING DRAINAGE PROJECTS—PUNJAB PROVINCE**

Sr. No.	Name of Project	Project Cost (Rs. in Million)	Project Area (Million acres)	Tubewells (Nos.)	Drains (K.M.)
1.	Lower Rechna Remaining Drainage-IV	1290.0	0.370	—	370 Tile Drains 75000 Acres
2.	Fordwah Eastern Sadiqia Phase-I	1305.0	0.618	—	700
3.	Panjnad Abbasia Unit-II to V	3307.0	1.460	514	480
4.	Khushab SCARP	1009.0	0.105	—	186 Tile Drains 58400 Acres

Sr. No.	Name of Project	Project Cost (Rs. in Million)	Project Area (Million Acres)	Tubewells (Nos.)	Drains (K.M.)
5.	Upper Rechna Remaining (Deg Basin)	235.0	0.468	—	150
6.	Hadali Sub-Unit	275.0	0.164	87	225
7.	Sukh Beas Below B.S. Link	349.0	0.813	—	60
8.	Private Tubewell Development Project	1140.0	0.445	7985	—
9.	Gojra Khewra Phase-II	268.0	0.437	58	260
10.	SCARP Transition	296.0	0.122	3700	—
11.	Shorkot Kamalia (Saline)	295.0	0.056	222	83
Total:		9769.0	5.058	12566	2514 Tile Drains 133400 Acres

Annex-III

**DRAINAGE PROJECTS COMPLETED DURING LAST FIVE YEARS
1985-86 TO 1989-90)**

SINDH

Sr. No.	Name of Project	Project Cost (Rs. in Million)	Project Area (Million acres)	Tubewells (Nos.)	Drains (K.M.)
1.	Kotri Surface Drainage Project Part-II Stage-I	250.0	1.350	—	2725
2.	Kotri Surface Drainage Project Part-II Stage-II	313.0	0.464	—	310
3.	North Dadu Surface Drainage Project Phase-I	730.0	0.347	—	457
4.	East Khairpur Tile Drainage	630.0	0.045	—	Tile Drains 34000 Acres
5.	Tubewells Replacement	60.0	—	233	—
6.	LBOD Core Programme (Spinal Drain)	1245.0	—	—	968
7.	Ghotki FGW Project	769.0	0.441	1080	—
8.	South Rohri FGW Project	935.0	0.541	1219	—
Total:		4932.0	3.188	2532	4460 Tile Drains 34000 Acres

ON-GOING DRAINAGE PROJECTS—SINDH PROVINCE

Sr. No.	Name of Project	Project Cost (Rs. in Million)	Project Area (Million acres)	Tubewells (Nos.)	Drains (K.M.)
1.	Left Bank Outfall Drainage Stage-I	8594.0	1.426	2250	1357 Tile Drains 55000 Acres
2.	Kotri Surface Drainage Part-II Stage-III	717.0	0.464	—	370
3.	North Dadu Surface Drainage Project Phase-II	315.0	0.170	—	417
4.	Larkana Shikarpur (Rehabilitation)	106.0	0.701*	85	1212 Remodelling
Total:		9732.0	2.761	2335	3356 Tile Drains 55000 Acres

جناب چیئرمین: نہیں سندھ کے متعلق کچھ دیا ہوا ہے صفحہ 15 پر دیکھیں ناں۔
سندھ دیا ہوا ہے اس کے نیچے کوئی لسٹ دی ہوئی ہے۔

On page 15.

“Kotri Surface Drainage Project Part-II Stage-I.”

Syed Iqbal Haider: It is there, Sir. O.K.

جناب منظور احمد گچکی: میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کبھی اور نصیر آباد سیم و تھور کی زد میں ہیں تو کیا پنجاب اور سندھ کی طرح ان کے لئے بھی کوئی سدباب کریں گے؟

جام محمد یوسف: جناب! اس میں ہم مزید initiative لے رہے ہیں اور یہاں drainage اور water logging کے مسئلے پیدا ہوتے ہیں، اس پر ہم مثبت اقدامات کرتے ہیں۔ سندھ کے بارے میں بتاتا چلوں کہ اس کا reduce ہو چکا ہے جتنا water logging اور بلوچستان کا نصیر آباد ہے۔ اس پر دو تین کام مزید ہو رہے ہیں لیکن جو SCRAP programme کام ہے اس طرح نہیں ہے کیونکہ وہاں پانی کی پوزیشن deep

ہے اور اس کے لئے یعنی drainage کے لئے مزید فنڈ حکومت پاکستان سے لے کر اس پر کام کریں گے۔

جناب منظور احمد گجگنی: جناب والا! اس پر دو تین سوال اگر ہو چکے ہیں تو وہ کون سے ہیں۔

جام محمد یوسف: یہ تواری گیشن کا معاملہ ہے پروگرام جواری گیٹ کئے جا رہے ہیں دو کنال ہیں جو آپ کے لئے کچھ پلیٹین سے آرہی ہیں اور جو broadening and widening کے لئے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ فرما رہے ہیں کہ سیم اور تھور کا مسئلہ کچھ اور نصیر آباد میں بھی آگیا ہے اس کے سدباب کے لئے فرما رہے ہیں.....

جام محمد یوسف: اس کے لئے ہم نے NESPAK کو سروے کے لئے کہا ہے کہ وہ ہمیں اس کی جلد سے جلد رپورٹ دے تاکہ اس پر ہم کام شروع کریں۔

سید فصیح اقبال: جناب والا! اس پر کام واپڈا نے پچھلے سال شروع کیا ہے لیکن اس کا خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہیں ہوا جیسا کہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں سکارپ جیسا ایک ڈیپارٹمنٹ بنا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی اگلا سوال نمبر 12۔

VEHICLES MAINTAINED BY THE RELIGIOUS MINISTRY IN SAUDI ARABIA

*12. **Syed Abdullah Shah**: (On his behalf) Will the the Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs be pleased to state the number and make of the vehicles maintained by the Religious Ministry in its offices at Jeddah, Makkah Mukarama and Madina Munawara, indicating also expenditure incurred on their maintenance, fuel etc. during the last three years?

Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazi: The particulars of vehicles maintained by the Directorate General of Hajj at Jeddah as well as its Hajj Offices at Makkah Mukarrama and Madina Munawarra alongwith the details of expenditure incurred on

maintenance, fuel, etc. during the last 3 years are given below:—

S. No.	Make	No. of vehicles	Model
1.	Chevrolet Caprice	CC.13/11	1987
2.	G.M.C.	CC.13/20	1987
3.	Toyota Hiace	CC.13/20	1987
4.	Toyota Cressida	1487228	1988
5.	Toyota Cressida	CC.13/10	1988
6.	Toyota Hiace	CC.13/19	1990
7.	Mitsubishi Van	1595031	1990
8.	Chevrolet Caprice	CC.13/21	1990
9.	Toyota Hiace	1486226	1987
10.	Toyota Hilux	2445706	1988
11.	Suzuki Van	CC.13/18	1987
12.	Suzuki Pick-up	5350684	1987

Ambulances

13.	Toyota Hiace	—	1991
14.	Toyota Hiace	—	1991
15.	G.M.C.	—	1984
16.	G.M.C.	—	1984
17.	G.M.C.	—	1984
18.	G.M.C.	—	1984
19.	Toyota Hiace	—	1986
20.	Toyota Hiace	—	1986
21.	Toyota Hiace	—	1986
22.	Toyota Hiace	—	1986
23.	G.M.C.	—	1986
24.	G.M.C.	—	1986
25.	G.M.C.	—	1986
26.	Toyota Hiace	—	1986

Note: Seasonal number plates are issued to ambulances which are returned to local Traffic Department after Hajj season.

Coasters

27.	Toyota Coaster	9037957	1991
28.	Toyota Coaster	9037958	1991
29.	Toyota Coaster	9038017	1991
30.	Toyota Coaster	9038018	1991

**EXPENDITURE INCURRED ON ACCOUNT OF POL/REPAIR
CHARGES OF ABOVE VEHICLES**

Year	P.O.L. (SR)	Repair (SR)
1988	24,851/-	23,464/-
1989	27,317/-	22,747/-
1990	29,047/-	53,528/-

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں، اگلا سوال - نمبر 13-

OWNERSHIP OF A UNIQUE NECKLACE

***13. Prof. Khurshid Ahmed (On his behalf):** Will the Minister for Culture and Sports be pleased to state:

- whether it is correct that a 2000 year old necklace of pure gold, weighing more than 14 kilogram was acquired by the government from an elderly lady in the Kohistan district about four years back and there is a dispute between the Federal and Provincial Governments over the ownership of this historically unique necklace;
- is it also a fact that this fabulous necklace was entrusted to the Peshawar Museum but its entry in the record of the Museum has not been made so far; if so, its reasons;
- whether it is also a fact that an audit team demanded the inspection of the necklace but this demand was not fulfilled; and
- the measures, if any, taken by the government to protect this antique?

Sheikh Rashid Ahmad: (a) It is correct that an old necklace of gold weighing 14 kilograms and 200 grams was found by an old woman of Tehsil Pattan, Distt. Koshitan in July, 1987. It was later recovered from her by Pattan Police who handed it over to the Provincial authorities of NWFP in violation of Section 5-A of Antiquities Act, 1975. The ownership of the necklace has not yet been resolved inspite of protracted correspondence between the Federal Government and the Provincial Government of NWFP.

(b) The necklace is in the possession of Peshawar Museum of NWFP Government. According to them it has been recorded in the Accession Register of the Museum.

(c) As reported by NWFP Government, the entry in the Accession Register was shown to the Audit Party in July, 1990.

(d) The Provincial Government have informed that the necklace has been kept in a very strong safe, the keys of which are in the custody of three responsible officers including the Director of Peshawar Museum.

Mr. Chairman: Any Supplementary question?

Dr. Bisharat Elahi: I would like to know from the honourable Minister whether any compensation was given to the woman who found this necklace?

Shaikh Rashid Ahmed: I need fresh notice.

جناب شنزاد گل: یہ نیکلس کہاں ہے، اس کی اوزر شپ کہاں ہے۔ کیا یہ معاملہ عدالت میں ہے۔

شیخ رشید احمد: جناب! ہم اس معاملے کو عدالت میں نہیں لے گئے، سرحد حکومت کو چٹھیاں ہم نے لکھی ہیں، ان سے بات کر رہے ہیں، اب تک یہ معاملہ اسی حد تک ہے۔
جناب شنزاد گل: یہ نیکلس موجود ہے۔

شیخ رشید احمد: جی ہاں یہ محفوظ ہے اور موجود ہے۔
جناب شنزاد گل: آپ نے جواب میں کہا ہے کہ

as told by the Museum authority of NWFP. Whether some responsible person has seen that necklace and whether it is still there or it has been misappropriated?

شیخ رشید احمد: یہ حکومت سرحد کے پاس تین ذمہ دار افسروں کے تالوں کے ساتھ ہے اور ڈائریکٹر پشاور نے کنفرم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بحفاظت پورے طریقے سے محفوظ ہے اور اندراج شدہ ہے۔

جناب چیئرمین: جناب جام کرار الدین۔

جام کرار الدین: جناب لیڈی کا نام کیا ہے اور کہاں سے انہوں نے یہ نیکلس ڈھونڈا۔

جناب چیئرمین: جی شیخ صاحب یہ کہاں سے ڈھونڈا اور یہ پختا کون تھا۔

شیخ رشید احمد : کوہستان کے علاقے پتن سے، یہ جولائی 1987ء کو ملا اس کا ایک حصہ ملا اور جب یہ پتہ لگا پولیس نے اسے برآمد کیا اور اسے سرحد عجائب گھر کے حوالے کیا اور ہماری سرحد میوزیم والوں سے اس سلسلے میں بات چیت چل رہی ہے کہ یہ مرکز کے حوالے کیا جائے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جی جناب عبدالرحیم صاحب !
جناب عبدالرحیم خان : جناب والا ! اس نیکس کی کوئی تصویریں اخبارات میں شائع کی گئی ہیں۔

شیخ رشید احمد : جی شائع کی گئی ہیں۔
جناب بوستان علی ہوتی : جناب والا ! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جس لیڈی سے یہ نیکس ملا تھا وہ حیات ہے یا مرچکی ہے۔
شیخ رشید احمد : یہ ویسے کارپوریشن سے پوچھنا پڑے گا ہمیں اس کے متعلق نہیں معلوم۔

جناب چیئرمین : بوستان صاحب ! اگر آپ چاہتے ہیں تو شیخ صاحب اس کا پتہ کر لیں گے کہ وہ حیات ہیں یا نہیں ہیں۔
حافظ حسین احمد : جناب وزیر موصوف کیا یہ بتائیں گے کہ جس بوڑھی عورت سے یہ نیکس لیا گیا تھا کیا اس کو یا اس کے ورثاء کو حکومت نے کوئی معاوضہ دیا تھا یا نہیں۔

شیخ رشید احمد : جناب مجھے معاوضے کا تو معلوم نہیں ہے لیکن جو قانونی اصول و ضوابط ہیں ان کے مطابق ان سے لیا جاتا ہے اور اس کی مالیت کا ایک حصہ دیا جاتا ہے۔
ایک معزز رکن : یہ کیسے معلوم ہوا کہ دو ہزار پرانا نیکس ہے۔
شیخ رشید احمد : جناب یہ بتایا گیا ہے۔ اس پر تحقیق ہوئی ہے۔ اس پر پورے ایک ڈیپارٹمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ اتنا پرانا ہے۔

جناب چیئرمین : اس معاملے میں کوئی ماہرین ہوں گے جنہوں نے یہ فیصلہ دیا ہے۔ اگلا سوال۔

PROFUSE WATER LEAKAGE IN BATH-ROOMS TOILETS

*14. **Prof. Khurshid Ahmed** (On his behalf): Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that 'D' type government flats in Sector I/9-4 were constructed during the PPP's regime;

(b) whether it is also a fact that the roofs of the bath-rooms and toilets of these flats have been rendered non-useable due to profuse water leakage;

(c) whether it is also a fact that the Sector Inquiry Office has shown its inability to rectify the defects as it entails expenditure in lacs of rupees and large number of massons; and

(d) whether it is further a fact that the inhabitants of these flats have demanded from the Government for an inquiry into the sub-standard construction. If so, the action, if any, taken by the Government in this regard?

Syed Tariq Mahmood : (a) Construction of D-type flats (Cat. IV) in Sector I-9/4, was started on 11-6-1986 and completed on 1-3-1989.

(b) No major seepage of rain water was noticed in the top-most roofs of the blocks. Complaints about leakage in some bath-rooms were lodged by the occupants, which were duly attended.

(c) No.

(d) The inhabitants pointed out certain minor defects which were promptly rectified. The preliminary enquiry was held and it did not reveal any negligence on the part of the supervisory staff.

جناب چیئر مین : کوئی ضمنی سوال نہیں، اگلا سوال نمبر 15۔

PARKING OF VEHICLES IN THE OPEN

*15. **Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that a number

of vehicles belonging to Energy Resources Cell, are lying in the open outside its office in F-8 Sector Islamabad, if so, its reasons?

Ch. Nisar Ali Khan: Yes. The vehicles are parked in the open adjacent to the hired office building because CDA rules do not permit construction of a shed.

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال نہیں اگلا سوال نمبر 16-

PRODUCTION OF COLLIERIES IN BALOCHISTAN

***16. Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the total production of different collieries of PMDC in Balochistan in 1982, before the Sixth Five Year Plan separately in each case;

(b) annual expenditure and increase in production of each colliery during the Sixth Five Year Plan; and

(c) Yearly production target, if any achieved, during the said period, if not, its reasons?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) The total production of Balochistan Collieries in 1982-83 was as under:—

1. Sharigh Collieries	16,591 tonnes
2. Sor Range Collieries	20,119 tonnes
3. Degari Collieries	49,632 tonnes

Total: 86,342 tonnes

(b) Development expenditure during the 6th Plan period was nil. Increase/decrease in production as compared to 1982-83 was as under:

(Production in tonnes)

Years	Sor-Range	Degari	Sharigh
	Production increase (+)/ decrease (—)	Production increase (+)/ decrease (—)	Production increase (+)/ decrease (—)
1983-84	(+) 4,729	(+) 5,450	(+) 1,917
1984-85	(+) 5,882	(+) 2,568	(+) 6,483
1985-86	(+) 6,896	(—) 759	(+) 8,241
1986-87	(+) 6,849	(—) 7,380	(+) 14,634
1987-88	(+) 16,556	(—) 8,076	(+) 14,674

Note: After the development of Sor-Range and Degari Collieries was completed in 1970 the development financing was dropped. Similarly there was no development expenditure in Sharigh Collieries after 1981 when the development scheme was completed.

(c):

(Tonnes)

Year	Sor-Range		Degari		Sharigh	
	Target	Actual Prod.	Target	Actual Prod.	Target	Actual Prod.
1983-84	30,000	24,848	67,000	55,082	35,000	18,508
1984-85	30,000	26,001	67,000	52,200	35,000	23,074
1985-86	30,000	27,015	55,000	48,873	25,000	24,832
1986-87	35,000	26,968	57,000	42,252	35,000	31,225
1987-88	40,000	36,675	55,000	41,556	40,000	31,265

(i) Depletion of mineable coal reserves.

(ii) Highly disturbed geological conditions coupled with uncertainty of reserves.

(iii) Increased depth of working (2000—3000 feet) with difficult mining conditions.

(iv) Problems associated with deeper mining, particularly mining under water logged areas.

جناب منظور احمد گنجی: جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ اس سوال کے تین ”حصے“ ہیں
 ’ا‘ ب‘ ج‘ 6 ج کا تو یہاں جواب ہی نہیں ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ تمام کانیں جو اس وقت

بند ہیں کیا ان کو کسی پرائیویٹ آدمی کو دینے کا پروگرام ہے جس طرح کے باقی محکموں میں بندر بانٹ ہو رہی ہے۔ کیا اس کے بھی کوئی ارادے ایسے ہی ہیں کہ شازغ اور ٹوررینج اور ڈگاری کو پرائیویٹ لوگوں کے حوالے کر دیا جائے۔

چوہدری محمد نعیم چٹھہ : جناب والا! منسٹری میں یہ پروسیس ہو رہا ہے اور اس کے بارے میں چند دنوں میں فیصلہ ہو جائے گا کہ کیا کرنا ہے۔

جناب چیئرمین : وہ یہ بھی کہہ رہے کہ حصہ ”ج“ کا جواب نہیں دیا گیا۔

It is 'c' yearly production target.

چوہدری محمد نعیم چٹھہ : جناب یہ صفحہ 20 پر جواب حصہ ”ج“ کا دیا ہوا ہے اور ساتھ وجوہات بھی دی ہوئی ہیں۔
جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر 17۔

OIL EXPLORATION IN KOHLU AGENCY

*17. **Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the time by which the Oil exploration will start in Kohlu Agency indicating also the number of wells and the locations of their rigs; and

(b) the number of persons sent on training in Geological subjects during Sixth Five Year Plan, indicating also the names of those persons belonging to the province of Balochistan;

Ch. Nisar Ali Khan: (a) No schedule of work plan is yet fixed.

(b) 180. Those belonging to Balochistan are:—

1. Mr. Manzoor Ahmad.
2. Mr. Nazir Ahmad Vasi.
3. Mr. M.I. Darazo.
4. Mr. Muzaffar Sultan.
5. Mr. Jan Mohammad Maingal.
6. Mr. Mohsin Anwar Kazmi.
7. Mr. M. R. Kazmi.
8. Mr. Asghar Ali.
9. Mr. Afzal Minhas.
10. Mr. Saleem Qureshi.

جناب منظور خان گچکی: جناب وزیر موصوف سے سوال یہ ہے کہ انہوں نے بلوچستان سے تعلق والوں کی فہرست دی ہوئی ہے کیا ان کے ڈومیسائلز دیکھتے گئے ہیں یا کیا صوبوں میں ان ڈومیسائلز کو ریفر کیا گیا ہے کیوں کہ بلوچستان کے حوالے سے اکثر جو فیڈرل ملازمین آئے ہیں ان کے پاس ہمیشہ غلط ڈومیسائل ہوتے ہیں جو حکومت نے جاری نہیں کئے ہیں جعلی قسم کے ہیں۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ ان کے ڈومیسائلز کو بلوچستان حکومت کو تصدیق کے لئے ریفر کیا جائے گا کہ آیا صحیح ہیں یا غلط ہیں، یا نہیں کیوں کہ اس لسٹ میں اکثر وہ لوگ ہیں جن کے متعلق میں یقین سے کہتا ہوں کہ ان کا تعلق بلوچستان سے نہیں ہے۔

چوہدری محمد نعیم چٹھہ: جناب والا! ڈومیسائل صوبائی حکومت جاری کرتی ہے اور جو بھی ان کی طرف سے ڈومیسائل جاری شدہ ہو گا اسے وفاقی حکومت کو تسلیم کرنا پڑے گا اگر یہ کسی کے بارے میں نشانہ ہی کریں تو اس کے بارے میں صوبائی حکومت کو لکھ کر بھیج دیں گے۔

جناب منظور خان گچکی: جناب والا! میں تو ان سب کے بارے میں کہوں گا کہ ان سب کی تصدیق کی جائے۔
چوہدری محمد نعیم چٹھہ: تو ان کے بارے میں آپ لکھ کر دیں تو یہ سب تصدیق کروائیں گے۔
جناب چیرمین: اگلا سوال نمبر 18۔

STEAM POWER STATION PROGRAMME FOR MEKRAK DIVISION

*18. **Mr. Manzoor Khan Gichki:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that a Steam power station programme was launched for Mekran Division with an estimated cost of Rs. 1000 millions; If so the present stage of work of the project, expenditure incurred so far and names of companies/organizations involved in the study of this project?

Jam Muhammad Yousuf: No Steam Power Station Programme was launched for Mekran Division with an estimated cost of Rs. 1000

million. However, WAPDA completed a feasibility study for a $2 \times 600 = 1200$ MW steam power plant based on imported coal to be located at Kaio Island in Lasbela District of Balochistan.

The Ministry of Water and Power decided to offer this project to the Private Sector for which steps are being taken to invite proposals from prequalified international consortia that have expressed interest.

The estimated cost of the project is around 1500 million US Dollars. The bids will be issued by the end of 1991 and offers are expected to be received by mid-1992. The construction of the project may take 4 to 5 years.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔ کوئی ضمنی سوال نہیں۔ اگلا سوال نمبر 19۔

SUPPLY OF SUI GAS

*19. **Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply natural gas to village Chak Dakhli, Sihala District Islamabad, if so when?

Ch. Nisar Ali Khan: No.

جناب شہزاد گل: جناب والا! ملک کے دارالحکومت کے اندر ایک بستی ہے اور اس کو سوئی گیس نہیں دی جاتی کیا یہ ان لوگوں کے ساتھ زیادتی نہیں ہے۔

رانا نذیر احمد: جناب والا! جس کی نشاندہی یہ فرما رہے ہیں اس کے متعلق یہ لکھ کر بھیج دیں تو اس کو ہم دیکھ لیں گے اگر وہ criteria کے اندر ہے۔

جناب چیئرمین: یہ criteria میں ہے دارالحکومت کے قریب ہے چک داخلی۔

جناب شہزاد گل: یہ دارالحکومت کے اندر ہے، اسلام آباد ڈسٹرکٹ کے اندر

ہے۔

رانا نذیر احمد: جناب والا! اس طرف کمپنی کی جو پائپ لائن ہے وہ ایک خاص پروجیکٹ کے لئے گئی ہے اور ان کے ساتھ ہمارا یہ ایگری منٹ ہے کہ ہم نے اس پائپ لائن سے کسی کو بھی کنکشن نہیں دینا اس کے لئے یہاں سے ایک نئی پائپ لائن لے کر جانی

پڑے گی جس کے اوپر بہت زیادہ اخراجات آئیں گے لیکن اس کو اپنے پلان میں رکھ لیتے ہیں جب اس کی باری آئے گی تو دے دیں گے۔

جناب شہزاد گل: جناب والا! میرے خیال میں یہ مین لائن سے چند سو گز کے فاصلے پر ہے۔

جناب چیئرمین: بہر حال اسے ڈسکس کر لیں وہ کہتے ہیں اخراجات کافی آئیں گے۔ اسے ڈسکس کر لیں اگر مناسب ہیں تو وہ ضرور کر دیں گے، اگلا سوال نمبر 20۔

CONVERSION OF CIRCLE OFFICE (WAPDA) INTO REGIONAL OFFICE

*20. **Mr. Shahzad Gul**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which the WAPDA Circle Office at Mardan will be converted into Regional Office?

Jam Muhammad Yousuf: There is no such proposal under the consideration of WAPDA.

جناب شہزاد گل: جناب والا مردان ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے بہت بڑا شہر ہے وہاں پر بجلی کی کافی ضرورت ہے۔ کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ وہاں پروا پڈا کارپوریشن آفس ہو۔

Jam Muhammad Yousuf: Sir, it is not feasible actually to bear the expenditure, for the establishment of a new office in Mardan.

وہیے مردان کے بہت سارے مسائل پشاور سے تعلق رکھتے ہیں اگر incapability رہی تو ہم اس پر ضرور سوچیں گے۔

Mr. Shahzad Gul: What is the criteria for opening a regional office?

جناب چیئرمین: ریجنل آفس بنانے کے لئے کیا criteria ہوتا ہے۔

جام محمد یوسف: جناب والا زیادہ شکایت ہو اور وہاں incapability

ہو۔ وہاں کے لوگوں کی شکایت پوری موصول نہ ہو اور کام زیادہ overburden ہو تو پھر اس پر ہم سوچ سکتے ہیں کہ یہاں آفس قائم کیا جائے۔

جناب چیئرمین: یعنی ضروریات کے مطابق۔

جام محمد یوسف: جی۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، اگلا سوال نمبر 21۔

RENOVATION/AUGMENTATION BY WAPDA

*21. **Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that about more than 40 electric poles have been erected in Village Takkar and its suburb in Mardan District in 1987-88, but no wires, transformers and other allied materials have been supplied so far, if so, its reasons, and the time by which the said area will be electrified?

Jam Muhammad Yousuf: The Renovation/Augmentation work of the village Takkar in District Mardan has been completed and energized.

جناب شہزاد گل: جناب والا! یہ کافی عرصے سے سوال پنڈنگ پڑا تھا اب یہ بتائیں کہ یہ کام کب ختم ہوا ہے۔ انہوں نے کب شروع کیا اور کب ختم ہوا، کھجے کھڑے تھے لیکن ان پر تاریں نہیں تھیں، ٹرانسفارمر نہیں تھا۔ آپ نے یہ کب مکمل کیا ہے۔
جام محمد یوسف: I will ask for the report. اگر یہ کام شروع نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: آپ کا جواب تو یہ ہے ختم ہو گیا ہے۔
جام محمد یوسف: اگر انہیں پھر بھی یقین نہیں ہے تو پھر میں اس پر مزید تحقیقات کروں گا۔

جناب شہزاد گل: میرا سوال یہ تھا کہ کھجے 88-1987ء سے اسی طرح تھے۔ وہاں پر کام نہیں ہو رہا تھا، کیوں نہیں ہو رہا تھا اور اب کام کب ختم ہوا ہے۔
جام محمد یوسف: جناب یہ پہلے energise ہو چکا ہے اس پر کام مکمل ہو چکا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ اسے مزید extend نہیں کیا جا رہا یا کام نہیں ہو رہا۔
جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، جس وقت انہوں نے سوال پوچھا تھا اس وقت یہ مکمل نہیں تھا۔ سوال پوچھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ کام مکمل ہو گیا ہے۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ کب ہوا ہے۔

جناب شہزاد گل: اور آپ کا محکمہ کیوں ایسی غفلت کرتا ہے کہ 88-1987ء سے کام نہیں ہو رہا تھا اور جب سوال دیا تو انہوں نے وہی کام دو مہینے میں پورا کر دیا۔

جناب چیئرمین: دو چیزیں پوچھ رہے ہیں۔ ایک تو یہ پوچھ رہے ہیں کہ اس میں اتنی تاخیر کیوں ہوئی، غفلت کیوں ہوئی اور سوال پوچھنے کے بعد یہ کام مکمل ہو گیا ہے تو کب ہوا ہے۔

جام محمد یوسف: اس سلسلے میں مزید انکوائری بٹھاؤں گا کہ کیوں اس طرح غفلت کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، نیکسٹ سوال نمبر 22 ڈاکٹر محمد ریحان صاحب۔

INCREASE IN THE POSTS OF AGRICULTURE ENGINEERS

*22. **Dr. Muhammad Rehan**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the number of posts of Agriculture Engineers in the Swabi SCARP?

Jam Muhammad Yousuf: No.

ڈاکٹر محمد ریحان: میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت صوابی SCARP میں کتنے ایگریکلچرل انجینئرز کام کرتے ہیں۔

جام محمد یوسف: صرف ایک جناب۔

ڈاکٹر محمد ریحان: اس کے برعکس فیصل آباد کے SCARP میں میرے خیال میں وہاں پر چار پانچ انجینئرز کی منظوری ہو گئی ہے اور یہ ایگریکلچرل انجینئرز SCARP کے ساتھ بہت ضروری ہوتے ہیں۔ صرف اس کا وائر لاگ نہیں ہوتا کیوں کہ زمین جو آباد کرنی ہوتی ہے اس کے لئے ایگریکلچرل انجینئرز ضروری ہوتے ہیں تو کیا وہ اس سلسلے میں غور فرمائیں گے کہ ان کی تعداد کو زیادہ کیا جائے۔

Jam Muhammad Yousuf: Sir, the Swabi SCARP comprises of the following components—irrigation and drainage but the irrigation is entirely a provincial matter.

وہ جتنے بھی appointees لے سکتے ہیں لے لیں اگر ہم نے سمجھا کہ SCARP کی جو distribution ہے اس میں remodelling کی ضرورت ہے اور مزید انجینئرز چاہئیں تو ہم اس درخواست کو دیکھ لیں گے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ صوبائی معاملہ ہے یقیناً وہ ایک الگ سبجیکٹ ہے کہ ایگریکلچر جو ہے وہ صوبائی معاملہ ہے یہ SCARP کا معاملہ ہے اور اس میں زرعی انجینئرز واپڈا کی طرف سے زمین کو واٹر لاگنگ سے پاک رکھنے کے لئے اور اسے دوبارہ آباد کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے تو اس میں صوبائی مسئلہ نہیں آتا۔

جام محمد یوسف: جناب یہ irrigation drainage اور component کا implementation by WAPDA whereas conversion of water is 30 cusecs. اور اب تک ایک انجینئر ہم نے سمجھا ہے کہ یہاں propose کیا ہے اور وہ کام بھی کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ اگلا سوال 23۔

PROVISION OF HOUSES ON THE OWNERSHIP BASIS

*23. **Mr. Abdur Rahim Khan:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Federal Government Employees Housing Foundation has decided not to provide houses on ownership basis in Islamabad in future to the employees of the Majlis-e-Shoora (Parliament) including some other departments, if so, the details and reasons; and

(b) the present status of the under-construction houses and time by which the allotment for Phase-II be made?

Syed Tariq Mahmood: (a) No.

(b) Presently, 1791 houses of different categories are being constructed in I-8 and G-11 Sectors, 30% of which have been completed upto plinth level while in about 10% houses, masonry walls

upto roof level have been constructed. In 69 houses roof slabs have since been laid.

Documentation work for Phase-II of the scheme has already been completed and it is expected to be launched shortly.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں اگلا سوال نمبر 24۔

SUPPLY OF ELECTRICITY

***24. Mr. Abdur Rahim Khan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which Village Khalabat, Union Council Ban, Tehsil Murree, will be electrified?

Jam Muhammad Yousuf: Village Khalabat, Union Council Ban, Tehsil Murree District Rawalpindi has not yet been approved for electrification.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں، اگلا سوال نمبر 25 سید اشتیاق اظہر

صاحب۔

INCREASE IN THE ELECTRICITY TARIFF AT KARACHI

***25. Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the reasons for the increase in the electricity tariff at Karachi since 1st April, 1991?

Jam Muhammad Yousuf: Increased tariff of electricity of KESC in Karachi was notified by the Government of Sindh effective from 27th April, 1991 and all bills of consumers were issued from the date of notification i.e. April 27, 1991. The reasons for the revision/increase of electricity tariff were to meet the covenants of the foreign loan giving agencies. The tariff increase is also a natural consequence of increase in the cost of equipment, and spare parts in local/international market which are frequently required for upkeep of electricity generating units. Increased expenditure on such equipment/spare parts and fuel oil leads to increase in the generating unit cost of power stations. Such tariff increase is a natural phenomenon.

سید اشتیاق اظہر: میں یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کراچی میں جو ریش ہیں وہی ریش پورے ملک میں ہیں یا نہیں ہیں۔

جام محمد یوسف: جناب یہ ٹیرف پچھلے بجٹ کے دوران بڑھایا گیا تھا ابھی مزید اس پر کوئی ایسے اقدامات نہیں کئے جارہے نہ ہی ٹریف کہیں ملک میں ہر جگہ بیلنس پر ہے اور اسی طرح ٹیرف لئے جارہے ہیں جو ہر صوبے کے اندر لئے جارہے ہیں۔

سید اشتیاق اظہر: میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس میں کوئی فرق ہے یا پورے ملک میں ٹیرف ریٹ ایک ہی ہے۔

Jam Muhammad Yousuf: There is no difference.

جناب چیئرمین: وہ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ کوئی فرق نہیں ہے ایک ہی ٹیرف ہوتا ہے۔

جناب بوستان علی ہوتھی: انہوں نے اپنے جواب میں یہ کہا ہے کہ حکومت سندھ نے جو اضافی ٹیرف بڑھایا ہے وہ حکومت سندھ نے بڑھایا ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کراچی الیکٹرک سپلائی سندھ حکومت کے اندر ہے یا فیڈرل حکومت کے اندر ہے۔

جام محمد یوسف: جناب شروع میں بجٹ سے پہلے یہ ٹیرف بڑھائے گئے تھے لیکن ابھی مزید ایسا کوئی پروگرام ہے ہی نہیں۔ کہ اس کو بڑھایا جائے۔

جناب بوستان علی ہوتھی: جناب آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ نرخوں میں اضافے کا اعلان حکومت سندھ کی طرف سے ہوا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کراچی الیکٹرک سپلائی سندھ حکومت کے اندر ہے یا آپ کے اندر ہے۔

Jam Muhaminad Yousuf: Sir, the policy is regulated by the Federal Government and tariff increases as a natural phenomenon

وہ ہم کہہ نہیں سکتے لیکن یہ ہے کہ الیکٹریٹی کے جو ٹیرف ہیں اسے بڑھانے کا کوئی امکان نہیں۔

جناب چیئرمین: ان کا سوال یہ ہے کہ کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی سندھ حکومت کے زیر کنٹرول ہے یا وفاقی حکومت کے زیر کنٹرول ہے۔

جام محمد یوسف : یہ وفاق کے زیر کنٹرول ہے۔

جناب چیئرمین : وفاق کے زیر کنٹرول ہے تو پھر سوال وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ سندھ حکومت نے کیوں نوٹی فائی کئے ہیں۔

جام محمد یوسف : اس کے لئے مجھے تازہ نوٹس چاہئے۔

جناب چیئرمین : اس کا پتہ کر لیں کہ - What is the reason for this?

Any other question?

سید اشتیاق انظر : یہ چیک کر لیں کہ ٹیرف پورے ملک میں ایک جیسے ہیں یا کراچی میں الگ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کراچی میں الگ ہیں۔

جناب چیئرمین : یعنی آپ کے کہنے کے مطابق کراچی میں ٹیرف ریش الگ ہیں اور باقی ملک میں الگ ہیں تو جام صاحب یہ بھی دیکھ لیں۔

جام محمد یوسف : میں پتہ کروں گا لیکن اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : بہر حال چیک کر لیں۔ Let the House know tomorrow.

سید فصیح اقبال : جناب میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا

ہوں کہ نرخ جو ایک سال میں کئی مرتبہ بڑھ رہے ہیں کچھ fuel adjustments ہیں کچھ surcharge ہے بل وقت پر آتے نہیں، عوام کو تکلیف ہے آج تک یہ تشہیر نہیں کرتے commercial rate per units کیا ہو گیا ہے اور domestic کیا ہے۔ کتنے یونٹس پر کتنا ہے کیوں کہ لوگوں کو کچھ نہیں پتہ اس سے بلوں میں کافی گھلے ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : جی جام صاحب وہ کہہ رہے ہیں کہ بلوں میں بہت گھلے ہو رہے

ہیں۔

جام محمد یوسف : کمرشل اور گھریلو میں naturally billing کے فرق

ہیں۔

سید فصیح اقبال : مناسب تشہیر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : یہ کہہ رہے ہیں کہ جو ریش ہیں ان کی مناسب تشہیر ہوتا کہ

لوگوں کو پتہ چلے، تجارتی نرخ اور گھریلو نرخ لوگوں کو بتائے جائیں۔

جام محمد یوسف: گھریلو ریٹ اور کمرشل ریٹ specified ہیں۔
جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ تشہیر کر دیں، اخبارات میں آجائیں لوگوں کو پتہ ہوتا کہ بلوں میں گھپلانہ ہو وہ یہ کہہ رہے ہیں۔
جام محمد یوسف: کوشش کریں گے اس کی تشہیر کریں گے۔
جناب چیئرمین: چیئرمین۔ شکریہ جی، اگلا سوال 28۔
جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 26 ڈاکٹر ریحان صاحب۔

LOAD SHEDDING DURING THE CURRENT YEAR

*26. **Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that load shedding has not been discontinued during the current year despite promise, if so its reasons?

Jam Muhammad Yousuf: There has been very little Load Shedding in the Country this year because of better efficiency of electricity generating Units. No load shedding is being carried out at present.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔
ڈاکٹر محمد ریحان: جناب مجھے یاد پڑتا ہے کہ بجٹ اجلاس میں وزیر خزانہ صاحب جو اس وقت وائز اینڈ پاور کے انچارج تھے بڑے فخر اور دعویٰ سے کہا تھا کہ اس سال لوڈ شیڈنگ نہیں ہوگی لیکن اس کے چند دنوں کے بعد لوڈ شیڈنگ ہو گئی اور جگہ جگہ پر آج تک ہوتی رہتی ہے۔ تو یہ بتادیں کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ یہ تضاد کیوں ہے؟
جام محمد یوسف: اس میں کوئی ٹیکنیکل نقص ہو گا لیکن اس کرنٹ ایئر میں اب تک کوئی مثبت لوڈ شیڈنگ نہیں ہوئی ہے جسے ہم کہہ سکیں کہ لوڈ شیڈنگ ہوئی ہے لیکن 1992ء تک یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کے بعد لوڈ شیڈنگ نہیں ہوگی۔

جناب چیئرمین: حافظ حسین احمد صاحب۔
حافظ حسین احمد: جناب وزیر موصوف صاحب نے فرمایا ہے کہ کوئی مثبت لوڈ شیڈنگ نہیں ہوئی ہے یہ مثبت لوڈ شیڈنگ کیا ہے۔

جام محمد یوسف: جناب کنفرم، جس طرح کہا جائے کہ اس ملک میں واقعی لوڈ شیڈنگ ہے اس سے انکار تو نہیں کیا جاسکتا۔ سندھ کو دیکھا جائے خصوصاً کراچی کو تو وہاں کوئی لوڈ شیڈنگ نہیں ہے لیکن وہاں ٹیکنیکل فالٹس ہیں جو کئی طریقوں سے ہوا کرتے ہیں واپڈا کے بارے میں یہ حقیقت ہے کہ اس وقت لوڈ شیڈنگ ہے لیکن موجودہ صورت حال میں ہم اس کراسس سے نہیں گزر رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان: اس بات کو مان لیتے ہیں کہ کچھ مسائل ہوں گے لیکن یہ بتائیں کہ شہروں اور دیہاتوں میں لوڈ شیڈنگ میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ گاؤں میں اکثر 10، 10، 12 گھنٹے تک بجلی نہیں ہوتی اس کی نسبت شہروں میں کم ہوتی ہے تو میرے خیال میں یہ بھی تشریح کی جائے کہ گاؤں کے لوگ دوسرے درجے کے شہری ہیں اور شہروں والے اول درجے کے شہری ہیں۔ اس سلسلے میں clarification ہونی چاہیے۔

جام محمد یوسف: اس کے لئے باقاعدہ ٹائمنگ رکھے گئے ہیں کہ کہاں ایگریکلچر اور ڈومسٹک یوز زیادہ ہوتا ہے۔ اس میں ظاہر ہے کہ لوڈ شیڈنگ میں فرق ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

REPRESENTATION OF N.W.F.P. IN THE NATIONAL HOCKEY TEAM

*27. **Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) is it true that the National Hockey Team of Pakistan selected for the Azlan Shah Cup Tournament 1991-92, included no member from the province of NWFP; and

(b) will it not be fair to include at least one member from the province of N.W.F.P. in the selection committee for the hockey team?

Mr. Muhammad Ajmal Khan Khattak: (a) Yes, no player from NWFP was selected in Pakistan Hockey Team for participation in Azlan Shah Cup Tournament, 1991-92.

(b) At present Brig. (Retd.) Abdul Hamid, Secretary, Pakistan Hockey Federation is the member of Selection Committee who belongs to NWFP.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

ڈاکٹر محمد رحمان: جناب وزیر متعلقہ فرمائیں کہ ایک کھلاڑی فرحت خان جس کا تعلق بنوں سے تھا سلیکشن کے وقت اس کو قومی ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا اور بعد میں جب ٹیم باہر گئی وہاں پر ان کو بار ہو گئی تو پھر اس کو بلا یا گیا۔ اس کو پہلے کیوں چھوڑا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ میری یہ بھی عرض ہے کہ آخر فرنیئر سے سلیکشن کمیٹی میں کسی ممبر کو کیوں شامل نہیں کیا جاتا؟

جناب چیئرمین: جی جناب انور سیف اللہ خان صاحب۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب پہلے سوال کا تو ممبر صاحب فریش نوٹس دیں کہ اس کی وجوہات کا ہم پتہ چلائیں گے کہ ان کو کیوں سلیکٹ نہیں کیا گیا اور بعد میں ان کو کیوں بھیجا گیا۔ ان کا جو دو سو سوال ہے تو میری عرض ہے یہ سلیکشن جو ہوتی ہے یہ میرٹ پر ہوتی ہے، اس میں ہم یہ نہیں دیکھتے کہ یہ کوئی بیسز پر کی جائے جو ملک کے بہترین کھلاڑی ہوتے ہیں ان کو سلیکٹ کیا جاتا ہے۔ اب انہوں نے سلیکشن کمیٹی کے بارے میں کہا تو اس میں ہمارے بریگیڈر (ریٹائرڈ) حمید حمیدی صاحب جو بنوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ ممبر ہیں اسی طرح تین چار اور اولمپین ہیں بوندہ صاحب ہیں سمیع اللہ صاحب ہیں ڈاکٹر غلام رسول یہ سارے جو ہیں یہ بڑے اچھے کھلاڑی تھے اور پاکستان کی انہوں نے نمائندگی کی ہے تو اس میں جناب صوبہ سرحد کی نمائندگی ہے۔ بریگیڈیر حمید صاحب اس میں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 28، سید اشتیاق اظہر صاحب۔

UTILISATION OF THE SAVER FUNDS

*28. Syed Ishtiaq Azhar: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) whether the amount of Rs. 22 crores, collected under Saver Raffle Scheme, frozen by the President, has been released, if so;

(b) whether the amount will be equitably distributed among the four provinces for the expansion of sports facilities; if not, whether the Government intends to spend the funds only for the welfare of residents of the Federal Area of Islamabad and if so, its reasons?

Mr. Muhammad Ajmal Khan Khattak : (a) In fact an amount of Rs. 223 million has been transferred to this Ministry out of the proceeds of the SAVER Raffle by the defunct SAF Games Secretariat for credit into "Funds for Development of Sports Facilities" administered by this Ministry. An amount of Rs. 110,304,697 was eventually deducted by the Income-Tax authorities leaving a balance of Rs. 112,747,745.

The amount so transferred was never frozen by the President. However, with regards to a decision taken by the Cabinet in its meeting held on 7-5-1990 for creation of a National Theatre Trust as an Autonomous Body with an endowment of Rs. 5 crores from SAVER Raffles, the President, was pleased to observe "This would not be an appropriate and valid use of SAVER Funds" and desired that the same should be brought to the notice of the Cabinet which may wish to review disposal of the SAVER Funds and finalise modalities for the operation of the fund.

A summary for the Cabinet was accordingly submitted in December, 1990 conveying the President's observations on the accounts of SAVER Raffle.

The Cabinet in its meeting held on 6-4-1991 has placed the entire income from SAVER Raffle at the disposal of Culture and Sports Division for the promotion and development of sports in the country and has directed that Culture and Sports Division may submit a proposal, in consultation with the Finance Division, on the modalities for the operation and utilisation of the SAVER Funds for the consideration/approval of the Prime Minister.

(b) No. The amount placed at the disposal of this Ministry will be spent on promotion of sports in all the provinces of the country including Federal Area based on the facilities already available and those which need to be added.

جناب چیئر مین : سپلیمنٹری۔

سید اشتیاق اظہر : میں نے بی میں پریوز کیا تھا کہ جو روپیہ بچا ہوا ہے وہ سارے

کا سارا چاروں صوبوں میں تقسیم کر دیا جائے تو اس میں انہوں نے کوئی کلیئر جواب نہیں دیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ روپیہ صرف اسلام آباد ہی میں خرچ کیا جائے گا؟ تو میں اس بارے میں معلوم کرنا چاہوں گا کہ اس بارے میں منسٹر صاحب کی کیا رائے ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان : جناب یہ پیسہ جو ہے یہ صرف اسلام آباد میں خرچ نہیں کیا جائے گا اس کو پورے پاکستان میں خرچ کیا جائے گا۔ اس کے لئے یہاں کافی ہمارے پاس میٹرل ہے اگر ممبر صاحب چاہتے ہیں تو ہم ان کو پوری فائل پڑھا دیتے ہیں

I can assure the member Sir that this will not be only spent in Islamabad. Thank you.

سید فصیح اقبال : میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کیونکہ انہوں نے جو جواب دیا ہے اس میں منسٹر صاحب کا قصور نہیں ہے۔ منسٹر صاحب ہوتے تو ان کو بتاتے۔ آخر صدر صاحب نے سیور ریفنل پر گیوں اس خواہش کا اظہار کیا اور سینٹ کی سپورٹس کمیٹی کی رپورٹ پر صدر صاحب نے یہ پیسہ فریز کیا تھا کیونکہ یہ ناجائز خرچ ہو رہا تھا۔ اس پر سینٹ کی سپورٹس کمیٹی نے باقاعدہ نوٹس لیا تھا کہ 68 کروڑ روپے جو انہوں نے جمع کئے ہیں، جس مقصد کے لئے اس کا انہوں نے اللہ تلے حساب کیا جب آڈٹ رپورٹ آئی تو پھر صدر صاحب کو یہ رپورٹ بھیجوائی گئی۔ اس پر انہوں نے یہ ایکشن لیا ورنہ صدر صاحب کا سیور ریفنل سے کیا تعلق۔ اور اسی میننگ میں بلوچستان کے veteran sportsmen کے لئے 90 لاکھ روپے میں 5 لاکھ روپے منظور ہوئے تھے جس کا اس میں ذکر نہیں ہے کیونکہ منسٹر صاحب کا یہ سبجیکٹ نہیں ہے تو میں صرف ان کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں یہ جو جواب آیا ہے یہ غیر تسلی بخش ہے اور اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ صدر صاحب نے فریز نہیں کیا۔ جب فریز نہیں کیا تو یہ سارا معاملہ کیسے آیا۔ صدر صاحب کی خواہش اس میں کیسے آئی کہ یہ پیسہ فلاں جگہ خرچ کیا جائے۔

جناب چیرمین : شکریہ جی۔

جناب انور سیف اللہ خان : جناب صدر صاحب نے یہ پیسہ فریز نہیں کیا تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ جس چیز کے لئے پچھلی حکومت اس کو استعمال کرنا چاہتی تھی اس چیز کے لئے یہ مناسب نہیں تھا کہ یہ پیسہ خرچ کیا جائے کیونکہ یہ پیسہ سپورٹس کے لئے تھا اور

پچھلی حکومت نے چاہا تھا کہ اس سے کوئی تھیٹر بنایا جائے اور اس کے لئے یہاں سے فنڈز دیئے جائیں۔ ایک اٹانومس باڈی بنائی جائے اور اس میں 5 کروڑ روپے دیا جائے صدر صاحب نے اس پر فرمایا تھا کہ

and I would like to read out his order Sir, it is just one sentence that :

“This would not be appropriate and valid use of SAVER Funds and desired that the same should be brought to the notice of the Cabinet.”

اس کے بعد جناب یہ مسئلہ پھر کیبنٹ کے پاس گیا۔ 91-4-6 کو یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس کو کلچر اور سپورٹس بورڈ کو دیا جائے۔ یہ پیسہ ان کی disposal پر رکھا جائے تاکہ وہ اس کو پورے ملک میں ڈولپمنٹ آف سپورٹس پر لگا سکیں۔

سید اشتیاق اظہر : یہ مساوی طور پر چاروں صوبوں میں تقسیم کر دیا جائے اور چاروں صوبوں کے سپورٹس بورڈ کو دے دیا جائے تو پورے ملک کو فائدہ پہنچے گا۔ ہر جگہ سپورٹس کمپلکس بنیں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد : شکریہ جناب چیئرمین! وزیر موصوف صاحب نے سیور ریفیل کے بارے میں فرمایا۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب آئی جے آئی اپوزیشن میں تھی تو یہاں پنڈی میں ایک فائوٹار ہوٹل میں کنونشن بلایا تھا جس میں یہ بحث کی گئی تھی کہ سیور ریفیل جو ہے وہ جوا ہے۔ میں وزیر موصوف سے پوچھوں گا کہ آپ کے اقتدار میں آنے کے بعد وہ کس طرح جائز قرار پایا۔

جناب چیئرمین : یہ مسئلہ کہیں عدالت میں تو نہیں ہے۔ فیصلہ ہو گیا ہے کیا فیصلہ ہوا ہے؟ کچھ آپ کو پتہ ہے؟

جناب انور سیف اللہ خان : جناب اس کے بارے میں تو مجھے پتہ نہیں ہے اگر فریش نوٹس دیں تو۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔

سید فصیح اقبال : آخری سوال۔

جناب چیئرمین : فصیح صاحب ٹائم کم رہ گیا ہے۔

سید فصیح اقبال : اس پورے جواب میں کہیں سینٹ کی ہاؤس کمیٹی کا ذکر نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ سارا کیس آیا ہے۔ کیبنٹ میں بھی گیا ہے۔ پریذیڈنٹ صاحب کے پاس بھی گیا ہے۔ آپ کی گورنمنٹ ہو یا پچھلی۔ کسی بھی گورنمنٹ نے غلط کام کیا ہو آپ پھر اس کو own کریں۔ اگر یہ غلط کام ہوا تھا تو سینٹ کی سپورٹس کمیٹی نے اس مسئلے پر نوٹس لیا، اس پر بحث کی، اس میں تمام ممبران شامل تھے اس کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ میں احتجاج کرتا ہوں کہ اس میں ہماری فٹنری آف سپورٹس کی صریحاً زیادتی ہے۔ انہوں نے ہمیشہ پارلیمنٹ کو undermine کیا ہے۔ جواب دینے میں صدر صاحب کا یہ جملہ کہ صدر صاحب کی خواہش ہے۔ بھائی! صدر صاحب کی خواہش تب ہوئی تھی کہ جب ان کو بتایا گیا کہ عوام کا پیسہ اس طرح لٹا یا جا رہا ہے۔ اور اسے اس طرح سے غلط طریقے سے خرچ نہ کیا جائے۔ اس کا جواب وہ دیتے ہیں کہ صدر صاحب کی خواہش ہے۔ یہ کابینہ میں اسی لئے گیا تھا کہ اس کا خرچہ صحیح نہیں ہو رہا تھا۔ تو اس کو own کریں کہ پچھلی حکومت نے یہ کیا تھا۔ اور آپ کی حکومت اب کیا تجویز کر رہی ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان : جناب والا! صدر صاحب بھی اسی سینٹ سے تعلق رکھتے تھے۔ ہماری یہ کوئی خواہش نہیں ہے کہ سینٹ کی کمیٹی کی رپورٹ کو اہمیت نہ دیں۔

سید فصیح اقبال : آپ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

جناب انور سیف اللہ خان : اگر ذکر نہیں کیا تو

I apologise for that in future we will certainly and we appreciate Sir, the working that the Senate Committee,

بلکہ میں تو خود اس آئینہ بل ہاؤس کا ممبر ہوں۔

And we hold the Senate and the Senate Committees in the highest regard, Sir. There is absolutely no question that we shall in future not, we will make a mention of that and if the honourable Senator wants details I can given him the details Sir, after the Questions Hours is over.

Mr. Chairman : Thank you. The time for Questions is over. The Questions and Answers will be taken as read and placed on the table of the House.

SHIFTING OF PAK PWD OFFICES FROM BALOCHISTAN TO ISLAMABAD

†*29. **Mr. Abdur Rahim Khan:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Federal Government has shifted a circle office and two Divisions of Pak. P.W.D., Balochistan zone to Islamabad ;

(b) if the answer to above 'a' be in the affirmative, whether it is correct that 115 posts have been withdrawn from Balochistan and shifted to Islamabad as a result of which 126 labourers were declared surplus, and dismissed ; and

(c) whether it is also a fact that Balochistan has suffered loss owing to this shifting if so its reasons ?

Syed Tariq Mahmood: (a) Yes.

(b) One Circle and two Divisions alongwith incumbents in position have been shifted from Balochistan to Islamabad without terminating services of any regular staff. However, 126 surplus work charged staff were retrenched due to transfer of Bolan Medical College Project to Government of Balochistan, completion of various schemes, in-sufficient funds allocated for on-going schemes and non-allocation of funds for many approved and un-budgeted schemes.

(c) This shifting was necessitated due to transfer of Bolan Medical College work from Pakistan P.W.D. to the Government of Balochistan and completion of various works.

SUPPLY OF ELECTRICITY

*30. **Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) when the electrification of Village Nirkhian, district Jhelum, was approved and the reasons for not electrifying it so far ; and

†The Question being over the remaining questions and answers were placed on the table of the House.

(b) whether the said village will be electrified during the current financial year, if not, its reasons and the time by which it would be electrified?

Jam Muhammad Yousuf: (a) The electrification of village Nirkhian, Distt. Jhelum has not been approved.

(b) It can only be electrified during the current financial year if it is recommended by any legislator.

HOUSES AND LIVES IN DANGER UNDER 11 KV

***31. Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the electric lines from Boys High School to the Health Centre, Tarlai Kalan, District Islamabad pass over some of the houses thereby posing a threat to the lives and properties of the residents; and

(b) if so, is there any proposal to change the installation of poles to save the houses, and the time by which it would be done, if no, the reasons thereof?

Jam Muhammad Yousuf: (a) Yes.

(b) The houses constructed under the 11 KV line are not under any planned scheme which is in contravention of the C.D.A. Master Plan. The line can be shifted at the request of the concerned affectees if cost of the shifting is deposited by effectees. The estimated cost of shifting of 11 KV line is approximately Rs. 6.00 lacs.

NATIONAL POLICY ON ENVIRONMENTAL PROTECTION

***32. Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir:** Will the Minister for Environment and Urban Affairs be pleased to state whether any policy for the protection of our environment is being framed?

Mr. Anwar Saifullah Khan: Yes. The draft National Policy on Environmental Protection and Improvement has been prepared which will shortly be submitted to the Cabinet for approval.

**PLOT OWNED BY O.G.D.C. FOR ITS OFFICE IN
ISLAMABAD**

***33. Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that the Oil and Gas Development Corporation bought a plot of land measuring 2000 sq. yds. in Blue Area of Islamabad in 1964 for the construction of its office building but the building in question has not yet been built on the said plot, if so, its reasons, and the time by which it will be built ?

Ch. Nisar Ali Khan: Yes. Possession was given to OGDC in 1975. Construction of the building has been delayed because :

- (a) The head office of OGDC was shifted from Karachi to Islamabad in January, 1983;
- (b) The first priority for investment of funds was in exploration.
- (c) The building is now planned to be constructed over the next three years.

TERMINATION OF OFFICERS OF S.N.G.P.L.

***34. Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the reasons and justifications for sudden termination of service, without any show cause or assigning any reasons, of 40 Officers/Engineers of Sui Northern Gas Company Limited serving in the interior of Sindh and Balochistan, who had completed 2 years training, thereafter passed the written tests as well and the Company had granted increments in their salaries w.e.f. 1st July, 1991?

Ch. Nisar Ali Khan: Sui Northern Gas Company Limited has terminated services of 40 Officers/Engineers serving in Sindh/ Balochistan.

RECRUITMENT IN WAPDA DURING THE PERIOD OF BAN

***35. Qazi Hussain Ahmed:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that many persons have been recruited in WAPDA during the period of ban on fresh appointments, if so, its reasons ?

Jam Muhammad Yousuf: 400 officers of Grade-16 and above were recruited by WAPDA during the period from 7-8-1990 to 30.9.1991 which was in contravention of the Government's orders imposing ban on fresh recruitment. Disciplinary action is therefore being taken against the officers concerned.

PENDING APPLICATIONS FOR GAS CONNECTIONS

***36. Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of applications pending for Sui Gas connections, for Madina Colony, Shad Bagh, Lahore for which the amount of demand notice have been paid, indicating also the names of such applicants; and

(b) the time by which these connections will be provided ?

Ch. Nisar Ali Khan: Collecting information about the pending applications and time-table for providing connections would take about four weeks.

DETAILS ABOUT CHASHMA POWER PROJECT

***37. Syed Abbas Shah:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the date of commencement, total number of technical and non-technical employees, annual budget and present position of Chashma Power Project ?

Jam Muhammad Yousuf: The date of commencement/commissioning of first unit of Power House is in June, 1996 and of all 8 units in December, 1996. Total number of employees during construction shall be 799 technical and 1981 non-technical persons for 51 months. During operation the number of employees shall be 294 technical and 171 non-technical persons. Annual budget for the year 1991-92 is Rs. 100 million.

Tenders for civil works of the project have been floated on 16th October, 1991 and are scheduled to be received by January 20, 1992. Tenders for EM-1 and EM-2 (electrical) works are expected to be floated in November, 1991.

CRITERIA FOR ELECTRIFICATION IN SINDH

***38. Syed Zulfiqar Ali Shah Jamot:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the distance of main 1100 K.W. line from villages Muhammad Bachal Kalhoro, Muhallah Ali Bakhsh Kalhoro and Mehra Garhejo, Tehsil Ghotki, District Sukkar;

(b) the criteria laid down for village electrification in Sindh; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to electrify the said villages, if so, when?

Jam Muhammad Yousuf: (a) The distance of main 11 KV Line is as under:—

- | | | |
|----------------------------------|---|---------|
| (i) Muhammad Bachal Kalhoro | = | 0.22 KM |
| (ii) Muhallah Ali Bakhsh Kalhoro | = | 0.33 KM |
| (iii) Mehra Garhejo | = | 0.22 KM |

(b) The criteria for electrification in Sindh is at Annex-A.

(b) These villages have not yet been approved for electrification under any scheme.

Annexure-'A'

CRITERIA FOR RURAL ELECTRIFICATION

1. Punjab and Sindh

The criteria for electrification of villages and settlement of Punjab and Sindh provinces is as follows:—

(a) All those mauzas/dehs having population equal to or more than 200 and which are within a distance of 6 Km from existing 11 KV lines will be selected for electrification.

(b) The priority for the selection of mauzas/dehs will be fixed in the order of population to distance ratio, mauzas/dehs with

a higher population to distance ratio, to be placed higher amongst the merit list of candidate mauzas/dehs for electrification.

(c) Any settlement within a distance of 1 Km from the proposed 11 KV line to the selected mauza/deh and having population of 200 or more shall automatically become eligible for electrification with the same priority as the selected mauza/deh.

(d) The left over settlements of the electrified mauzas/dehs within a distance of 1 Km from the existing 11 KV line and having population of 200 or more shall be eligible for electrification according to the ranking list based on their population to distance ratio.

Note: In case of the Thar area of the Province of Sindh all those mouzas/dehs which are situated within a distance of 10 kms from the existing 11 KV line and having a minimum population of 100 will be eligible for electrification.

2. NWFP and Balochistan

The criteria for electrification of mauzas/dehs and settlements of NWFP and Balochistan Provinces will also be based on population to distance ratio, erot.

Any settlement within a distance of 1 Km from the proposed 11 KV line to the selected mauza/deh shall automatically become eligible for electrification with the same priority rating as the selected mauza/deh.

The left over settlements of the electrified mauzas/dehs within a distance of 1 Km from existing 11 KV line shall be eligible for electrification according to the ranking list based on their population to distance ratio.

Note : In case of Balochistan Province all those mouzas/dehs which are situated within a distance of 10 Kms from the existing 11 KV line and having a minimum population of 100 will be eligible for electrification.

SUI GAS CONNECTIONS

36. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) The number of applications pending for Sui Gas connections, for Madina Colony, Shad Bagh, Lahore for which the amount of demand notices have been paid, indicating also the names of such applicants; and

(b) The time by which these connections will be provided?

Minister for Petroleum and Natural Resources: (a) Seven, from the following:—

1. Mr. Mukhtar Ahmed.
2. Mr. Mohammad Yousaf.
3. Mr. Mohammad Ibrahim.
4. Mr. Inayat Ali.
5. Mst. Gulzar Begum.
6. Mr. Javed Iqbal.
7. Mr. Manzoor Ahmed.

(b) By 31st December, 1991.

FERTILIZERS

240. ***Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that the ex-mill rate including transport fare charges of different fertilizers such as Ammonium Nitrate, Ammonium Sulphate, Supper Phosphate and Urea is Rs. 83, Rs. 87 and Rs. 110 respectively but are sold in the open Market at the rate of Rs. 140, Rs. 110 and Rs. 130 respectively;

(b) Whether it is also a fact that there is usually a general shortage of these fertilizers in the open Market; and

(c) The steps taken by the Government to raise the production of these fertilizers and check adulteration to ensure the regular supply of the products to the market?

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik: (a) The *ex-mill* rates of different type of fertilizer are as under:—

(Rs/bag)

1. Calcium Ammonium Nitrate (CAN).	99.00
2. Ammonium Sulphate (AS).	87.00
3. SSP 18% Powder.	78.00
4. SSP 18% Granular.	93.00
5. SSP 16% Granular.	85.00
6. Urea.	185.00—195.00

(b) There is no shortage in so far as the overall availability position in each province is concerned. However, pocket shortages can take place due to local mal-distribution.

(c) The Government is encouraging setting up of new/expansion of existing units in the private sector. FFC, Engro Chemicals and Dawood Chemicals are in the process of doubling their existing Urea production by January, 1993, mid-1993 and end-1993, respectively, which would add 1.4 million tonnes to existing production of about 2.1 million tonnes and would more than meet the local demand. However, the outlook so far in respect of Phosphatic and Potassic fertilizers' local production is not very encouraging, although the Government is actively encouraging every type of industrial activity under its de-regulation policy to encourage private enterprise.

As regards adulteration of fertilizers, it is for the respective provincial governments to take effective steps.

LAKHRA COAL DEVELOPMENT COMPANY

262. ***Mr. Aijaz Ali Jatoi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state that:

(a) whether it is a fact that the Selection Committee selected a person for the post of Managing Director/Chief Executive for Lakhra

Coal Development Company but the Chairman Lakhra Coal Development Company/Water and Power Development Authority did not approve the selection, if so, its reasons;

(b) whether it is a fact that tenders to develop Lakhra Coal were called on Turn Key Basis, but now bids are being accepted on supplier's credit basis; and

(c) whether it is also a fact that job of Designing, Supervision and Machinery and Equipment manufacturing is being assigned to single SKOADA EXPORT Company?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) A committee constituted by the Lakhra Coal Development Company's Board of Directors recommended two candidates out of the applicants who had applied in response to advertisement. The Board did not find either of them up to the mark.

(b) No.

(c) No.

POINT OF ORDER: RE: ARREST OF A PRESS REPORTER

سید فصیح اقبال: پوائنٹ آف آرڈر، چونکہ یہاں وزیر اطلاعات موجود نہیں ہیں لیکن یہ ایک بہت سیریس مسئلہ ہے کہ سکھر میں فرنٹیئر پوسٹ کے رپورٹر کو گرفتار کیا گیا ہے بغیر کسی وجہ کے بتائے۔ چونکہ ابھی تک یہاں فیڈرل لاء ہے۔ کوئی صوبائی قانون نہیں ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس ملک میں پولیس کے ساتھ جو ناروا سلوک ہو رہا ہے اور اس سلسلے میں حکومت کی خاموشی جو ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس کی اہمیت نہیں سمجھ رہے ہیں کہ جس طرح سے آج لوگوں کے دفاتر پر حملے ہو رہے ہیں ان کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ دفاتر کی توڑ پھوڑ ہو رہی ہے۔ اس پر حکومت نے کوئی واضح بیان نہیں دیا۔ میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ابھی جو ”فرنٹیئر پوسٹ“ اور ”نوائے وقت“ کے دفاتر پر حملہ ہوا ہے، اس کا نوٹس لیا جائے۔ میرا چونکہ اس پولیس کے حلقہ سے تعلق ہے، میرا بھی پولیس ہے۔ اس لئے میرا فرض بنتا ہے کہ میں اس کے بارے میں آپ کی توجہ مبذول کراؤں۔ قواعد کے مطابق میں نے نوٹس دے دیا ہے۔ یہ تو قواعد و ضوابط کے تحت ہی آئے گا۔

اس وقت وزیر صاحب نہیں ہیں اس لئے آپ کی توسط سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کوئی ڈائریکٹو جاری کریں تاکہ آئندہ اس قسم کے حالات پیدا نہ ہوں اور اس طرح کا صحافیوں کے ساتھ ناروا سلوک روا نہ رکھا جائے۔ جناب والا! اس وقت آپ کے تمام جمہوری ادارے خطرے میں پڑ گئے ہیں۔ اگر اس ملک میں جمہوریت چلنی ہے تو اس ملک میں پریس کی آزادی کا پورا خیال رکھا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ متعلقہ وزیر اس کانٹریکٹ لیں گے اور اس پر مناسب کارروائی کریں گے۔

قبل اس کے کہ میں فلور مولانا صاحب کو دوں میں پہلے رخصت کی درخواستیں پڑھ دوں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: سید عبداللہ شاہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3 اور 4 نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد حمید الدین سیالوی صاحب نے بوجہ مجبوری مورخہ 3 نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد صاحب آج کل لندن میں ہیں، بیمار ہیں، انہوں نے 3 تا 9 نومبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: قاضی حسین احمد پہلے سے طے شدہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3 سے 8 نومبر تک کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے، اس لئے انہوں نے ان دنوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب محمد طارق چوہدری صاحب مورخہ 3 نومبر سے 5 نومبر تک ایوان میں حاضر نہیں ہو سکیں گے۔ انہوں نے ان دنوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Hasan A. Shaikh : Qazi Hussain Ahmad has said in his leave application that he had other fixed appointments therefore, he has not been able to come to the House. Does he attach that much importance to other matters other than Senate.

Mr. Chairman : That is upto him.

باقی اطلاعاً عرض ہے کہ چوہدری ثار علی خان صاحب سرکاری دورے پر باہر گئے ہوئے ہیں وہ ایوان میں اس دوران حاضر نہیں ہو سکیں گے۔ صدیق خان کاجو صاحب کولمبو تشریف لے گئے ہیں۔ وہ بھی اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکیں گے۔ جام معشوق علی صاحب اچانک مصروفیات کی وجہ سے 3 تا 7 نومبر تک اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکیں گے۔ شاہد مہدی نسیم صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان کے کزن کا انتقال ہو گیا ہے اس لئے وہ تین اور چار نومبر کو ایوان میں حاضر نہیں ہو سکیں گے۔

سید تنسیم نواز گردیزی : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین : پہلے مولانا سمیع الحق کی باری ہے۔

سید تنسیم نواز گردیزی : جناب میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ماشاء اللہ سینٹ میں وزرا کی حاضری اتنی ہے کہ وزیروں کی کوئی سیٹ خالی نہیں ہے، اس لئے میں اپنے چیمبر میں بیٹھا ہوں اگر ضرورت ہوئی تو حاضر ہو جاؤں گا۔

جناب چیئرمین : وہ سیٹ خالی ہے، آپ اس پر بیٹھ جائیں۔ جب کوئی وزیر اٹھے گا تو پھر اس کی جگہ پر بیٹھ جائیں۔ جی جناب مولانا سمیع الحق صاحب ! آپ کچھ کہنا چاہ رہے

تھے۔

POINT OF ORDER RE: SCANDALOUS REPORTING
ABOUT AN HONOURABLE MEMBER IN THE PRESS

مولانا سمیع الحق: جناب والا! میں کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ محترم چیئرمین صاحب! اس ایوان کے ایک ممبر کی حیثیت سے، جو ایک بڑا معزز ایوان ہے، عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی عزت، تمام اراکین کی عزت ایک ہے۔ خواہ یہ اراکین اپوزیشن کے ہوں خواہ وہ حزب اقتدار سے تعلق رکھتے ہوں۔ بحیثیت ایک مسلمان کے اور بحیثیت ایک پاکستانی شہری کے، مجھے یہ حق ہے کہ میں ایک اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں کہ کن کن ذرائع سے، جہاں اور جس وقت چاہے، جس کو جی چاہے جس طرح چاہے، کردار کشی کر لے۔ یہ صرف میرا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ سینٹ کے ہر ممبر کے ساتھ، حکومت کے ہر رکن کے ساتھ اور خدانہ کرے جناب چیئرمین! آپ کے ساتھ، وزیر اعظم کے ساتھ یہ واقعہ پیش آ سکتا ہے۔

میرا مسئلہ اس لئے بڑا نازک ہے کہ میں صرف اس ہاؤس کا ممبر ہی نہیں ہوں بلکہ ایک مذہبی جماعت کا سربراہ ہوں۔ صرف ایک مذہبی جماعت کا ہی نہیں بلکہ ملک کی سب دینی قوتیں الحمد للہ اپنا سپاہی مجھے سمجھ رہی ہیں۔ حضرت مولانا عبدالستار نیازی یہاں موجود ہیں۔ مولانا حافظ حسین احمد یہاں موجود ہیں۔ قاضی حسین احمد صاحب یہاں موجود ہیں۔ ہمارے پیر سیالوی شریف یہاں موجود ہیں۔ میرے یہ تمام ممبران جنہوں نے متفقہ طور پر میرے شریعت بل کی تائید کی تھی، یہاں موجود ہیں۔ یہ بل یہ تھا کہ اس ملک میں شریعت کی بالادستی ہو، اور یہاں شریعت بل نافذ ہو جائے۔ یہ نعرہ جب اٹھا تو بدی کی بڑی قوتیں ایک ہو گئیں۔ جب ہم آٹھ نو سال یہ جنگ لڑتے رہے اس دوران ہمیں اس کا زسے باز رکھنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا گیا۔ جو لوگ نہیں چاہتے کہ اس ملک میں انقلاب آئے، تبدیلی آئے اور شریعت عملاً نافذ ہو اور جو آزاد روی چاہتے ہیں، جو فحاشی کے دلدہا ہیں، جو بلیک میلنگ کے دلدہا ہیں، وہ نہیں چاہتے ہیں کہ یہاں کوئی اچھی تبدیلی آئے۔ ان آٹھ سالوں میں مجھے ہر طریقے سے اس راستہ پر چلنے سے روکنے کی کوشش کی گئی۔ مجھے مسلسل ڈرایا گیا، دھمکایا گیا، مجھے قتل کرنے کی دھمکیاں دی گئیں۔ مجھے ہر وقت سکیڈلوں میں ملوث کرنے کی باتیں کی گئیں۔ لیکن میں اللہ کے بھروسہ پر اس مشن سے دستبردار نہیں ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت مولانا عبدالستار نیازی اور سارے دیگر لوگوں نے مجھے اپنا ایک

سپاہی سمجھ کر اس میدان میں کھڑا کیا۔ مگر اچانک ایک خاتون کے ذریعہ ایک سکیئنڈل باہر لایا جا رہا ہے۔ آپ اس ادارے کے محافظ ہیں۔ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے کہ مسلمانوں کی جان اور مال، عزت اور آبرو محترم ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری خطبے میں بھی فرمایا ہے کہ تمہاری جان اور آبرو ایسی محترم اور مقدم ہے جیسے میدان عرفات ہے، جیسے عرفہ کا دن، جیسے بیت الحرام۔ لیکن یہاں جس وقت جو چاہے کہہ دیتا ہے۔ آخر کوئی بنیاد ہوتی ہے۔ اس چیز کی legal بنیاد کیا ہے کہ جس عورت سے جو چاہے کھلوا سکتا ہے۔ کیا میں ایک ہزار روپیہ دے کر کسی چوراہے میں کسی فاحشہ عورت سے جو جی چاہے نہیں کھلوا سکتا ہوں؟

آخر وہ بات عدالت میں نہیں جاتی اور کسی طریقے سے لیک ہو جاتی ہے، ایک رپورٹر کو بھی ساتھ لے جاؤں۔ دوسرے دن یہ سب کچھ شہ سرخیوں کے ساتھ اخبارات میں آجائے۔ جس کی کوئی بنیاد نہ ہو۔ کوئی شخص بھی اس طرح کا سکیئنڈل کھڑا کر کے کسی کی ساری شخصیت، ساری سیاست، ساری زندگی، ساری جدوجہد داؤ پر لگا سکتا ہے۔ میرے ذریعہ سے تو ان تمام دینی قوتوں کو ڈاج کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو اس میں تبدیلی کیلئے کوشاں ہیں۔ یہ ان لوگوں کی طرف سے ہے جو نہیں چاہتے ہیں کہ تبدیلی آئے۔ اس طرح کے واقعات کے خلاف اگر آپ ہماری حفاظت نہیں کریں گے، حکومت نہیں کرے گی، اور وہ مزے لیتی رہے گی، آئی جے آئی کے نائب صدر کے بارے میں ایک سکیئنڈل اٹھتا ہے اور اس پر سارے ادارے خاموش ہیں اور اخبارات جو چاہتے ہیں اچھالتے ہیں، اخبارات کو یہ احساس نہیں ہے کہ ان کی بھی مائیں ہیں، بہنیں ہیں۔ اخبارات کے بارے میں ہمارے بھائی فصیح اقبال صاحب کہتے ہیں کہ ان کو تحفظ دیا جائے۔ میں کہتا ہوں کہ اخبارات سے قوم کو تحفظ نہیں دیا جا رہا ہے، اخبارات جس وقت چاہیں، جس شخصیت، جس وزیر، جس ممبر، جس عالم کو چاہیں ذلیل و خوار کر دیں۔ ان کے لئے کوئی قانون نہیں ہے، کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔

جہاں تک میرے cause کا تعلق ہے، جہاں تک میری جدوجہد کا تعلق ہے، خدا وحدہ لا شریک کی قسم کہ پچاس ہزار عورتیں بھی بکواس کر لیں۔ اس سینٹ میں آجائیں گیلری میں بیٹھ جائیں، میرے بارے میں کہیں کہ یہ ایسا ہے۔ ایسا ہے۔ عدالتوں میں

چلی جائیں۔ خدا کی قسم، میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے اور نہ مجھے اس مشن سے روکا جاسکتا ہے۔ فاحشہ عورتوں سے جو چاہے سب کچھ کھلواسکتا ہے۔ آخر کس طرح وہ باتیں leak ہو جاتی ہیں۔ ایک بات پولیس کے پاس پہنچ جاتی ہے اور پھر وہاں سے باہر جاتی ہے اور پھر پھیلتی ہے۔ آپ اس ادارے کے سربراہ ہیں آپ اس کی تحقیق کروائیں، عدالتوں سے کروائیں، ٹریبونل بنوائیں اور کون کون اس سازش میں شریک ہیں ان کو ظاہر کریں۔ میں گناہگار انسان ہوں میں فرشتہ نہیں ہوں گناہوں کا مجسمہ ہوں لیکن اس طرح بے بنیاد ایک پٹی پڑھوا کر کسی سے بھی سب کچھ کروایا جاسکتا ہے۔ اس طرح ہمارے کاز کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ ہماری جدوجہد اور تیز ہوگی۔ ہمارا اولولہ اور بلند ہوگا۔ میں اپنی جان بھی اللہ کی راہ میں قربان کرنے کو تیار ہوں۔ یہ ہزاروں لاکھوں سکیئنڈل میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ لے آؤ چیئرمین صاحب ان فاحشہ عورتوں کو سینٹ میں اور بیان دلوا دو۔ میری صحت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ خدا را کوئی نظام بنائیے کس طرح بیٹھے بیٹھے راتوں رات خواب و خیال میں بھی نہ ہو جس شخصیت کے بارے میں چاہے سکیئنڈل کھڑے کر دیئے جاتے ہیں۔

میں چار پانچ سال سے لڑ رہا ہوں میرے بارے میں کوئی مالیاتی سکیئنڈل نہیں ملا کسی کو، کوئی پرمٹ میں نے نہیں لیا، کوئی قرض نہیں لیا، کوئی ایجنسی نہیں لی میں نے۔ ساری حکومتوں سے جنگ لڑی اور سارے میرے پاؤں پر سر ٹیکتے رہے۔ میں نے ایک ایجنسی تک نہیں لی۔ میں اسی طرح فقیر ہوں جس طرح پہلے دن تھا۔ اب جب سب کچھ کھنگلا گیا، 20 مہینوں میں کچھ نہیں نکل سکا اور میں میدان جنگ میں جنگ لڑتا رہا۔

آپ خدا را اس معاملے میں ہمیں تحفظ دیں۔ ہماری عزتیں ہیں، ہماری بیویاں ہیں، ہمارے بچے ہیں، ہمارے رشتے دار ہیں اور یہ میرا غم نہیں ہے میری ساری دینی قوتوں کو ڈاج کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ لوگ ذلیل ہیں کہ دین کا نام لیتے ہیں۔ بدی کی قوتوں نے مل کر ایک ملی بھگت بنائی کہ یہ شریعت بل سے دستبردار ہو جائیں۔ شریعت کی مہم چھوڑ دیں۔ اس طرح دینی قوتوں کو ڈاج نہیں کیا جاسکتا۔ اس ملک کے مقدر میں اسلام ہے اسلام، میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ خدا را ایکشن لیں۔

جناب چیئر مین : شکریہ مولانا صاحب۔ ہم سب کی اور پوری قوم کی یہ خواہش ہو گی کہ کسی آدمی کے بارے میں بھی کچھ چھاپنے سے پہلے کوئی تحقیق کر لی جائے تاکہ اگر غلط ہے تو اس کے بارے میں اس کی عزت اور آبرو قائم رہے کیونکہ ایک چیز بغیر تحقیق کے آنے سے عزت اور آبرو ختم ہو جاتی ہے بعد میں وہ سالوں سال لگا رہے وہ بحال نہیں ہوتی۔ تو احتیاط کی بہت ضرورت ہے اس چیز میں۔ جی جناب گچکی صاحب !

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! میں نے اس سلسلے میں ایک تحریک

التواؤدی ہے.....

مولانا سمیع الحق : جناب چیئر مین ! اس بارے میں اتنی بات کافی نہیں ہے۔ انشاء اللہ آپ باقی اس بارے میں ہر ممکن اقدام کریں گے۔ کسی نتیجہ اور مشورہ پر پہنچیں گے، میں قانونی چارہ جوئی کے لئے اپنا حق محفوظ رکھتا ہوں اور آپ میری اس سلسلے میں رہنمائی کریں گے۔ جہاں چاہیں آپ اس کی تحقیقات کروائیں۔ مجھ پر شرعی حد جاری کروائیں اگر ثابت ہوتا ہے اگر نہیں تو پھر ان ظالموں پر حد قذف جاری کرنا ہو گا۔

جناب چیئر مین : وزیر داخلہ یہاں بیٹھے ہیں وہ اس چیز کا نوٹس لیں گے۔ میرے خیال میں مناسب کارروائی کریں گے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ جناب والا ! اسی سلسلے میں ایک تحریک التوا ہے جو ابھی مولانا صاحب نے فرمایا، میں سمجھتا ہوں یہ بڑی زیادتی ہے کہ اس قسم کا کیچڑ اچھالا جائے، اس میں بلوچستان کا ایک منسٹر بھی involve ہے۔ کوئی مذہبی سکالر ہے وہ بھی ملوث ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اس قسم کی تحریک التوا کو لیا جائے.....

جناب چیئر مین : جی مناسب وقت پہ اس کو لیا جائے گا۔ جی مولانا ستار خان نیازی صاحب !

جناب مولانا عبدالستار خان نیازی : جناب والا ! جس طرح مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا ہے اس میں حکومت کا کوئی دخل نہیں ہے۔ اس پلید فاحشہ عورت کے کہنے پر اخبارات نے لکھا ہے، ان کے لئے نا واجب تھا کوئی بکواس کرے، کسی سے متعلق کرے اور لکھ دے، اخبار اچھا لے دے۔ یہ ہمارے پریس کو چاہیئے کہ اس قسم کی بات میں احتیاط

کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت کی جانب سے کوئی بات ہو تو میں پہلا آدمی ہوں گا جو مولانا کی تائید میں کھڑا ہوں گا۔

PRIVILEGE MOTIONS

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ پریوج موشن نمبر 2 جناب شہزاد گلا صاحب۔

(I) RE: FAILURE OF T&T AUTHORITIES TO INSTALL
TELEPHONE CONNECTIONS RECOMMENDED BY THE
MEMBER OUT OF HIS PERSONAL QUOTA

Mr. Shahzad Gul: Sir, I beg to move a motion in respect of specific matter involving the breach of my privilege, to be discussed by the House and to take an appropriate action in this connection, that the Telephone Department in Mardan, without any reasonable cause and without informing me of the reasons for not giving new telephone connection, has not given a single new telephone connection on the application forms recommended by me out of my quota as Senator, since March 1991 till today. Although according to the instructions it is obligatory on the department to give new telephone connection on such applications within a reasonable time of 15 days with information to the Senator and thus they have committed the breach of my privilege.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Opposed.

جناب چیئرمین: مزید آپ اس کی وضاحت کرنا چاہیں گے۔

جناب شہزاد گل: جناب والا! جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں مارچ 91ء میں ہمیں جو ماہانہ کوٹہ دیا گیا تھا وہ ہم نے recommend کئے ہیں لیکن جس وقت میں یہ پریوج موشن دے رہا تھا اس وقت تک ایک بھی ٹیلیفون کنکشن نہیں لگا تھا.....

جناب چیئرمین: اب مل گئے ہیں.....

جناب شہزاد گل: ابھی تو پتہ چلے گا کہ ملے ہیں کہ نہیں ملے کیونکہ لوگ میرے

پاس شکایت لے کر آتے تھے کہ آپ نے تو recommend کیا ہے لیکن کنکشن نہیں دے رہے ہیں۔ تو ایسی صورت حال جو بھی ہے اس کے لئے بارے میں منسٹر صاحب بتائیں کہ کیا وجہ ہے یا کیا حالات ہیں؟

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ مردان، جس سے میں بھی تعلق رکھتا ہوں اور میرا ہوم ٹاؤن ہے اور وہاں پہ جیسے انہوں نے فرمایا کہ ان کو جتنا صوابدیدی کوٹہ دیا گیا تھا وہ تمام کے تمام کنکشن اب تک نہیں لگ سکے۔ میں اس ضمن میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی intentionally نہیں ہوا۔ صرف مردان میں نہیں، پورے پاکستان میں اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ exchanges جو ہیں وہ choke ہو چکے ہیں full to the capacity، طریقہ کار کے مطابق تو 85% یا 90% سے زیادہ کنکشن نہیں دینے چاہئیں تھے۔ لیکن جیسے ڈیمانڈ بڑھ رہی ہے تو بعض ایکسیج ایسے ہیں کہ 99% Choke ہو چکے ہیں اس میں مردان ایکسیج بھی ہے۔ وہاں پر digital exchange بھی ہے جس کی Capacity ہے 3130، اور وہاں پر ای ایم ڈی ایکسیج ہے جو پرانا سسٹم ہے ہزار اس کی Capacity ہے اور اس پر جو ٹول ورکنگ کنکشن ہیں وہ تقریباً 4036 ہیں جبکہ 4130 کی گنجائش ہے۔ اس طرح اگر اس کو زیادہ overload کیا جائے..... پچھلی دفعہ یہی مردان کا exchange ایک دفعہ اپنی disc جلا چکا ہے due to overloading آنے والی اے ڈی پی میں جو کہ دسمبر 92ء تک پلان کی گئی ہے اور جیسے پی ٹی سی میں missive expansion ہو رہی ہے، مردان کو بھی تقریباً 2 ہزار لائنوں کا ایکسیج منظور ہو چکا ہے اور انشاء اللہ آنے والے مہینوں میں توقع ہے کہ لگ جائے گا اور جیسے ہی وہ لگ جائے گا تو ان کی اور عام لوگوں کی شکایتیں رفع کی جائیں گی۔ اس وقت بھی فاضل سینٹر صاحب نے صوابدیدی کوٹے میں کچھ کیس recommend کئے ہیں جن میں سے جون 81ء تک ان کے 12 لگ چکے ہیں آٹھ pending ہیں کوشش کی جا رہی ہے جب تک expansion نہ ہو اور یہ نیا دو ہزار لائنوں کا ایکسیج وہاں نہ لگ جائے اس وقت تک کسی سینئر یا ایم این اے یا ایم پی اے یا منسٹر کمیونی کیشن یا چیف منسٹر کا صوابدیدی کوٹہ جو ہے وہ نہیں لگ سکے گا۔ جب تک یہ اضافہ نہ ہو سکے۔

جناب چیئرمین : دیکھیں ناں ! جہاں کہیں اس قسم کی مجبوری ہے کہ گنجائش نہیں ہے overloading ہے۔ وہ بات سمجھ میں آتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جہاں یہ ممبر سینٹ یا ممبر قومی اسمبلی، کسی ٹیلیفون کے بارے میں آپ کے محکمے کو لکھتا ہے اور محکمہ کوئی مجبوری محسوس کرتا ہے ان کا فرض ہے کہ اس ممبر کو اطلاع دیں کیونکہ ممبر کے پاس وہ لوگ آتے ہیں جن کو کوٹہ دیا ہوتا ہے، پوچھتے ہیں۔ تو ان کے پاس کوئی جواب ہونا چاہیئے کہ یہ وجہ ہے۔ اگر آپ کی وجہ غلط ہوگی تو پھر وہ اس کو دیکھ سکیں گے کہ غلط ہے یا صحیح ہے۔ لیکن یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ ان کی درخواستیں لے کر ان کی سفارشات لے کر بیٹھ جائیں اور کوئی پتہ ہی نہ ہو ممبر کو کہ کیا ہو رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کی مجبوری بجا طور پر جائز ہے اگر گنجائش نہیں ہے تو اس کی بات سمجھ میں آتی ہے لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتی کہ ممبر کو اطلاع نہ دی جائے کہ وجہ کیا ہے ؟

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا ! آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی ویسے آپ کو اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پچھلے دس دن سے ایک پالیسی adopt کی گئی ہے جس کی رو سے ہر ایک ٹیلیفون ریجن میں ایک سیل کھول دیا گیا ہے اور سینئر صاحبان کی سفارشات آتی ہیں آؤٹ آف ٹرن۔ ان کے صوابدید کو لے کے علاوہ سینئر ایم این ایز کے جس کے بھی آتے ہیں یا وزراء صاحبان کے duly recommended or sanctioned بھیج دیئے جاتے ہیں اگر اس ایکٹیوٹیج میں جگہ نہ ہو تو اب طریقہ یہ طے کیا ہے کہ جو متعلقہ درخواست کنندہ ہے اس کو ایک کاپی جن سینئر صاحب یا ایم این اے نے اس کو recommend کیا ہے اس کو ایک کاپی اور ایک کاپی منسٹری کو اور ایک کاپی وہاں رہے گی۔ باقاعدہ اطلاع دی جائے گی کہ اگر لگ رہا ہے نوٹنگ جائے گا اگر نہیں لگ سکتا تو اس کی وجوہات اس میں بیان کی جائیں گی۔

جناب چیئرمین : تو شہزاد گل صاحب آپ کو کوئی اطلاع دی گئی ہے اس کے بارے میں کہ یہ آٹھ کیوں نہیں لگے۔

جناب شہزاد گل : جناب والا ! ابھی تک تو کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی کہ کیوں نہیں لگے ہیں لیکن اب in the light of the statement made and assurance given by

the Minister of State for Communications on the floor of the House that an early action will be taken and the reasons of not installing the telephone connection will be communicated to me or any other Senator or MNA. So, on this assurance I don't press my privilege motion.

جناب چیئرمین: ناٹ پریسڈنٹ تو مہربانی کر کے یہ خیال رکھیں اور ہدایات جاری کر دیں کہ آئندہ کسی بھی سینٹر کا یا ایم این اے کا کسی وجہ سے ٹیلیفون نہیں لگایا جاسکتا تو ان کو اطلاع ضرور دی جائے تاکہ وہ اس کی جو وجوہات ہیں ان کو دیکھ سکیں کہ آیا وہ جائز ہیں یا نہیں۔

Mr. Hassan A. Shaikh: I would like to inform this House that first there were three connections allowed to a Member later on they were increased to five. Then we received an intimation that they are increased to seven. Could this have been done if the position was as the Minister is explaining on the floor of the House? There is something wrong somewhere.

Mr. Chairman: I think, Shaikh Sahib that this must be the position in respect of some exchanges. This may not be the position all over Pakistan. What he is saying is that in respect of some areas.....

Mr. Hassan A. Shaikh: They are giving us. There are two cases which I have brought to the notice of the Minister once, not this gentleman, Sir, the other Minister. I recommended one person for a telephone connection and I was told, technically that it is not possible to give that connection. Then, he once rang me up and told that a connection has been given to the next man, a new fresh telephone.

جناب چیئرمین: یہ اس لئے میں نے کہا ہے کہ اگر آپ کو اطلاع مل جائے۔ اگر

آپ تحقیق کے بعد محسوس کریں کہ انہوں نے آپ کو غلط گراؤنڈز فراہم کی ہیں than you can take action on it. But I think the statement of the Minister what he is saying is that in respect of some exchanges there is a problem and in respect of other exchanges there may be no problem in big cities. So, I think as a matter of practice, as a matter of rule, in future, I would expect the Minister to inform the honourable Senator or the Member of the National Assembly, as the case may be, of the reasons as to why a particular recommendation cannot be implemented.

Mr. Hassan A. Shaikh: Sir, the same thing would be about the PCOs.

Mr. Chairman: Same thing about PCOs, correct.

حافظ حسین احمد: جناب والا! میں اس میں گزارش کروں گا.....
جناب چیئرمین: دیکھیں! تحریک استحقاق میں جو محرک ہوتا ہے اسی کی بات ہوتی ہے اور انہوں نے پریس نہیں کیا۔

حافظ حسین احمد: جناب والا! میں نے اس میں تحریک استحقاق دی ہے لیکن سوال جس طرح وزیر صاحب فرما رہے ہیں وہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ پچھلی دفعہ بھی ہم نے ایک تحریک استحقاق دی تھی۔ سوال یہ ہے کہ اگر ہمارا سینٹرز کا استحقاق بنتا ہے اور اس کے بعد ہم وہ دے دیتے ہیں اور پچھلے سال نومبر کے ابھی تک ٹیلیفون نہیں لگے ہیں۔ جب یہاں ہم نے تحریک استحقاق دے دی تو انہوں نے کہا کہ جی جگہ نہیں ہے اور بیس ہزار روپے جب اسی شخص نے جمع کرائے تو ایک دن کے اندر اسے ٹیلیفون ملا۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر بیس ہزار روپے جمع کرنے سے ان کا استحقاق بنتا ہے تو پھر ہمیں کس چیز کا استحقاق ملا۔

دوسری بات میں گزارش کروں کہ اس کے بعد جب یہ تحریک استحقاق یہاں آئی اور میں نے بات کی تو انہوں نے وہاں پر ڈیمانڈ نوٹس جاری کئے اور پیسے جمع ہو چکے ہیں۔ اس کے باوجود میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر وہاں کنکشن نہیں ہے، کیبل نہیں ہے تو ٹی اینڈ ٹی والے ڈیمانڈ نوٹس کیوں جاری کرتے ہیں اور جب وہ پیسے جمع کرادیئے گئے تو اس کے باوجود آج تک ٹیلیفون نہیں لگا ہے۔ جب اس سلسلے میں ہم نے ان سے بات کی تو ٹیلیفون سیٹ لا کر رکھے ہوئے ہیں۔ تقریباً ڈھائی مہینے سے جو رپورٹیں تھیں ٹیلیفون سیٹ رکھا ہوا ہے لیکن اس میں کرنٹ وغیرہ نہیں ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر اس طرح آپ کریں گے، پچھلے سال کے اب تک ٹیلیفون نہیں لگے ہیں جب کہ میرے محلے میں تین وزراء آتے ہیں، چار وزراء مملکت آتے ہیں، آٹھ مشیر جا کر قیام کرتے ہیں تو آپ انہیں ایک دن میں کس طرح ٹیلیفون مہیا کرتے ہیں۔ اسی کیبل پر، اسی گلی میں، اسی محلے میں جب کہ سینٹر کا استحقاق جو ہے وہ مجروح ہو رہا ہے یعنی جس روڈ پر میں نے دی ہیں وہاں پر دو وزراء صاحبان آئے اور انہوں نے دو گھنٹوں میں ٹیلیفون لگا دیا۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! یہ ساری چیزیں بھی آپ نوٹ کر لیں اور مہربانی کر کے اس کی تحقیق کریں کہ یہ کیوں ہو رہا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : یہ ختم ہو جائے جی، یہ withdraw ہو گیا ہے پریس نہیں ہوا۔ سید فصیح اقبال : پی سی او کا.....

جناب چیئرمین : پی سی او کا دیکھیں، تحریک استحقاق جو ہوتا ہے اس پر حق صرف محرک کا ہوتا ہے۔ ان کی بات سن لی ہے، ہدایات جاری کر دی ہیں، معاملہ ختم ہو چکا ہے۔ پی سی او کے بارے میں، میں نے کہہ دیا ہے کہ آئندہ اگر ایسی کوئی مجبوری ہو.....

سید فصیح اقبال : جناب ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ پچھلی مرتبہ چوہدری صاحب نے ایوان میں اعلان کیا تھا کہ آپ کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ جو ایم این ایز کو ملے گا وہی آپ کو کوٹہ پی سی او کا ملے گا لہذا میں چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھاؤں۔

جناب چیئرمین : وزیر صاحب پی سی او کا مسئلہ اٹھ گیا ہے، وہ یہ ہے کہ حکومت نے یقین دہانی کرائی ہوئی ہے کہ جو استحقاق پی سی او کے بارے میں قومی اسمبلی کے ممبر کا ہے وہی سینٹ کے ممبر کو ہو گا لیکن ابھی تک معلوم ہوتا ہے کہ اس یقین دہانی پر عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو گزارش کروں گا کہ پی سی او کے لئے ایک کرائی ٹیریا ہے اور اس کی کچھ شرائط ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین : وہ تو بعد کی بات ہے، ممبروں کی چیز تو یہ ہے کہ ممبروں کو آپ نے تین پی سی او کا حق دیا ہے کہ نہیں دیا اور پہلے یہ بتائیں کہ قومی اسمبلی کے ممبر کا ہے کہ نہیں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جی ہے لیکن ایک منٹ.....

جناب چیئرمین : تو اگر ہے تو پھر سینٹ کا بھی ہونا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی کرائی ٹیریا ہے تو وہ فالو کریں لیکن یہ جو آپ نے assurance دی ہے

I would expect you to implement that assurance.

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : Sir, that is being implemented and the summary has already gone to the Prime Minister. Once the

summary is back with approval, *Inshallah* they will be provided with extra phones.

Mr. Chairman: No. This has already over-delayed. The assurance was given almost six months ago.

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Sir, I will inform you during the current session.

Mr. Chairman: Thank you.

Syed Iqbal Haider, Privilege Motion No. 4.

(II) *RE: SEPARATION OF JUDICIARY FROM EXECUTIVE*

Syed Iqbal Haider: I hereby give notice of my intention to seek leave of the House to move following Privilege Motion:—

"The Houses of Parliament while enacting the Constitution of Pakistan 1973 had provided under Article 175(3) thereof that judiciary shall be separated from the executive within a period of ten years. This period was, however, extended in 1985 through a Presidential Order to 14 years which has expired on August 13, 1987.

It is a matter of grave concern that judiciary has not been separated from executive till to-date and there appears no hope of its separation in the foreseeable futures. Consequently, Constitution is being violated and disregarded blatantly. It seems neither the Government of Pakistan nor any Provincial Government has taken any effective or serious steps to prevent continued violation of the Constitution or implementation of the said Article 175(3) of the Constitution in its letter and spirit.

The aforesaid violation of the Constitution is also violating the sanctity and privilege of this House since this House had enacted the Constitution, and is its custodian. It is one of the paramount obligations of this House to protect the Constitution and to ensure its implementation in letter and spirit.

I request that ordinary business of the House may be suspended and the aforesaid urgent privilege motion of public importance as well as relating to the sanctity and privilege of House may be discussed."

Mr. Chairman: Thank you. Is it being opposed?

Ch. Abdul Ghafoor: Opposed.

Mr. Chairman: It is being apposed.

Anything you (Syed Iqbal Haider) want to say on this.

Syed Iqbal Haider: Yes, Sir.

Sir, it is most unfortunate that treasury benches have chosen to oppose such a motion.

Mr. Chairman: No. It is not only this treasury bench. You are saying that the violation started from August 13, 1987.

Syed Iqbal Haider: Quite right.

Mr. Chairman: Your government was in power for 20 months.

Syed Iqbal Haider: Yes, Sir.

Mr. Chairman: So, therefore, you cannot say the treasury benches.

Syed Iqbal Haider: Let me explain my government's position.

First one wrong in the past as you (Mr. Chairman) know better does not justify.....

Mr. Chairman: I agree with you but you don't say treasury benches.

Syed Iqbal Haider: But what my government had done that in 1989 the Sindh High Court had given a judgement for separation of judiciary. My government had constituted a special cabinet committee headed by Syed Iftikhar Gillani and that special committee had submitted its report to the Cabinet specifying the requirements,

procedure and formalities to be completed for implementation of this Article 175 and my government had made a categorical commitment that judiciary shall be separated by December 1990 but unfortunately, we were not allowed to discharge this obligation.

Syed Iqbal Haider: Yes Sir,

Syed Faseih Iqbal: Point of order.

Mr. Chairman: Yes please.

سید فصیح اقبال: جناب! پریس والوں نے بائیکاٹ کیا ہوا ہے جب ہم لوگ ہاؤس میں ہیں تو ہمارا فرض بنتا ہے کہ آپ کو بتائیں کہ آج پریس والوں نے بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ سب سرکاری آفیسرز ہیں۔ یہ کوشش کی جائے کہ اس کی کوریج ہو اور جو ہمارے معزز سینئر ہیں ان کے interest میں بھی اور ہاؤس کے interest میں بھی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سے میں request کرتا ہوں کہ ذرا جا کر دیکھیں۔
سید فصیح اقبال: نہیں آپ یقین دہانی کرائیں پریس کے سلسلے میں.....

Syed Iqbal Haider: Sir, allow me to first meet the press.

جناب چیئرمین: نہ، نہ، فصیح اقبال صاحب جائیں۔ فصیح اقبال صاحب چیئرمین

ہیں۔

سید فصیح اقبال: میں تو انشاء اللہ ابھی جاتا ہوں آپ ہاؤس کی طرف سے یقین دلائیں میں مولانا صاحب کا بڑا احترام کرتا ہوں وہ ہمارے بڑے معزز رکن ہیں اور ساتھی ہیں لیکن انہیں جوش خطابت میں ایسے الفاظ پریس کے بارے میں اور لوگوں کی ماؤں بہنوں کے بارے میں نہیں کہنے چاہئے تھے کیونکہ مجھے ابھی جو پتہ چلا ہے کہ عورت نے جو پولیس میں رپورٹ کرائی تھی صرف وہ پریس نے رپورٹ کیا تھا اگر کوئی تحقیقات کرنا چاہتے ہیں آپ کریں۔ ہم نہیں چاہتے کہ کسی کی بے عزتی ہو یا کسی کی assassination ہو لیکن پریس کو اس طرح سے deal کرنا اور اس طرح سے ان کے بارے میں نازیبا کلمات کہنا.....

جناب چیئرمین : پریس بہت قابل احترام ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا جو پارلیمنٹری سسٹم ہے اس کا ایک بہت اہم حصہ ہے، اس کے بغیر پارلیمنٹری سسٹم کو صحیح طور پر چلانا ناممکن ہے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے خیال میں ان کی کسی قسم کی ہتک کرنا یا ان کی حیثیت کو گرانا مقصد نہیں تھا۔ مولانا صاحب کے بارے میں پچھلے دنوں میں بہت سی ایسی باتیں آئیں، ان کی کیفیت بھی سمجھی جاسکتی ہے۔ ایک شخص کے بارے میں اس قسم کی باتیں آئیں تو ان کی ذہنی کیفیت کیا ہوگی لیکن میرے خیال میں ان کا منشا یہ نہیں تھا کہ وہ کسی کی حیثیت کو گرانا چاہتے تھے یا ایسی کوئی بات تھی تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں ہم ان کی بے پناہ عزت کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس سارے سسٹم کا ایک بہت لازمی جزو اور حصہ ہیں اور آپ جائیں اور ایوان کی طرف سے ان کو واپس لائیں۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, but the Maulana who has made this statement has gone, he has left the House as soon as.....

(Interruption)

جناب چیئرمین : فصیح صاحب ان کو ہماری جانب سے جا کر بتائیں گے کہ ہمارا ایسا کوئی منشا نہیں ہے اور نہ ہی مولانا صاحب کا تھا۔
سید اقبال حیدر : میرے خیال میں اگر وزیر اطلاعات صاحب بھی چلے جائیں یا ان کے.....

جناب چیئرمین : وزیر اطلاعات صاحب ہیں۔ جاوید ہاشمی صاحب آپ جائیں ذرا بات کریں جی فرمائیے۔

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, though I would have preferred to present my submissions before you in support of the admissibility of this motion in the presence of the press and if that may be allowed because it is a very important issue.

Mr. Chairman: No, no, please carry on, it is very important please carry on.

Syed Iqbal Haider: Sir, I may clarify in the first instance that the object is positive and not to malign the government so the treasury benches should not take it in that spirit Sir, because it is a very serious

issue which is not only destroying the institutions of my judiciary but also, Sir, if one of the main reasons for the present lawlessness, anarchy, terrorism and violence in my country, Sir, if the judiciary is made ineffective, if the judiciary is not completely independent if the judiciary is given some other functions other than the cases, Sir, the administration of justice in its fair, reasonable speedy manner is just not possible, on the one hand Sir the claims are being made, speedy justice, wonderful, very good, there ought to be speedy justice but our superior judiciary and our ordinary law judiciary is being burdened with such a task and such matters which divert their attention from their basic obligation to discharge their functions as a Judge of the High Court, Supreme Court or of the Lower Court Sir, which is the cause of delay in these cases and then.....

جناب چیئرمین : جی جناب فصیح صاحب۔

سید فصیح اقبال : میں آپ کی وساطت سے وزیر داخلہ صاحب کو متوجہ کرتا ہوں۔ پولیس کے سلسلے میں آج ان کا جو بائیکاٹ ہے وہ جنگ کی کاپیاں جلانے کے سلسلے میں ہے اور فرنیرپوسٹ کے رپورٹر کی گرفتاری کے سلسلے میں ہے۔ باقی تیسرا مسئلہ مولانا صاحب کی ان چیزوں کا جن کا آپ نے بڑا تسلی بخش جواب دیا ہے۔ پولیس والوں کی تقریباً تین ہفتوں سے کاپیاں جلائی جا رہی ہیں۔ حیدر آباد میں جلائی جا رہی ہیں ان کے رپورٹروں کو ہراساں کیا جاتا ہے اور کل پرسوں سے اس رپورٹر کے ساتھ جو تشدد کیا جا رہا ہے ان کو یہ یقین دہانی ہاؤس سے کرائی جائے۔ اس سلسلے میں حکومت یا وزارت داخلہ فوری طور پر اقدام کرے تاکہ اس کا تدارک ہو اور کوئی ایسا فوئل پروف سسٹم بنائیں کہ روز اس قسم کے واقعات نہ ہوں یا ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے یا وزیر داخلہ خود ایسے موقعوں پر کراچی کا دورہ کریں اور پولیس کے ساتھ مل کر ایسے مسئلوں کا حل ڈھونڈیں کیونکہ آئے دن یہ ہو رہا ہے، پولیس والے بائیکاٹ کر رہے ہیں اور یہ کوئی چھوٹی بڑی چیز نہیں ہے۔ آج یہ چھوٹا مسئلہ ہے کل یہ بڑا ہو جاتا ہے اور آپ کے اپنے شہر میں بھی پچھلے دور میں لوکل اخبارات کو جلایا گیا ہے لہذا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ نے اس سلسلے میں جو نوٹس لیا ہے ہاؤس کی طرف سے یقین دلائیں کہ پولیس والوں کے ساتھ اس قسم کے واقعات نہیں ہوں گے۔ اخبارات جلائے جا رہے ہیں وہ روکیں اور کم از کم وفاقی حکومت کے جو اپنے قوانین ہیں وہ حکومت پاکستان دوسرے صوبوں میں لاگو کرانے کی کوشش کرے تاکہ اس مسئلے کا مستقل حل نکلے۔

سید اقبال حیدر : مجھے ایک منٹ کی اجازت دیں یہ پریس گیلری سے ایک پیغام آیا ہے۔ وہ کچھ ضروری باتیں کہنا چاہتے ہیں، یہ indulgence ہے۔

جناب چیئرمین : ہو آئیں۔ ہو آئیں۔ آپ صرف اتنی یقین دہانی چاہتے ہیں جو واقعات ہوئے ہیں آپ ان کانٹریکٹس لیں گے اور اس پر جو بھی مناسب کارروائی ہوگی وہ کریں گے مختلف واقعات ہوئے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب چیئرمین! محترم فصیح صاحب نے جو فرمایا اس سلسلے میں جو واقعہ بیان کیا ہے اس سلسلے میں نیشنل اسمبلی میں دو گھنٹے بحث ہوتی رہی اور اس کے بعد منسٹر فار انفارمیشن نے۔

سید فصیح اقبال : میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تازہ واقعہ ہے یہ پرسوں کا واقعہ ہے۔ نیشنل اسمبلی میں کچھ اور واقعہ تھا.....

چوہدری شجاعت حسین : یہ واقعات جو ہیں یہ پچھلے کافی دنوں سے جاری ہیں اور اس طریقے سے چل رہے تھے تو تبھی یہ مسئلہ نیشنل اسمبلی میں آیا اور اس پر انفارمیشن منسٹر نے پوری یقین دہانی کرائی۔ اس قسم کے واقعات نہیں ہونے چاہئیں اور ان پر قابو پانے کے لئے ہم صوبائی حکومتوں کو کہیں گے کہ جو بھی لوگ اس میں ملوث ہوں چاہے وہ کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں کسی طبقے سے تعلق رکھتے ہوں ان کی پکڑ ہونی چاہئے۔ اس سلسلے میں کوئی اور واقعہ وہ بیان کرنا چاہتے ہیں اس کا میں جواب لیکر کل یا پرسوں پیش کر سکتا ہوں اور وہ وجوہات بھی بتا سکتا ہوں کہ کن وجوہات کی بنا پر کیوں انہوں نے ایسا کیا اور جو کرنے والے حضرات ہیں ان کے ساتھ حکومت نے کیا رویہ اس وقت تک اختیار کیا ہے۔

سید فصیح اقبال : میں صرف فرنٹیر پوسٹ کے رپورٹر کی گرفتاری کے سلسلے میں، جنگ اخبار کی کاپیاں جلانے کے سلسلے میں اور نوائے وقت کے دفتر پر جو توڑ پھوڑ ہوئی ہے اس سلسلے میں میں ان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں تاکہ وہ صبح پھر یہ معلومات کر کے ہاؤس میں بتلائیں کہ حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ ان کو اس یقین دہانی پر واپس لاؤں۔

جناب چیئرمین : جی ہاں لائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : آج تو نہیں ہو سکیں گے جب آپ کسی موشن کے ذریعے ریز کریں گے تو پھر ہوں گے۔ آپ بھی صحافی ہیں ذرا جائیں ان سے بات کریں وہ کیا کہتے ہیں۔ آپ کی بھی برادری ہے۔ بات کر کے دیکھ لیں۔

Mr. Chairman: Chaudhry Sahib while Mr. Iqbal Haider is away,

is it not pending before the Supreme Court? میں نے صرف آپ سے یہ پوچھنا تھا یہ جو مسئلہ ہے۔

Ch. Shujaat Hussain: It is Sir.

Mr. Chairman: It is pending before the Supreme Court and the Supreme Court I believe has appointed a Committee to go into this matter.

Ch. Abdul Ghafoor: The Supreme Court, the High Court and the Government.

Mr. Chairman: So it is subjudice and how and in what circumstances this Committee was formed?

Ch. Abdul Ghafoor: Sir, some constitutional petitions are pending in the High Court.

Mr. Chairman: On this very question.

Ch. Abdul Ghafoor: On this very question while this separation of judiciary from executive were not completed.

Mr. Chairman: I am grateful to the honourable members of the press for having joined the proceedings once again, Chaudhry Sahib, you were explaining that this was the High Court of Karachi.

Ch. Abdul Ghafoor: Yes, High Court of Karachi. The Court gave decision that this should be implemented within six months then

the Federal Government and the Provincial Government both went into the appeal before the Supreme Court who suspended the operation of that decision and then they constituted a Committee consisting the representatives of the Federal and Provincial Governments and also of the High Court's. So, the matter is subjudice and that is being taken up by the Committee appointed by the Supreme Court.

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب، یہ جو آپ نے عدلیہ اور انتظامیہ کی علیحدگی کی

بات کی ہے۔ On the face of it the language is very clear. It says that the judiciary has to be separated from the executive within fourteen years. But I believe that the matter was taken to the Karachi High Court you (Syed Iqbal Haider) must be familiar with that.

Syed Iqbal Haider: Yes, Sir.

Mr. Chairman: And the Karachi High Court delivered a judgement directing the government to take certain steps.

Syed Iqbal Haider: Correct.

Mr. Chairman: Again said the Federal Government and the Provincial government went and appealed to the Supreme Court. The matter is pending in the Supreme Court and the Supreme Court has constituted a Committee which is I believe headed by Justice Naseem Hassan Shah and they are looking into this question. So because the matter is already subjudice so what is the point in discussing by a privilege motion.

Syed Iqbal Haider: The point is Sir, that that appeal was only filed with regard to the time required for implementation of that.

Mr. Chairman: No. What I am saying is this very matter is pending in the court.

Syed Iqbal Haider: Sir, the point is more than that because in the meantime the issue that requires to be discussed, Sir, the basic spirit of the Constitution is.

(Interruption)

جناب چیئرمین : آپ مجھے یہ بتائیں کہ

No. 1, in what way is a privilege of this House violated?

آپ نے تھوڑی سی وضاحت کی ہے کہ چونکہ آئین ہم نے بنایا ہے لہذا کوئی آئین کی خلاف ورزی ہوگی تو یہ breach of privilege ہوگی۔ ایک تو آپ کی یہ دلیل ہے اس کے علاوہ آپ کی کیا دلیل ہے۔

سید اقبال حیدر : سر! اس کے علاوہ عرض کرتا ہوں کہ۔

Further legislation is being done to strengthen the administrative role of the judiciary.

Mr. Chairman: So, who is doing that legislation? You are doing it.

Syed Iqbal Haider: No, Sir. Federal Government. We oppose all those oppressive laws, Sir.

Mr. Chairman: You oppose it but it is not the government which does legislation, it is the Senate and the National Assembly.

Syed Iqbal Haider: No.

Mr. Chairman: Yes. Within the Senate and the National Assembly the Member oppose and support. Legislation finally is legislated by Parliament and nobody then says that in the Parliament because Mr. so and so opposed, therefore, this legislation is not the legislation of Parliament.

Syed Iqbal Haider: Sir, please let me draw your kind attention to one very crucial point.

جناب چیئرمین : جلدی کریں ناں پھر۔

سید اقبال حیدر : جناب! اگر آپ مجھے بولنے کا موقع دیں تو میں عرض کروں۔

جناب چیئرمین : آپ to the point بولیں ناں۔ I will take your arguments.

Syed Iqbal Haider: One is the main point. The legislation is

being done to violate that Article 175. We are now facing three tier system of judiciary. One is the ordinary courts.

جناب چیئرمین: وہ تو آپ لمبی بات کر رہے ہیں۔ آپ پرولیج موشن پر بات کریں۔

How is it a breach of privilege?

Syed Iqbal Haider: Now, another very pertinent issue which is being faced by the Judges of the superior courts in particular is the harrasment constantly to the Judges of the superior courts, Sir and particularly in the Peshawar High Court the most Junior Judge who was not even qualified to be elevated to Supreme Court.

(Interruption)

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب، یہ ساری بات آپ کی صحیح ہے لیکن مجھے یہ بتائیں۔ میری ڈیوٹی یہ ہے کہ میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں کہ آپ relevant ہوں۔ آپ نے پرولیج موشن بھیجی ہے، اس لئے پرولیج موشن میں توسیدھی بات ہوتی ہے کہ آپ نے مختصر ایک بیان دینا ہوتا ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, why I am insisting, please?

(Interruption)

جناب چیئرمین: آپ جارہے ہیں پشاور ہائی کورٹ۔ آپ مجھے یہ بتائیں۔

Syed Iqbal Haider: No. No., not now that is one of the instances; how the judiciary is being subjugated to immense pressure of the executive.

Mr. Chairman: Yes.

Syed Iqbal Haider: And how they are being harrassed in such a blatant manner that the senior Judges, Chief Justice is made to retire. Now Sir, the message is conveyed.

(Interruption)

جناب چیئرمین : مہربانی کر کے میری بات سن لیں۔

As I understand it and the former Attorney-General is also here there is no problem of separation of judiciary and the executive at the level of the High Court and the Supreme Court. There is a problem at the level of the lower magistracy. You cannot allege that because of certain developments there is some problem in the High Court and the Supreme Court because High Court and Supreme Court are separate institutions, they are not under the control of the executive.

Syed Iqbal Haider : I beg to differ, Sir. Now, we have three Supreme Courts. One is the Federal Shariat Court, one is the Ordinary Supreme Court, one is the Special Court. Supreme Appellate Authority. Now, we have three Supreme Courts and the appointing authority happens to be executive in his absolute discretion which is being openly abused to harrass and victimise superior Judges, Sir.

(Interruption)

جناب چیئرمین : آپ مجھے پہلے یہ بتائیں۔
(مداخلت)

Syed Iqbal Haider : Please, Sir, we are facing a very serious issue.

جناب چیئرمین : یہ بات کسی اور موقع پر کر لیں گے۔ میں تو پرویج موشن کی بات کر رہا ہوں۔ آپ کی باتیں بڑی اچھی ہیں بہت serious ہیں آپ موشن لے آئیں یہ بڑی مناسب بات ہوگی to discuss the Judicial system of Pakistan لیکن پرویج موشن پر آپ کی دو تین باتیں relevant ہونی چاہئیں پہلی بات تو یہ ہے کہ پرویج کیا ہوتا ہے۔ پرویج یہ ہوتا ہے کہ ایک ممبر کا یا ہاؤس کا استحقاق مجروح ہو۔ وہ کس طرح ہوتا ہے کہ اگر کوئی آپ کے کام میں رکاوٹ ڈالے۔

Either some impediment is placed in the way of the House in the performance of its functions or in the way of the member or I would even go further and say that if somebody brings into ridicule and contempt the House or the Member or the Committee it would be a breach of privilege. Now, on this question I am prepared to listen to the arguments which you have raised. You have said that because we made the Constitution, therefore, a breach of the Constitution is a breach of

privilege. Now, that is one argument that you have raised but what I am trying to tell you is that as far as I understand it, the question of separation of the judiciary and the executive is a problem at the level of the District Magistrate and the lower magistracy. It is at that level that there is a combination of the two functions. The same man is exercising judicial power and executive powers. Now, to remedy that, the Constitution has provided in Article 175(3). It has to be separated. The matter has gone to the court. The High Court has issued a direction and the High Court's direction has to be obeyed. The matter is now in the Supreme Court and let the Supreme Court decide.

Syed Iqbal Haider: Sir, about that matter we had informed the Supreme Court that we have constituted a committee in 1989 to supervise the implementation.

(Interruption)

Mr. Chairman: Let me tell you one thing Mr. Iqbal Haider—I as Law Minister constituted that Committee and I was heading the Committee and that was much before.

Syed Iqbal Haider: Right, Sir. And then it was headed by Mr. Iftikhar Gilani during the PPP regime.

Mr. Chairman: So, the committee was already constituted; there was nothing new. Not only that I had half a dozen meetings of that Committee.

Syed Iqbal Haider: Correct.

Mr. Chairman: I also had letters sent from the Prime Minister of Pakistan to the four provincial governments before this limit expired i.e. August 87 directing them to implement the provisions of the Constitution. وہ تو پرانی بات ہو گئی۔ اب بتائیں ناں کیا چیز ہے۔

Syed Iqbal Haider: Committee's recommendations are already There. Sir, the superior judiciary is also affected by its continuation because the Acting Governors are appointed from the judiciary which is wrong. Thereby our Chief Justice.....

جناب چیئرمین: تو آپ چیئنگ کریں ناں۔

Syed Iqbal Haider: Our Chief Justice of Sindh was denied the jurisdiction to hear the dissolution.

(Interruption)

جناب چیئرمین: دیکھیں اگر یہ غلط ہے تو چیئنگ کریں۔ High Court. You go to the High Court.

Syed Iqbal Haider: Sir, at the Governor level. Then, there are three separate judges. Three Separate Supreme Courts, Federal Shariat Court, Special Court, Supreme Court, Sir, when the Judges are transferred in the absolute discretion of one individual then they feel harrassed.

جناب چیئرمین: یہ باتیں ساری آپ کی جو ہیں مناسب ہیں۔ in another separation of judiciary context. لیکن یہ جو ہے ناں کہ جی یہاں پر۔ there is no problem at the level of the Spureme Court, High Court or the Federal Shariat Court.

Syed Iqbal Haider: Sir, then the government should take a commitment that by this date they will ensure the separation.

جناب چیئرمین: وہ تو سپریم کورٹ کرے گی ناں۔

Syed Iqbal Haider: Sir, but that is an administrative function and not a judicial.

Mr. Chairman: Once the Supreme Court gives a direction finally that direction has to be obeyed.

Syed Iqbal Haider: Then, why the appeal is not being expedited? Sir, the government should if they are sincere about separation of judiciary from executive then they should give some assurance that we will expedite the disposal of the appeal and they should give an assurance in the House that the judiciary shall be separated for once and all by December, 1991.

Mr. Chairman: Law Minister Sahib.

Ch. Abdul Ghafoor: I Sir, really appreciate the anxiety of the honourable Member but the question again and again is the same which has been rightly pointed out by your honour that first of all this has not been established that is the breach of the privilege of the member because as an ordinary citizen they are equally involved in the separation of the judiciary as any other members are involved in this case. But to say that only the members are involved and there is breach of privilege of the members there is no such thing and even there are so many authorities on this point. Sir, I can refer so far Kaul and May is concerned that individually this is not, actually the problem is not at the federal level, the problem is at the provincial level, and at the federal level Sir, all the courts the Supreme Court, the Federal Shariat Court or whatever the Supreme Judicial Court and other courts functioning under the administration of the Federal Government they are separate from the executive but the problem is at the provincial level as has been rightly pointed out.

The other point Sir, is that the matter has already been taken up by the Supreme Court. The Committee has already been constituted as pointed out. The same very matter is being gone into by the Supreme Court. So, this is not the right forum at present to interfere or the Senate is not the forum actually to interrupt in the matter because the interpretation of the Constitution is the function of the higher judiciary and the Supreme Court is already seized of the matter.

As regards the other point Sir, I would also submit that a number of steps have been taken. If you would put me the question whether there is any separation of judiciary from the executive at present, I would say Sir, 'no' but regarding steps already taken or any other development in this matter, Sir, I would say 'yes', steps have been taken and the federal government is trying its best to honour its commitment and also to see that the constitutional provisions are not violated at the provincial level and that obligation is fulfilled within that period. But Sir, I would again submit that if at all within that period that is not fulfilled then Article 254 of the Constitution will help us.

I would first read the relevant provision of the Constitution which has not been read earlier *i.e.*, Article. 175 (3);—

“The judiciary shall be separated progressively from the Executive within fourteen years from the commencing day”.

What steps are being taken in this regard have already been explained. The other Sir, is Article 254 of the Constitution:—

“When any act or thing is required by the Constitution to be done within a particular period and it is not done within that period, the doing of the act or thing shall not be invalid or otherwise ineffective by reason only that it was not done within that period.”

جناب چیئرمین: تو man چیز تو یہ ہوئی کہ معاملہ سپریم کورٹ میں ہے۔

Chaudhry Abdul Ghafoor: Exactly Sir.

Mr. Chairman: The matter is pending. The Supreme Court is dealing with the problem.

Chaudhry Abdul Ghafoor: And the other point is that this is not the matter of the privilege.

جناب چیئرمین: بہر حال اس پر ابھی نہیں جاتے۔ اقبال حیدر صاحب۔

in view of the fact that the matter is subjudice in the Supreme Court.....

Syed Iqbal Haider: No, no all I want is that the learned honourable Minister may say ‘yes’ we will make every effort to expedite disposal of the appeal from the Supreme Court and we will make every effort to implement the recommendations of the Cabinet Committee which was constituted.

جناب چیئرمین: نہیں ایسا تو سپریم کورٹ خود اس کو deal کر رہا ہے۔ دیکھیں جب کیبنٹ کمیٹی آتی ہے تو اس میں کئی چیزیں / مسائل آجاتے ہیں کہ اس میں administration problem یہ ہوں گے۔

سید اقبال حیدر: جناب؟ مجھے وہ ایک assurance چاہیے کہ اس اپیل کو expedite کروائیں تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب چیئرمین: کیوں جی اپیل expedite کروائیں گے؟

Chaudhry Abdul Ghafoor: Yes Sir, we are trying our best to expedite it.

سید اقبال حیدر: بالکل آپ کروائیں اسی سال میں۔

جناب چیئرمین: آپ بھی کروائیں وہ بھی کروائیں گے۔

سید اقبال حیدر: جناب پریس کے متعلق ایک request ہے کہ ہم نے ان سے بات کی ہے۔

I am grateful that the members of the Press have accepted our joint request, to end their boycott but we have assured them that we have already moved adjournment motions in respect of attacks on the working journalists and the offices of the newspaper etc., and arrest of a journalist without any warrant, Shabir Bhutto, that took place three days ago. He is a representative of Frontier Post as well as of 'Kawish'. Now all these adjournment motions may kindly be taken up out of turn, since this is a very burning issue.

Mr. Chairman: I will look into it. You have already given a motion, I will look into that matter.

Syed Iqbal Haider: Please took them first as we have given them the assurance.

Mr. Chairman: We will look into that. In the light of the statement you do not press it.

Syed Iqbal Haider: I don't press it in the light of the assurance that it would be disposed of within this year.

Chaudhry Abdul Ghafoor: As far as possible we will try.

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Chairman: Whatever the government can do but they would try. We go to adjournment motions. Adjournment Motions No. 1 and 14 by Mr. Tariq Chaudhry and Faseih Iqbal on the alleged irregularities committee by the Central Selection Board in making promotions of officers in Grade-20.

(I) RE: ALLEGED IRREGULARITIES COMMITTED BY THE
CENTRAL SELECTION BOARD IN PROMOTIONS OF
OFFICERS

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے اس قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے نوائے وقت کے مطابق وفاقی حکومت کے ملازمین کی گریڈ 20 سے گریڈ 21 میں ترقی کے لئے سنٹرل سلیکشن بورڈ قواعد و ضوابط اور میرٹ کے مطابق فیصلے کرنے کے بجائے اقرباء پروری اور ذاتی پسند کے مطابق افراد کو ترقی دی گئی ہے۔ یہ نہ صرف سروسز رولز کے بنیادی اصولوں بلکہ انصاف کے خلاف ہے جس کے نتیجے میں مرکزی حکومت کے اعلیٰ ملازمین میں شدید مایوسی اور تباہی پائی جاتی ہے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Ch. Amir Hussain: I oppose it.

Mr. Chairman: Chaudhry Amir Hussain is opposing it. Yes Faseih Sahib.

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین! پہلے تو میں یہ بتاؤں کہ اس ملک میں جب بھی ایسے فیصلے ہوتے ہیں قواعد و ضوابط کے تحت بھی کافی بڑی دھاندلیاں کی جاتی ہیں بلکہ جو لوگ اس میں بیٹھتے ہیں وہ آخری دم تک اس قسم کے لوگوں کے نام لاتے ہیں۔ کیونکہ یہ بورڈ ایک ایسا ادارہ ہے جس کے چیئرمین غالباً وفاقی وزیر جو چیزیں ان کو اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں اسی پر وہ بحث کرتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا ہوا ہے کہ بعض لوگوں کے نمبر مکمل ہوتے ہیں اور کسی وجہ سے کسی ایک سال کی ان کو کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ اب یہ اس وقت کی کمیٹی کے پاس یہ سارے کوائف نہیں ہوتے اس لئے بعض لوگوں نے اپیل بھی کی ہے اور کچھ لوگ میرا خیال ہے کورٹ میں بھی جا رہے ہیں جس میں چند مثالیں بھی میں دوں گا، ان میں ڈاکٹر محمد رفیق اور ڈاکٹر فیروزہ احمد ہیں یہ وومین ڈویژن کی جوائنٹ سیکرٹری 17 سال سے ہیں۔ ان کی قابلیت اور ان کی تمام چیزوں پر کسی کو کوئی شک نہیں ہے۔ صرف اس لئے reject کر دیا گیا کہ ان کے پانچ نمبر کم تھے جبکہ سابقہ حکومت نے اور اسی حکومت نے خواتین کی پروموشن کے لئے 5 فیصد کوٹ رکھا تھا اور یہ اصول کے خلاف جو کمیٹی نے پاس کیا تھا یہ ایک صریحاً خلاف ورزی ہوئی۔ ایک خاتون پورے ملک میں اس کی ترقی کے لئے پورا بورڈ صرف یہ فیصلہ نہیں کر سکا کہ اس کے 5 نمبر

کم ہیں۔ اور یہ دیکھا جاتا کہ یہ نمبر بنانے والا، یہ کوئی آئینی مسئلہ ہے۔ کن لوگوں نے یہ کھیل رچایا ہے پھر یہ 72/74 اس قسم کی سکیم آف بریف بناتے ہیں.....

جناب چیئرمین: فصیح صاحب! آپ کی جو تحریک التواء ہے۔ اس میں آپ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ قواعد و ضوابط سے ہٹ کر یہاں یہ ترقی دی جا رہی ہے یا نہیں دی جا رہی ہے۔ اگر یہ قواعد میں شامل ہے کہ جی 75 نمبر ہوں یا 70 نمبر ہوں تو پھر.....

سید فصیح اقبال: جی! ہاں جناب اس میں یہ ہے کہ جب اس میں بعض چیزوں میں پیپرز کی جو reconcile کرتے ہیں وہ کمیٹی تک نہیں پہنچتی اس لئے قواعد میں موجود ہے کہ تمام رپورٹیں رکھی جائیں ان تمام کی جن کی سروسز کیڈر کی ہو جن کی پروموشن ہو، ان کے تمام کیس ہوں۔ خواہ ان کی رپورٹیں آئیں یا نہ آئیں۔ ایسے موقع آئے ہیں کہ ان کو وہ چیزیں نہیں دی گئیں۔ اس سے قواعد کی خلاف ورزی تو ہوئی ہے۔ کیونکہ اس میں تمام سروسز کے کیڈرز کی بات ہونی ہے۔ لیکن جب آپ چند کیسز کو مختلف زاویوں سے پیش کریں گے تو اس بورڈ کو تو علم نہیں ہوگا کہ کتنے ملازمین ہیں اس سلسلے میں، جہاں تک لوگ aggrieved ہوئے ہیں تو پریس نے آخرویسے ہی تو نہیں لکھا۔ جب اخبارات میں یہ چیزیں آتی ہیں اس میں خواہ ایک شخص کی حق تلفی ہو، کسی صوبے کی حق تلفی ہو جب حق تلفی ہو گئی تو تمام فیصلے null and void ہو جاتے ہیں۔

ابھی حال ہی میں دو چار ایسے کیس ہوئے ہیں جس میں ہمارے دو تین افسران ایسے تھے جن کا کیس ڈیفر کیا گیا ہے محض اس لئے کہ اگلی میٹنگ میں آئیگا۔ جب اگلی میں آیا تو اس کو ختم کر دیا گیا۔ اب وہاں چونکہ عوامی نمائندے نہیں بیٹھے ہوتے۔ یہ صحیح ہے کہ ہمارے وفاقی وزیر صاحب منتخب ہیں لیکن اس وقت یہ پتہ نہیں چل سکتا کیونکہ اول تو یہ میٹنگ چھ ماہ بعد ہوتی ہے، اس وقت وہ متعلقہ وزیر نہیں ہوتا تو وہ دوسرے وزیر کو بھیج دیتا ہے۔ ہونا یہ چاہئے کہ جب کوئی ایسی چیز ہو تو وقت سے پہلے سرکولٹ کریں تاکہ جو ممبران متاثر ہوں وہ اپیل دائر کر سکیں اور اس فیصلے کو حتمی نہ قرار دیا جائے۔ کوئی ایسا اصول وضع کیا جائے تاکہ ملازمین کے تحفظ کا خیال ہو۔ کیونکہ چیئرمین صاحب! آپ کو پتہ ہے کہ ان کو آئینی تحفظ نہیں ہے۔ جب اعلیٰ افسران میں مایوسی یا بے چینی پیدا ہو کس طرح سے اپنے فرائض انجام دیں گے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: شکریہ جی! جناب چوہدری امیر حسین صاحب۔
چوہدری امیر حسین: جناب والا! میں پہلے اس موشن کی ایڈمبلیٹی پہ بات کروں گا۔ گزارش یہ ہے کہ

Rule 75(g). It shall not contain arguments, inferences ironical expressions or defamatory statements.

یہ چونکہ inferences پر بنا کر کے اخبار میں خبریں آئی اور اس پہ محض انحصار کر کے inferences draw کر کے یہ تحریک التواء دی گئی ہے اس لئے یہ رول 75-(g) کے تحت ہٹ ہوتی ہے۔ دوسرا جناب والا! پروموشن تقریروں، پوسٹنگز، ٹرانسفرز کے متعلق تحریک التواء دی نہیں جاسکتی۔ میں انحصار کروں گا جناب والا! گول پر صفحہ 424 کہتے ہیں promotions کے بارے ایڈجرنمنٹ موشن دی نہیں جاسکتی۔

Mr. Chairman: This is interesting.

Ch. Amir Hussain: Page 424 clause (I), it says:

“The matter raised should be a large issue than a merely individual grievance, services grievances, individual cases of administration character such as appointments, promotions of officers or class of officers of the Government cannot be brought up by way of a adjournment motion”.

کیونکہ اس کے لئے اور remedies بھی ہیں کسی کی promotion appointment یا کے لئے اور remedies ہیں چونکہ قومی اسمبلی اور سینٹ کا جو وقت ہوتا ہے اس ایوان کی کارروائی معطل کر کے جناب والا! سارا کام کیا جاتا ہے اس لئے بھی جناب والا! میں گزارش کروں گا کہ ان دوروز پر انحصار کر کے۔ تیسرا جناب والا! یہ ہے کہ 8 اور 9 کی ”نوائے وقت“ کی خبر کا حوالہ دیا گیا اور جناب والا! پچھلا جو ہاؤس ایڈجرن ہوا وہ 20 جولائی کو ہوا تھا اور فصیح صاحب نے اب یہ تحریک التواء دی ہے اس لئے قاعدہ 75 کی کلاز (اے) اور (سی) میں یہ ہے کہ urgent importance ہو تو فوری طور پر ہی دیا جانا چاہئے تھا ان تین وجوہات کی بنا پر رولز کے تحت اس کو رول آؤٹ کیا جائے۔
جناب والا! جہاں تک واقعات کا تعلق ہے، تو اس میں بھی کوئی حقیقت نہیں ہے۔
کیوں کہ فرمایا گیا ہے کہ صرف ایک وزیر صاحب ہوتے ہیں۔

سید فصیح اقبال: میں نے نہیں کہا، میں نے کہا کہ ایک وزیر چیئرمین ہیں اور کچھ ممبر ہیں باقی سیکریٹریز بھی ہوتے ہیں۔

چوہدری امیر حسین: - جناب والا! میں عرض کروں گا کہ جو کمیٹی ہے وہ اعلیٰ اختیار کی کمیٹی ہے اس کی چیئرمین فیڈرل منسٹر میر ہزار خان بھارانی ہیں، ممبر ہیں، جناب اسلام نبی، فیڈرل منسٹر، سید فخر امام، فیڈرل منسٹر، سید تنسیم نواز گردیزی فیڈرل منسٹر، سردار متاب خان عباسی، فیڈرل منسٹر، سردار یعقوب خان ناصر، فیڈرل منسٹر، یہ 6 پارلیمنٹ کے ممبر اور منسٹر ایک سیکریٹری ہے جو کہ اس میں ممبر ہوتا ہے وہ سیکریٹری جنرل ہے۔ جناب سعید احمد قریشی صاحب اور اسٹیبلسمنٹ کا جو سیکریٹری ہوتا ہے وہ ممبر اور بطور سیکریٹری کے کام کرتا ہے۔ جناب والا! اس میں ایک باقاعدہ پالیسی ہے for the promotion اس میں جناب والا! دیکھا جاتا ہے کہ یہ کسی کو influence کرنا یا favouritism nepotism کی ہی نہیں جاسکتی۔ اس کی سابقہ ACRs دیکھی جاتی ہیں وہ 75 مارکس لے پھر duration of service جو 17 سکیل سے لے کر 20 تک اس کے اتنے سال پورے ہوئے یا کہ نہیں اس لئے جناب والا! اس میں تین چیزیں کی جاتی ہیں یا تو promote کیا جاتا ہے یا defer کیا جاتا ہے یا supersede کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے grounds دی جاتی ہیں اور انہیں نے جو یہاں تحریک التواء پیش کی ہے۔ یہ جو بورڈ کی میٹنگ ہوئی ہے اس میں کسی کے ساتھ کوئی نا انصافی نہیں کی گئی اور پھر یہ کہ یہ فائل نہیں ہوتا۔ جناب والا! یہ سفارشات ہوتی ہیں ان کو وزیر اعظم پاکستان approve کرتے ہیں اس کے بعد پھر وہ پروموشن ہوتی ہے چونکہ یہ محض قیاس آرائی کی بنا پر ایک تحریک التواء گئی اور individual case کا اگر کوئی ذکر کر بھی جائے تو وہ public importance کا نہیں بنتا اور ویسے بھی ان grievances کی بنا پر تحریک التواء اس ایوان میں نہیں دی جاسکتی اس لئے میں فاضل دوست کو کہتا ہوں کہ وہ اس کو پریس نہ کریں۔ بات جو انہوں نے کرنی تھی وہ رجسٹر ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی فصیح صاحب ان کی بیان کی روشنی میں آپ پریس کرنا چاہیں گے۔

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین صاحب! ہمارے وزیر پارلیمانی صاحب نے

بڑے آئینی دلائل دیئے لیکن میں ان کو یہ بتاؤں کہ پہلے تو کہا کہ ٹیکنیکل کوئی چیز پارلیمنٹ کی دسترس سے باہر نہیں ہے۔ پارلیمنٹ کے کچھ بنیادی اصول ہوتے ہیں۔ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی انفرادی مسئلہ ہے۔ یہ اتنا بڑا public importance کا مسئلہ ہے اگر آپ پروسسز میں چند لوگوں کو وائس ڈی کر دیتے ہیں۔ پورے ملک میں کھرام مچتا ہے کہ آپ ان کو تنخواہیں دے رہے ہیں۔ گھر پر بٹھا کر، آخر ان کی ضرورت کیا ہے، آپ ان کو کیوں یوٹیلٹیز نہیں کرتے۔ جب اتنے بڑے اعلیٰ عہدوں پر لوگ ہوتے ہیں وہ کسی جاب پر ہوتے ہیں تو کچھ کام کرتے ہیں حکومت کا، حکومت کا اتنا پیسہ اور اتنی ساری تمام چیزیں دفاتر اسی کے لئے ہیں کہ وہ عوام کے مسائل حل کریں لیکن یہ کہنا کہ وہ ٹیکنیکل نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جو انٹری ٹیشن کی ہے وہ چونکہ ماشاء اللہ بڑے مشہور قانون دان ہیں وہ اپنی legal Interpretation کرتے ہیں اس سے میرا اختلاف رائے ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کمیٹی میں ماشاء اللہ سات ممبر ہیں وزراء۔ میں بالکل تسلیم کرتا ہوں لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ آپ کے اپنے سوالات جو حکومت میں ہیں اور منسٹری سے آتے ہیں وہ کسی حد تک صحیح ہوتے ہیں اور آپ کب پڑھتے ہیں۔ وزیر موصوف جس وقت ان کے پاس فائل آتی ہے وہ جواب اس چیز کو پڑھ کر دیتے ہیں۔ اگر یہ سبجیکٹ اس طرح سے دیکھا جائے تو اس میں اسی قسم کی بہت سی دھاندلیاں ہیں۔ میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ یہ کہوں کہ کسی حکومت پہ ہوئی ہے یہ ایک مسلسل پالیسی ہے حق تلفی ہوئی ہے لوگ ٹریبونل میں گئے ہیں لوگ ہائی کورٹ میں گئے ہیں لوگ سپریم کورٹ میں گئے ہیں حق تلفی ہوئی ہے تو لوگ گئے ہیں جہاں تک پارلیمنٹ کا سوال ہے یہ بڑا اچھا ہوتا ہے کہ اگر پارلیمنٹ کے ذریعے لوگوں کے مسائل اور ان لوگوں کے آخر وہ بھی پاکستان کے شہری ہیں پھر سروس میں آنے کے بعد ان کے وہ حقوق ختم نہیں ہو جاتے ان کا بھی حق ہے کہ ان کے مسئلے بھی حل ہوں اور میں تو سمجھتا ہوں کہ آئین میں ان کو گارنٹی دی جائے تاکہ کسی کو بغیر وجہ کے نکالا نہ جاسکے کئی اتنے کیسز ہوئے ہیں کہ بغیر وجہ بتائے حکومت نے درخواست کیا ہے لوگوں نے ایکسٹیشنز لی ہیں غلط طریقے سے رپورٹیں آئی ہیں آپ کس طرح ترجیح کریں گے کہ فلاں آدمی ٹیکنیکل ہے اور فلاں ٹیکنیکل نہیں ہے تو میں سمجھتا

ہوں کہ اگر یہ یقین دہانی کرائیں کہ جن لوگوں کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے ان کے کیسز کو ریویو کریں گے تو میں پھر اس کو واپس لوں گا۔

چوہدری امیر حسین: جناب! جیسا کہ فاضل ممبر نے خود فرمایا ہے کہ کچھ لوگ ٹریبونل میں بھی گئے اور ہائی کورٹ میں بھی گئے تو اس طرح ویسے بھی یہ subjudice معاملہ ہے تو میں گزارش کرتا ہوں یہ مناسب نہیں ہوگا کہ اس کو یہاں discuss کیا جائے۔

سید فصیح اقبال: میں نے جنرل بات کی ہے، میں نے کسی کے بارے میں ذکر نہیں کیا۔

چوہدری امیر حسین: Remedy جو وہ seek کرنا چاہتے ہیں already وہ کر رہے ہیں تو ہاں سے جو فیصلہ ہوگا۔

جناب چیئرمین: وہاں سے انہیں انصاف تو مل جائے گا۔
سید فصیح اقبال: میں عرض کر رہا ہوں کہ لوگ نہیں گئے اسی لئے اخبارات میں آیا کہ اس پر میں تحریک التواء لاؤں تاکہ ان کے لئے۔ وہ لوگ ابھی ہائی کورٹ میں نہیں گئے۔

چوہدری امیر حسین: میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ انہیں تو کورٹ سے ریلیف ملے گا۔

جناب چیئرمین: اگر کوئی قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو وہ اس کا ضرور مدعاوا کریں گے۔ آپ یہ کہہ دیں کہ اگر کوئی قانون کی خلاف ورزی ثابت ہو جاتی ہے تو اس مدعاوا کیا جائیگا۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا! میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر کسی قانون یا ضابطے کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو وہ representation کریں اس پر غور کیا جائے گا۔

سید فصیح اقبال: میں پریس نہیں کرتا۔

Mr. Chairman: So, it is not pressed in the light of the statement made by the honourable Minister. Mr. Manzoor Ahmed Gichki on point of order.

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! میں نے تین تحریک التواء دی ہوئی ہیں۔ ایک 30 اکتوبر کو پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے صحافیوں کے بارے میں ہے دوسری تحریک التواء میری نوائے وقت کراچی کے اخبار پر حملے کے متعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید آج بھی وہ نہیں لائی جائے گی وہ بڑا ار جٹ معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین: گچکی صاحب میں آپ کو سمجھا دوں گا کہ تحریک التواء جس ترتیب سے آتی ہیں اسی ترتیب سے لی جاتی ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! سوال یہ ہے کہ روزانہ یہی ہوتا جا رہا ہے۔
جناب چیئرمین: پلیز مجھے بتائیں کہ اگر ایک اور ممبر کا پہلے آگیا ہے تو میں اس کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! اس میں تو دیکھنا ہے کہ ار جٹ کونسا ہے۔
جناب چیئرمین: اگر ار جٹ نہیں ہے تو پھر وہ تحریک التواء نہیں ہے۔ سب ار جٹ ہیں جو بھی تحریک التواء آتی ہے۔ قانون یہ کہتا ہے کہ جو بھی تحریک التواء ہے وہ ار جٹ ہے لہذا آپ مشورہ کر کے اس کا حل بتائیں۔ آپ کے ساتھی بیٹھے ہیں۔ حافظ صاحب بیٹھے ہیں۔ مندوخیل صاحب بیٹھے ہیں، صلاح کر کے بتائیں کہ جب 87 ممبر ہیں ان کی تحریک التواء آتی ہیں تو میں آپ کی پہلے کیسے لے لوں۔

جناب منظور احمد گچکی: سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک ایسا ایٹھ ہے جو پورے پاکستان کو متاثر کر رہا ہے۔.....

جناب چیئرمین: پھر آپ ممبروں کی صلاح سے لے آئیں اگر آپ مجموعی طور پر بطور ممبر فیصلہ کریں کہ جی اس آئیں مسئلہ کو لینا ہے باقیوں کو چھوڑ دیں تو چھوڑ دیں گے لیکن میرے اختیار میں یہ ہے کہ ترتیب سے لاؤں۔ آپ کے اختیار میں ہے کہ آپ ترتیب کو ختم کر کے رول کو معطل کر دیں۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! کراچی میں حال یہ ہے کہ اگر ایک گروپ کی رپورٹنگ نہیں ہوتی ہے تو اس پر حملہ کر دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: یہ سب آپ کے اختیار میں ہے۔ آپ رول کو معطل کر سکتے ہیں، میں نہیں کر سکتا۔ آپ اگر ممبروں کی صلاح سے کوئی چیز معطل کرنا چاہیں تو کر دیں

لیکن میں تو رولز کے تحت مجبور ہوں کہ ترتیب کے ساتھ لاؤں۔ آپ کے اختیار میں ہے کہ آپ suspend کر دیں آپ کر دیں۔

Next is by Tariq Chaudhry and Syed Faseih Iqbal on the alleged misappropriation of the compensation given by the honourable Minister.

جناب فصیح صاحب اس میں طارق چوہدری صاحب کی درخواست بھی آئی ہے کہ اس کو ڈیفنر کر دیا جائے تو چونکہ آپ دونوں کا اکٹھا ہے تو پھر ڈیفنر کر دیتے ہیں۔
سید فصیح اقبال: ڈیفنر کر دیں۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک ڈیفنر کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر ریحان صاحب۔

(II) RE: SUSPENSION OF 5 PERSONS IN CONNECTION WITH THE DISASTROUS ACCIDENT OF A TRAIN AT GHOTKI

Dr. Muhammad Rehan: Mr. Chairman, Sir, with your kind permission I move the following adjournment motion:

“It has been reported in the daily “Pakistan” Lahore dated 25-7-1991 that five persons recommended for suspension in the preliminary report of the FIA committee constituted by the Prime Minister in connection with the disastrous accident of train at Ghotki have not been suspended uptill now”.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Ghulam Ahmed Bilour: Opposed. But I will explain it.

جناب چیئرمین: آپ ذرا وضاحت کر دیں پھر یہ explain کر دیں گے۔
آپ اس پر کچھ مزید کہنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان: آپ کو پتہ ہے کہ گھونکی میں بڑا المناک حادثہ ہوا تھا اور اس پر قوم کو بڑا دکھ ہوا تھا اور پرائم منسٹر صاحب نے ایف آئی اے کی ایک کمیٹی مقرر کی تھی کہ وہ اپنی رپورٹ دے اور اس کمیٹی کی نظر میں جو اس کے ذمہ دار تھے ان کی انہوں نے رپورٹ کر دی کہ ان کو suspend کیا جائے اور اخبار میں یہ شائع ہوا کہ ان پر کوئی ایکشن نہیں

لایا گیا۔ اگر پرائم منسٹر صاحب کے معاملے میں اس طرح ہو تو یہ میرے خیال میں بڑی زیادتی ہے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: جناب منسٹر صاحب۔

Mr. Ghulam Ahmed Bilour: Mr. Chairman Sir, the news published in Daily 'Pakistan' Lahore dated 25-07-1991 that the five persons recommended for suspension by the enquiry committee have not been suspended is not based on facts. Actually the following five officers were placed under suspension on 17-06-1991, Mr. Iqbal Samad Khan, Mr. Azeem Mehfooz Khan, Mr. Ghulam Muhammad Soomro, Deputy Divisional Superintendent, Mr. Muhammad Atta Ullah, Mr. S.M. Uzair, they are still under suspension on expiry of their three months suspension period further extension of the months with effect from 16-09-1991 has also been notified by Railway Board vide notification No. so and so dated 28-09-1991.

جناب چیئرمین: واقعی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ اطلاع غلط ہے تو اس کو آپ کیا پریس کریں گے۔

(pause)

Dr. Muhammad Rehan: No.

Mr. Chairman: In view of the above mentioned facts the honourable Senator has requested not to press his adjournment motion.

Not pressed in the light of the statement, the Minister denying the facts as stated in the newspaper. The next adjournment motion Syed Ishtiaq Azhar on the alleged entry of RAW agents into Pakistan territory for the commission of heinous offences. Ishtiaq Azhar Sahib, No. 23.

(III) **RE: ALLEGED ENTRY OF RAW AGENTS INTO PAKISTAN TERRITORY FOR THE COMMISSION OF HEINOUS OFFENCES**

Syed Ishtiaq Azhar: "Resolved that this House taking cognizance of the grave threat posed to Pakistan by the reported entry into Pakistan of agents from across the border belonging to the Indian intelligence agency 'RAW' and in view of the involvement of these

agents in the heinous crimes against families perpetrated in Lahore and Sheikhpura and taking cognizance of heinous crimes committed against innocent persons in Sukkur city by similar agents, this House suspends its normal business to consider this grave situation and to hear the views of the members of the Senate on the subject and the explanation by the Ministers incharge of Law and Order on the steps taken to apprehend these foreign agents in Pakistan and the protection of the life and property and honour of the citizens of Pakistan."

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Ch. Shujaat Hussain: I oppose.

It is being Opposed.

جناب چیئرمین: فرمائیے کس طرح ایڈجرمنٹ موشن بنتی ہے۔
 سید اشتیاق اظہر: آج بھی کراچی اور پٹنڈی کے اخبارات میں "را" کے ایجنٹ کے بارے میں انتہائی تشویش ناک خبریں شائع ہوئی ہیں۔ واقعہ یہ ہے پورے سندھ اور پورے پنجاب کا امن وامان تباہ ہے جو صورت حال ہے اگر ان "را" کے ایجنٹوں کو نہ روکا گیا اور ان کی سرگرمیوں پر پابندی نہ لگائی گئی، ان کو گرفتار نہ کیا گیا، ان کے خلاف کارروائی نہ کی گئی تو پھر پاکستان میں کوئی شہری اپنے آپ کو محفوظ خیال نہیں کریگا اور چادر اور چار دیواری کے تحفظ کا مسئلہ جو ہے اس کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔ آج کے اخبارات میں بھی ان "را" کے ایجنٹ کا تذکرہ ہے اور مسلسل اخبارات میں ذکر ہو رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے بھی اس قسم کی یقین دہانی ہونی چاہئے کہ وہ اس صورت حاصل سے باخبر ہے۔ "را" کے ایجنٹوں کی کارروائی جو آج کے اخبارات میں ہے کہ لوگ سندھ کی سرحدوں سے کراس کر کے بھارت جا رہے ہیں۔ ڈاکوؤں کے بارے میں خبر چھپتی ہے کہ وہ بھی بھارت جا رہے ہیں اور یہ مکانات بیچے جا رہے ہیں، دکانیں بیچی جا رہی ہیں۔ یہ ایسی خطرناک صورت حال ہے، اس کا نوٹس لیا جانا چاہئے، اس پر کارروائی ہونی چاہئے اور across the border آنے جانے کا سلسلہ ختم کیا جائے۔ اسی سلسلے سے یہ "را" کے ایجنٹس آتے ہیں اور آکر ہمارے ملک میں تباہی مچاتے ہیں ان کا روکنا بہت ضروری ہے اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر کارروائی ہونی چاہئے۔ ایوان کی اور کارروائی روک کر اس کا تفصیلی جائزہ لینا چاہئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! وزیر داخلہ صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب چیئرمین! انہوں نے ایک خاص واقعہ کا بھی ذکر کیا ہے تو حکومت پنجاب اور حکومت سندھ سے جو رپورٹیں لی گئی ہیں اس میں انہوں نے کہا ہے کہ اسلام پورہ اور شیخوپورہ میں جرائم کے جو واقعات ہوئے ہیں اس میں ابھی تک کوئی ایسا ثبوت نہیں مل سکا جس میں کہا جاسکے کہ اس میں ”را“ کے ایجنٹ ملوث تھے بہر حال.....

سید اشتیاق اظہر: سکھر کے بارے میں ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: سکھر کا بھی یہ تینوں شیخوپورہ اور اسلام پورہ۔ بہر حال یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ غیر ملکی ایجنٹ اور ان کے ساتھ مقامی جو ملک دشمن عناصر ہیں وہ مل کر پاکستان کے اندر اس قسم کی تخریب کاریوں میں ملوث ہیں۔ اس سلسلے میں حکومت پاکستان ہر ممکن اقدام اٹھا رہی ہے۔ اس طرح کے لوگوں کی نشاندہی کی جاسکے جو غیر ملکی ایجنٹوں کے ساتھ مل کر ملک کے اندر تخریب کاری کرتے ہیں۔ جرم کے بارے میں یہ کہوں گا کہ سب سے بڑا جرم اس ملک کے اندر رہ کر جو لوگ غیر ملکیوں کے ساتھ مل کر تخریب کاری کرتے ہیں ان کی پکڑ سب سے پہلے حکومت کا فرض ہے۔

جناب چیئرمین: اس بیان کی روشنی میں آپ اس کو پریس نہیں کرتے۔

سید اشتیاق اظہر۔ جی نہیں۔

Mr. Chairman: Next, Mr. Ishtiaq Azhar Sahib on the reported Israeli and Indian threats to Pakistan nuclear installations No. 25.

چلیں اس کو کل لے لیں گے آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے۔

Now we take up the rest of the agenda, Messages:

MESSAGES RECEIVED FROM THE NATIONAL ASSEMBLY

Mr. Chairman: We have received messages from the National Assembly of Pakistan under Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973, informing the Senate that the following Bills have been passed by the National Assembly, that is the criminal law third amendment Bill, 1991, the Companies Amendment Bill, 1991, the Transfer of Managed Establishments (Amendment) Bill, 1991, the Pakistan Telecommunication Corporation Bill, 1991, The Banks (Nationalization) (Third

Amendment) Bill, 1991, The Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) (Repeal) Bill, 1991, The Hydrogenated Vegetable Oil Industry (Control and Development) (Second Amendment) Bill, 1991 and the Surrender of Arms (Illicit Arms) Bill, 1991.

Chaudhry Amir Hussain Sahib to place certain Ordinances on the table. Yes, Iqbal Haider Sahib on a point of order.

Syed Iqbal Haider: Sir, I may remind this House that Chaudhry Amir Hussain Sahib was very kind in the last session to allow private member day in lieu of 14th July which have fallen on Sunday.

جناب چیئرمین: وہ بعد میں بات کریں گے جب وہ مسئلہ آئے گا۔

Point of order is to be raised to the business at the moment before the House.

آپ نئی بات شروع کر دیتے ہیں سارا ربط ٹوٹ جاتا ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, we have agreed for an alternate.....

جناب چیئرمین: مناسب وقت پر بات کیا کریں ناں۔ بات کچھ اور ہو رہی آپ کچھ اور شروع کر دیتے ہیں۔ جی چوہدری امیر حسین صاحب۔

ORDINANCES LAID ON THE TABLE OF THE HOUSE

Ch. Amir Hussain: Mr. Chairman Sir, I beg to lay before the Senate, the following Ordinances, as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:—

1. The Terrorist Affected Areas (Special Courts) Ordinance, 1991 (XXIV of 1991).
2. The Special Courts for Speedy Trials Ordinance, 1991 (XXV of 1991).
3. The Protection of Economic Reforms Ordinance, 1991 (XXVI of 1991).
4. The Pakistan Telecommunication Corporation Ordinance, 1991 (XXVII of 1991).
5. The Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) (Repeal) Ordinance, 1991 (XXVIII of 1991).
6. The Zakat and Ushr (Third Amendment) Ordinance, 1991 (XXIX of 1991).

7. The Criminal Law (Fourth Amendment) Ordinance, 1991 (XXX of 1991).
8. The Banks (Nationalization) (Third Amendment) Ordinance 1991 (XXXI of 1991).
9. The Companies (Second Amendment) Ordinance, 1991 (XXXII of 1991).
10. The Transfer of Managed Establishments (Second Amendment) Ordinance, 1991 (XXXIII of 1991).
11. The Banking Tribunals (Amendment) Ordinance, 1991 (XXXIV of 1991).
12. The Hydrogenated Vegetable Oil Industry (Control and Development) (Second Amendment) Ordinance, 1991 (XXXV of 1991).
13. The Passport (Amendment) Ordinance, 1991 (XXXVI of 1991).
14. The Agricultural Pesticides (Amendment) Ordinance, 1991 XXXVII of 1991).

Mr. Chairman: Thank you. The Ordinances stand laid. Mr. Sartaj Aziz No. 4.

AUDIT REPORT OF THE CENTRAL ZAKAT FUND—PRESENTED

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman I beg to lay before the Senate a copy of Audit Report of the Central Zakat Fund for the Zakat year 1408-09 A.H., as required by Section 11(4) of Zakat and Ushr Ordinance, 1980.

Mr. Chairman: Thank you. No. 5—Malik Faridullah Khan Sahib.

REPORT OF STANDING COMMITTEE ON THE PAKISTAN PENAL CODE (AMENDMENT) BILL, 1991—PRESENTED

Malik Faridullah Khan: Sir, I beg to move that under sub-rule (1) of rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 the time for presentation of report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Pakistan Penal Code Act

XLV of 1960 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1991], be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Malik Faridullah Khan that under sub-rule (1) of rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 the time for presentation of report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Pakistan Penal Code Act XLV of 1960 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1991], be condoned till today.

(The delay stands condoned)

Mr. Chairman: Please present the report, item No. 6—Malik Faridullah Khan Sahib.

Malik Faridullah Khan: Sir, I beg to present report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Pakistan Penal Code Act XLV of 1960 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1991].

Mr. Chairman: Thank you. The report stands laid. No. 7—Ch. Abdul Ghafoor, Minister for Law and Justice.

Ch. Abdul Ghafoor: Mr. Chairman I beg to introduce the Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 [The Code of Civil Procedure (Amendment) Bill, 1991].

Mr. Chairman: This stands presented. It will go to the Standing Committee?

Ch. Abdul Ghafoor: Yes, Sir.

Mr. Chairman: It will go to the Standing Committee concerned. No. 8—Ch. Abdul Ghafoor, Minister for Law and Justice.

THE CRIMINAL LAW (THIRD AMENDMENT) BILL, 1991—PASSED

Ch. Abdul Ghafoor: Sir, I introduce the Bill further to amend the Pakistan Penal Code and Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Third Amendment) Bill, 1991].

Mr. Chairman: The Criminal Law (Third Amendment) Bill, 1991 stands introduced and referred to the Standing Committee concerned. Item No. 9—Ch. Shujaat Hussain Sahib.

Ch. Shujaat Hussain: I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Law (Third Amendment) Bill, 1991], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Syed Iqbal Haider: Opposed, Sir.

جناب چیئرمین: وزیر صاحب، ذرا یہ بتایا جائے کہ یہ بل کس مقصد کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! یہ بل اس لئے پیش کیا جا رہا ہے کہ عوام کے کسی بھی طبقے کے مذہبی جذبات مجروح کرنے پر جو سزا تعزیرات پاکستان میں پہلے دی گئی تھی، وہ دو سال تھی، اب اس کو بڑھا کر اس میں دس سال کر دیا گیا ہے۔ صرف اتنی سی بات ہے۔
جناب چیئرمین: صرف اتنی سی ترمیم ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: جی، صرف اتنی ہی ترمیم ہے، سزا کو دو سال سے دس سال کر دیا گیا ہے، یہ سزا ان کو ملے گی جو لوگ مذہبی جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کریں گے۔
جناب چیئرمین: جی، اقبال حیدر صاحب، آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اقبال حیدر صاحب، آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے۔
سید اقبال حیدر: جناب اقبال جناب والا، بات یہ ہے کہ سزائیں بڑھانے سے مذہبی رواداری کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ آپ مسلسل سزائیں پر سزائیں بڑھا رہے ہیں۔ پوری دنیا میں جناب ہمارا مذاق اڑ رہا ہے۔ کہ ہم public hanging کریں گے۔ ہم ان کے ہاتھ کاٹیں گے۔ وزیر صاحب جتنی زیادہ سزائیں بڑھا رہے ہیں اتنی ہی ہم میں رواداری اور tolerance ختم ہوتی جا رہی ہے۔ یہ سزائیں جو ہیں یہ مسئلہ کا حل نہیں ہیں۔ اس رواداری کے لئے آپ تعلیم کو، شعور کو بدلیں، اپنے رویوں کو بدلیں۔ عدالتوں میں آپ عوام کو انصاف مہیا کریں۔ آپ عوام میں رواداری کو فروغ دیں۔ پھر آپ کو ان سزاؤں کو بڑھانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں گی۔ اس لئے ہم ان سب سخت سزاؤں کے خلاف ہیں کیوں کہ سزائیں مسئلہ کا حل نہیں ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: کریمینل لا تھرڈ امینڈمنٹ بل..... چوہدری صاحب آپ ذرا دیکھیں کہ آپ کیا add کر رہے ہیں۔ یہ 295- (سی) والا ہے یا کون سا ہے۔
چوہدری عبدالغفور: 295- (اے) والا ہے۔

جناب چیئرمین: 295- (اے) والا ہے You see what is confusing me is
کہ یہاں پر میرے سامنے ہے 295- (سی) والا ہے اس میں بھی لکھا ہوا ہے کہ This Act
may be called the Criminal Law (Third Amendment) Act 1981.
اور یہ دوسرا ہے جو 295- (اے) والا اس میں بھی ہے This Act may be
called the Criminal Law (Third Amendment) Act تو یہ کیا بات ہے۔ آپ ذرا
دیکھ لیں کہ آپ کے پاس بھی یہی ہے۔

Ch. Abdul Ghafoor: I will get it corrected Sir.

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ دوسرا جو ہے یہ پاکستانی
جھنڈے کی بے حرمتی کرنے سے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین: یہ fourth ہے یا کیا ہے۔ یعنی اس کی numbering کیا ہے۔

Ch. Abdul Ghafoor: Must be the new one this was actually introduced much earlier then the one which has ben introduced now and sent to the standing committee.

جناب چیئرمین: تو اس کو ذرا ٹھیک کر لیں ناں۔ کیوں کہ غلط نہ ہو جائے۔

Ch. Abdul Ghafoor: I will get it corrected Sir.

Mr. Chairman: So now we are dealing with this. اس کو آپ
third Amendment کہیں گے

Ch. Abdul Ghafoor: Third Amendment.

Mr. Chairman: Are you sure?

Ch. Abdul Ghafoor: I think it is third.

کیوں جی

چوہدری شجاعت حسین: جی ہاں۔

Ch. Amir Hussain: It is third.

Ch. Abdul Ghafoor: It is third, Sir.

Mr. Chairman: Anybody else wants to say anything on this?

چوہدری شجاعت حسین: جناب! اپوزی کسی نے نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: نہیں، سید اقبال حیدر صاحب نے کیا تھا۔ اور کوئی اس پر کچھ کہنا

چاہتا ہے۔

جناب شہزاد گل: جناب والا! کریمینل لاء فورٹھ امینڈمنٹ آرڈیننس 91

کو (Criminal Law Fourth Amendment Ordinance 91)

repeal نہیں کیا گیا ہے۔ یہ بھی ہو گا اور وہ بھی ہو گا۔

جناب چیئرمین: نہیں، یہ تو amend کر رہے ہیں۔

چوہدری عبدالغفور: یہ different clause ہے اور وہ

different clause ہے۔

جناب چیئرمین: یہ جو فرما رہے ہیں۔ یہ ہے 295۔ (اے) والا ہے۔

In the Pakistan Penal Code in Section 295(a) for the words, "two years" the words, "ten years" shall be substituted.

یہ والا ہے۔ اس کو آپ Third Amendment کہیں گے۔

Please make sure because we do not want any mistake on this score.

چوہدری شجاعت حسین: جی اس پر لکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: لکھا تو دونوں پر ہے۔

Ch. Abdul Ghafoor: Let me verify it, Sir.

جناب چیئرمین: جی، بہرہ ور سعید صاحب، فرمائیے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: اس ترمیم میں جو سزا کی enhancement کی تجویز کی گئی ہے، میں سمجھتا ہوں یہ بہت کم ہے اس کو اگر death penalty تک نہیں رکھا جاسکتا ہے تو عمر قید تک ضرور رکھا جاسکتا ہے۔ ہمارے اس ملک میں اس آڑ میں بہت قتل و غارت کی جاتی ہے۔ اس issue کو لے کر بڑے لوگ شہرت حاصل کر رہے ہیں۔ آئے دن نئی نئی تنظیمیں تشکیل دی جاتی ہیں۔ اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر غریب شہریوں میں نفرت پھیلاتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اسلام میں کتنے طبقے ہیں، یہاں کتنے غیر مسلم ہیں لیکن ان کے علاوہ جو لوگ باہر سے آئے ہوئے ہیں وہ آگ پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس issue پر ہمیشہ مسلم ممالک میں تباہی مچ رہی ہے۔ یہ ایسا issue ہے کہ میں گورنمنٹ سے اپیل کروں گا کہ سات سال کرنے یا دس سال کرنے کی بجائے، ملزم کو سیدھا پھانسی پر لٹکایا جائے۔ ایسے لوگوں کو ضرور پھانسی ہونی چاہئے جو منافرت پھیلا کر مذہب کی آڑ میں مسلمان کو ایک مسلمان سے لڑاتے ہیں۔ میں اس بل کی حمایت بھی کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ عرض بھی کروں کہ یہ سزا جو بڑھائی گئی ہے یہ بہت کم ہے، اس کو بڑھایا جائے۔

جناب چیئرمین: سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: جناب والا! جیسے میرے معزز ساتھیوں نے کہا ہے اس چیز کا میرے خیال میں کوئی تدارک نہیں ہو سکتا، کیوں کہ application of law بھی ضروری ہے۔ 10 سال بڑھا کر کن لوگوں پر استعمال کرتی ہے۔ میرے خیال میں ابھی جو سزا دو سال کی ہے وہ بھی کافی سزا ہے۔ لیکن کیا یہ کہیں استعمال بھی ہوئی ہے۔ اس وقت ملک میں ایسے عناصر موجود ہیں جو فرقہ واریت اور مذہبی منافرت پھیلا رہے ہیں۔ میرے خیال میں لوکل ایڈمنسٹریشن بغیر سزا دیئے بھی یہ مسئلہ حل کر سکتی ہے لہذا سزائیں بڑھانے سے کام نہیں چلے گا۔ ایک تو image بھی نہیں ہوتا ہے اور یہ معاملات اپنے تک ہی رہتے ہیں اس لئے میں وزیر داخلہ صاحب سے کہتا ہوں کہ جو تجویز انہوں نے پیش کی ہے اس کی application کا بھی خیال کریں، تاکہ اس کا صحیح استعمال ہو۔

چوہدری عبدالغفور: یہ تیسری ترمیم ہی رہے گا۔

جناب چیئرمین: تو یہ ”تھری“ رہے گا۔ ٹھیک ہے جی، عبدالرحیم صاحب، کیا

آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ فرمائیے۔

جناب عبدالرحیم خان : جناب چیئرمین ! یہ ٹھیک ہے حقیقت میں مذہبی جذبات اور مذہبی عقیدے کے بارے میں کوئی گستاخی یا کوئی ایسا عمل، قابل سزا ہے اور ہونا چاہئے اور اس میں اضافہ بھی ہونا چاہئے تھا۔ لیکن اس وقت ہمارے ملک میں جو حالات ہیں اس میں مذہبی عقیدے کے ساتھ پولیٹیکس involve ہو گئی اور میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس پولیٹیکس میں غیر ممالک بھی ملوث ہو گئے اور ان کے یہاں ایسے interests پیدا ہوئے ہیں، ورنہ ہم پہلے بھی یہاں اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ بردباری اور سلوک سے رہ رہے تھے.....

اخونزادہ بہرہ ور سعید : پوائنٹ آف آرڈر۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اسلام دین ہے اس میں ملکی معاملے کو، سیاسی معاملے کو مذہب سے الگ نہیں کیا جاسکتا ہے اس واسطے یہ اس کا ایک جزو لاینفک ہے۔ اس کو سیاسی رنگ یا مذہبی رنگ دیں، چیز ایک ہی ہے اور مذاہب میں ہو گا لیکن ہمارے مذہب میں ایسی چیز نہیں ہے اسلام سب کو پلیٹ میں لے لیتا ہے۔

جناب چیئرمین : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا جی رحیم خان صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان صاحب : جناب والا! اگر یہ ایسا ہے تو پھر پولیٹیکس ملوث ہے اور جو مختلف interest ہیں وہ اس مد کا توازن نہیں رکھنا چاہتے اور وہ ہمارے مذہبی جذبات کو ایک دوسرے کے خلاف اس حد تک involve کرنا چاہتے ہیں جو ابھی حقائق ہیں ابھی جو قتل ہو رہے ہیں امیں باقاعدہ غیر ملکی ریاستیں ملوث ہیں۔ ہر شخص جانتا ہے جو بھی ہمارے ہاں کے لوگ ہیں۔ تو اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں جب اس کے بعد کوئی سزا ہوگی تو وہ سیاسی مفاد کے لئے ہوگی۔ وہ لوگ ہمیں ایک دوسرے کے خلاف مشتعل کریں گے اور بیننس رکھنے کا وہ موقع نہیں دیں گے۔ آج بھی اس ملک میں جو قتل ہوئے ہیں اور اب بھی ہو رہے ہیں۔ اور ابھی ہوں گے، اس کے بعد ایسے خطرناک ہوں گے۔ اگر میں یہ کہوں کہ صرف فضائی بات نہیں ہوگی، سیاسی طور پر سیاست کے اندر آکر یہ struggle ہوگی ایک دوسرے کو مارنے کی، اور پھر ہم سزا دیں گے اور سزا دس سال، اور اس کے بعد آپ موت کی سزا بھی دیں گے تو آپ یہ کہیں گے ٹھیک ہے

اس کا cover مذہبی ہو گا لیکن بات سیاسی ہوگی اور پھر ہم اس کو کبھی بھی روک نہیں سکیں گے۔
لہذا میں یہ عرض کروں گا کہ اس سزا کو قطعاً سی حد میں رکھاجائے اس سے آگے نہ لے جایا جائے۔

Mr. Chairman: Now I put the motion before the House:—

“It has been moved by Chaudhry Shujaat Hussain that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure 1898 [The Criminal Law (Third Amendment) Bill, 1991], as passed by the National Assembly, be taken into consideration”.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is passed. Now, we will take the Bill clause by clause.

This question is:—

“that clause 2 do form part of the Bill”.

(The motion was carried).

Mr. Chairman: Clause 2 forms part of the Bill. The question before the House is:—

“that clause 3 do form part of the Bill”.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 3 forms part of the Bill. The question before the House is:

“that clause 1 i.e., Short Title, Commencement and Preamble do form part of the Bill”.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1 i.e., Short Title, Commencement and Preamble form part of the Bill. Next Item No. 10.

Ch. Shujaat Hussain: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code 1860 and the Code of Criminal Procedure 1898 [The Criminal Law (Third Amendment) Bill, 1991] be passed.

Mr. Chairman: It has been moved by Ch. Shujaat Hussain:

“that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure 1898 [The Criminal Law (Third Amendment) Bill 1991] be passed”.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. Item No. 11.

THE COMPANIES (AMENDMENT) BILL, 1991—PASSED

Mr. Sartaj Aziz: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Companies Ordinance, 1984 [The Companies (Amendment) Bill, 1991] as passed by the National Assembly be taken into consideration.

Honourable Members: Opposed.

Mr. Chairman: Opposed. Please tell the House what is this?

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, in 1978 when the Government passed the Transfer of Managed Establishment Order 1978 that was intended to take over the management of those private enterprises which were taken over by the Government. At that stage a provision was made in Article 4 at that time to give the right to the previous owners to take the properties whenever you are selling for them to take it back, but the procedure for that was not either equitable or smooth because the price at which the property will be transferred back could not be determined in the absence of the bids. So, we have now provided for a procedure in which we say that the previous owner will have the right provided he matches the highest bid received. In other words the principle on the basis of which he has a right to take it back, has to be clarified. So, the purpose of this amendment is that preference will be accorded to the original owners from whom the units were taken over only on the basis of highest bid received. So, this is not only to re-establish his right but provide the principle on the basis of which this is to be done. I think it is not only a fair Bill which protects the interest of the Government as well as of the owner and facilitate the process of privatization. I hope the Opposition will try to support it because there is nothing in this Bill which needs to be objected.

Mr. Chairman: Yes, Syed Iqbal Haider.

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, as far as the copy of the Bill that I have received, it only provides for amendment of the definition of the financial institution and it does not relate to the procedure of the privatization to the previous owner. There is some confusion because either the honourable Minister was reading the wrong Bill or I have been provided the wrong copy because the Companies Ordinance 1984 reads that this Act may be called the Companies Amendment Act, 1991.

Mr. Sartaj Aziz: I think he is reading a wrong copy. This is called the Transfer of Managed Establishments.

Syed Iqbal Haider: But the title on the agenda is also the same.

Mr. Sartaj Aziz: Right, I am sorry, I read, I was dealing with Item 13.

Syed Iqbal Haider: We were dealing Item No. 11.

Mr. Sartaj Aziz: This Bill which has been passed by the National Assembly is a proposal to amend the Companies Ordinance 1984 to remove doubts about the status of investment companies set up in joint ventures with the government of other countries by retrospectively conferring on them the status of financial institution. The purpose of this is that under Section 120 of the Companies Ordinance provides that instrument in the nature of redeemable capital like term certificate, participation term certificate can be issued to scheduled banks, financial institutions, or such other persons as may be specified for the purpose by the federal government in the notification. One of the Companies was Pak Libya Holding Company which has been set up to promote investment and that company was also issuing term certificate for their liquid assets to keep them afloat in the market but under the law Companies Ordinance previously it was not considered a finance company so it was prevented from using their instrument and therefore, they could not avail of Section 120 of the Companies Ordinance to avail of this facility of issuing financial instruments like term certificates and others. So, therefore, the status of financial institution needs to be conferred but they did not get notified as such as the time of the original notification and therefore, it became a lacuna in the status of that company. This particular amendment is a technical amendment which gives the benefits of becoming a financial institution for this particular purpose to Pak Libya Holding Company. So, it does not create any complication. It enables them to benefit from this provision of the Companies Act under which they can benefit from issuing term certificates and participation term certificates which are issued by other financial institutions.

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Sir, the objects and purposes under the Bill do not spell out what the honourable Minister has just stated. But the old provisions about the financial institutions that Pak-Libya Company one of those companies which are owned and controlled by the Government of Pakistan, it is joint venture, that Pak-Kuwait there is the ambiguity but if they want to amend the definition they may do so but as far as the Pak-Libya is concerned, I know personally that Pak-Libya is a joint venture in which the Government has the controlling shares and as such, there should be no ambiguity

about its issuing any certificate or any other saving scheme that may other-wise approved by the State Bank of Pakistan, Sir.

Mr. Chairman: Anyother observation on this Bill.

You (Mr. Sartaj Aziz) want to respond to what Iqbal Haider has said.

Mr. Sartaj Aziz: Well, obviously the definition was not adequate for the purpose for which they needed it and therefore, it was considered necessary to amend the definition of financial institutions as proposed under clause 15 of sub-section (1) and section (2) of the Companies Ordinance so that no ambiguity is done and they are not prevented from carrying out.

Mr. Chairman: O.K. It has been moved by Mr. Sartaj Aziz, Minister for Finance and Economic Affairs:—

that the Bill further to amend the Companies ordinance 1984 [The Companies (Amendment) Bill, 1991], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion stands passed.

Mr. Chairman: The question is that clause 2 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 2 forms part of the Bill.

The question is that clause 1, Short Title, Commencement and the Preamble do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 1, Short Title, Commencement and the Preamble do form part of the Bill.

Mr. Sartaj Aziz, can you read now Item No. 12?

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I beg to move:—

that the Bill further to amend the Companies Ordinance, 1984 [The Companies (Amendment) Bill, 1991], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved—

that the Bill further to amend the Companies Ordinance, 1984 [The Companies (Amendment) Bill, 1991], be passed.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

Item No. 13, Mr. Sartaj Aziz.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I beg to move —

“that the Bill further to amend the Transfer of Managed Establishment Order, 1978 [The Transfer of Managed Establishment (Amendment) Bill, 1991], as passed by the National Assembly, be taken into consideration”.

Mr. Chairman: Syed Iqbal Haider would you like to explain it again?

سید اقبال حیدر : اس پر تو ہماری آپ سے گزارش ہے کیونکہ باقی amendment نہیں وہ تو تھیں

I have just received and seen this Bill today. We may be given time to consider this Bill.

جناب چیئرمین : دیکھ لیں، کیا حرج ہے۔

جناب سرتاج عزیز : میں explanation دے دیتا ہوں اگر ان کی تسلی ہو جائے

تو.....

سید اقبال حیدر : تین دن بعد لے لیں۔

Mr. Chairman: Why not tomorrow?

سید اقبال حیدر : کل شام کے اجلاس میں لے لیں۔
جناب چیئرمین : آج دیکھ لیں اس کو study کر لیں۔

Mr. Sartaj Aziz: Sir, I have no objection to postponing it tomorrow.

Mr. Chairman: So, that brings us to the end of the agenda and we have completed the agenda for the day. The House stands adjourned to meet again tomorrow at 10.00 A.M.

Syed Iqbal Haider: Thank you.

[The House then adjourned to meet again at ten O'clock in the morning on Tuesday, the 5th November, 1991].
